سیفِ بسم اللہ

مصنف

ڈاکٹر محمد اکمل جاوید

جنات ارواح | علم جعفر | علم نجوم | رد جادو
علم الاعداد | عملیات | نقوش | حاضرات موکلات
سائنس | فقہ | روحانیت | حصول حاجات

فیضانِ بسم اللہ پبلشرز (رجسٹرڈ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ

سیفِ بسم اللہ





ڈاکٹر محمد اکمل جاوید
0345-4305351

فیضانِ بِسمِ اللہ پبلشرز (رجسٹرڈ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سیفِ بسم اللہ

مصنف

ڈاکٹر محمد اکمل جاوید

ناشر

فیضانِ بسم اللہ پبلشرز (رجسٹرڈ)

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

کتاب	سیف بسم اللہ
مصنف	ڈاکٹر محمد اکمل جاوید
ناشر	فیضان بسم اللہ پبلشرز (رجسٹرڈ)
کمپوزنگ	علوی پرنٹنگ سنٹر (شالامار باغ) 0334-4038486
تاریخ اشاعت	2016ء
تعداد	1100
قیمت	-/390

ملنے کے پتے

مسلم کتابوی	دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ لاہور	042-37225605 0321-4477511
سلطان نیوز ایجنسی	اخبار مارکیٹ لاہور	042-37249813 0343-4041801
کتب خانہ شان اسلام	راحت مارکیٹ، اُردو بازار لاہور	042-37351120 0321-4363585
لیاقت بک ڈپو	چوک گھوڑے شاہ چاہ میراں لاہور	042-36821181 0333-4749316
احمد بک ڈپو	مین سنٹرل روڈ سکیم نمبر 2 چاہ میراں لاہور	0322-8066405
شیر بک ڈپو	وسن پورہ سکیم نمبر 2 نیو شاد باغ لاہور	0321-4406275

فہرست

پیش لفظ

ناظرین کرام۔بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے عملیات سے متعلق کتاب سیف بسم اللہ (بسم اللہ کی تلوار) آپ کے ہاتھوں میں ہے۔مارکیٹیں عملیات کی کتابوں سے بھری پڑی ہیں،ان کتابوں میں ہزاروں کی تعداد میں عملیات موجود ہیں۔کچھ عملیات 3 ,7 دن کے اور کچھ 21 دن کے ہوتے ہیں۔لوگ کتاب سے دیکھ کر جب عمل پڑھتے ہیں تو 3 دن کی بجائے 30 دن تک پڑھنے کے باوجود جب کوئی اثر ظاہر نہیں ہوتا تو عملیات سے سخت بددل ہوجاتے ہیں،مایوسی کچھ مزید بڑھ جاتی ہے۔ایسا محسوس ہونا شروع ہوگیا ہے کہ عملیات میں معاذ اللہ کوئی اثر نہیں،یہ شاید کتابوں اور قصے،کہانیوں کی باتیں ہیں کہ کسی بیماری پر عمل پڑھ کر دم کرتے ہی وہ بیماری ختم ہوجاتی ہے۔ایسی کتابوں کے باعث عملیات پر عدم اعتماد کا مرض روز بروز بڑھتا جارہا ہے۔حالانکہ ایسا نہیں ہے۔اللہ عزوجل کے ناموں اور قرآن کی آیات اور روحانی اعمال کا اثر روز روشن کی طرح عیاں ہے،ان کی تاثیرات تمام سائنسی،دنیاوی،مادی اور دوسرے سفلی علوم سے بہت زیادہ ہے۔جس کا احاطہ کرنا اور ان کو مکمل طور پر بیان کرنا کسی کے بس کی بات نہیں،کچھ عامل کتابوں میں اپنے مجرب اور تجربہ شدہ عملیات تو لکھ دیتے ہیں لیکن وہ علم ظاہر نہیں کرتے جس کے ذریعے ایک عام شخص بھی ان عملیات سے فائدہ اٹھا سکے۔زیر نظر کتاب میں وہ تمام شرائط،احتیاطیں،ظاہری و باطنی پرہیز اس کتاب کے تیسرے باب میں ظاہر کردیئے گئے ہیں جس کے باعث آپ نہ صرف بسم اللہ کی زکوٰۃ،بلکہ کسی بھی اللہ عزوجل کے نام یا آیت وغیرہ کی زکوٰۃ ادا کرکے اس عمل کے عامل بن سکتے ہیں۔یہی وہ اصول وقواعد ہیں جو ہر قسم کے عمل کی زکوٰۃ کی ادائیگی کے لیے کام کرتے ہیں۔آپ کو کسی عامل یا استاد کی

برسابرس خدمت کرنے، اس کی ڈانٹ ڈپٹ سننے یا بددل اور مایوس ہونے کی ضرورت نہیں۔ یہ کتاب ہی آپ کی استاد اور رہبر ہے۔ آپ کسی بھی عمل کی زکوٰۃ ادا کر کے اس عمل سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اس کتاب میں دیئے گئے ہر عمل کی وضاحت اس کے ساتھ کر دی گئی ہے۔ اس کے باوجود اگر کوئی بات سمجھ نہ لگے تو بعد نماز عشاء بذریعہ فون معلوم کر سکتے ہیں۔ لیکن اس بات کا خیال رہے کہ آپ کا سوال صرف کتاب سے متعلق ہو۔

ڈاکٹر ایم۔اے جاوید
0345-4305351

باب نمبر 1

''کچھ اِس باب کے متعلق''

''بسم اللہ کے عملیات کے متعلق کتاب پریکٹیکل باب نمبر 3 سے شروع ہو رہی ہے یہ باب قرآن کی روحانی اور برقی تاثیر، جادو، سفلی عملیات، جادوگروں، خبیث جنات وارواح کی حاضرات وتسخیرات کے نقصانات، روحانی عملیات کے فائدے اور فلاسفی پر مشتمل ہے۔ جن کا جاننا اور معلوم ہونا ہر ایک کیلئے ضروری ہے۔''

قرآن کی روحانی وبرقی تاثیر

حضرت آدم علیہ السلام کی دنیا میں آمد کے بعد دم، جھاڑ پھونک اور عملیات کا سلسلہ کب شروع ہوا، اس کے متعلق وثوق کے ساتھ حتمی بات نہیں کہی جا سکتی لیکن قرآن پاک سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے دور میں آصف بن برخیا رحمۃ اللہ علیہ کے پاس عملیات کا علم تھا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو تسخیرات کا علم عطا فرمایا اور ان کیلئے جنات، ہواؤں اور دوسری مخلوقات کو مسخر فرما دیا تھا۔ جنات نہ صرف ان کے درباریوں میں شامل تھے بلکہ ان کی اطاعت و فرمانبرداری کیلئے ہر وقت تیار رہتے تھے۔ یہ سب حضرت سلیمان علیہ السلام کے ہر طرح کے کاموں میں معاون و مددگار تھے۔ جب بھی اللہ تعالیٰ کسی کو ولایت یا باطن میں کوئی عہدہ عطا کرتا ہے تو اس شخص کو جنات، موکلات اور فرشتوں کے ذریعے باطنی ہتھیاروں کی طاقت بھی عطا کی جاتی ہے جس کے ذریعے یہ لوگ دنیا میں حکومت کرتے ہیں کسی بھی علاقے، شہر یا ملک کو ان سے مقابلے کی طاقت نہیں ہوتی۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے جب اپنے درباریوں سے پوچھا کہ تم میں سے کون ملکہ کے آنے سے پہلے اس کا تخت میرے سامنے حاضر کر سکتا ہے تو ایک بہت بڑے جن (جس کو عفریت کہا جاتا ہے) نے جواب دیا کہ میں آپ علیہ السلام کی مجلس برخاست ہونے سے پہلے یہ تخت حاضر کر دوں گا جبکہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے وزیر آصف بن برخیا نے عرض کی کہ میں یہ تخت ایک پل میں آپ علیہ السلام کے سامنے حاضر کر دوں گا۔ تاریخ شاہد ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے پلک جھپکنے کے بعد جب دیکھا تو وہ تخت آپ علیہ السلام کے سامنے حاضر تھا۔ مورخین کے مطابق آصف بن برخیا حروف کا علم جانتے تھے اور ان کے پاس اسم اعظم بھی تھا جیسا کہ قرآن پاک کی سورۃ النمل کی آیت نمبر 38,39,40 میں بیان ہوتا ہے۔

آیت نمبر 1: ترجمہ: سلیمان علیہ السلام نے فرمایا: اے درباریو تم میں سے کون

ہے کہ وہ اس کا تخت میرے پاس لے آئے قبل اس کے کہ وہ میرے حضور مطیع ہو کر حاضر ہوا ایک عفریت بولا کہ میں وہ تخت حاضر کر دوں گا قبل اس کے کہ حضور اجلاس برخاست کریں اور میں بے شک اس پر قوت والا ہوں اس نے عرض کی جس کے پاس کتاب کا علم تھا کہ میں اسے حضور میں حاضر کر دوں گا ایک پل مارنے سے پہلے ....

اس دور میں ''زبور'' ایک کتاب تھی جو کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل کی تھی اور حضرت سلیمان علیہ السلام، حضرت داؤد علیہ السلام کے بیٹے تھے تو کیا آصف بن برخیا کے پاس قرآن کے فرمان کے مطابق زبور کا علم تھا؟ کیا وہ اس کتاب کے حافظ تھے یا عالم تھے؟ ہمارے پاس قرآن مجید موجود ہے جو کہ تمام کتابوں کی سردار ہے لیکن کیا ہمارے پاس ایسا علم نہیں ہے کہ ہم بھی قرآن پاک سے استفادہ کرتے ہوئے آصف بن برخیا رحمۃ اللہ علیہ کی طرح اپنی پریشانیوں کی حاجت روائی کر سکیں۔ ان تمام سوالوں کے جوابات اور وضاحت آگے بیان کی جا رہی ہے اس سے پہلے آصف بن برخیا رحمۃ اللہ علیہ کا ایک اور واقعہ عرض خدمت ہے۔

واقعہ نمبر 1: اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی: ''کہ آپ علیہ السلام سمندر کے کنارے جائیں اور ہماری قدرت کا نظارہ کریں۔'' حضرت سلیمان علیہ السلام وہاں پہنچے لیکن کچھ نظر نہیں آیا۔ آپ علیہ السلام نے ایک جن کو سمندر میں غوطہ لگانے کا حکم دیا۔ اس جن نے واپس آ کر عرض کی ''کہ مجھے کچھ نظر نہیں آیا۔'' آپ علیہ السلام نے پہلے جن سے زیادہ طاقتور جن کو حکم دیا جو پہلے جن کے مقابلے میں سمندر کے اندر دوگنی گہرائی تک گیا مگر اسے بھی کچھ نظر نہ آیا۔ آپ علیہ السلام نے اپنے وزیر حضرت آصف بن برخیا رحمۃ اللہ علیہ کو حکم دیا تو آصف بن برخیا سمندر کی تہہ تک گئے اور جب سمندر سے باہر آئے تو ان کے ہاتھ میں ایک گنبد تھا جس کا ایک دروازہ یاقوت کا، دوسرا موتی، تیسرا ہیرے اور چوتھا زمرد کا تھا اور اس کے اندر کوئی پانی نہ تھا اور ایک خوبصورت

نو جوان عبادت میں مشغول تھا۔ جب وہ نو جوان نماز سے فارغ ہوا تو حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس سے استفسار فرمایا تو اس نوجوان نے جواب دیا ''کہ میں نے اپنے معذور والدین کی 70 سال خدمت کی تو انہوں نے میرے حق میں دعا کی کہ مجھے ایسی عبادت عطا ہو کہ جس میں شیطان مداخلت نہ کر سکے ۔ والدین کی وفات کے بعد مجھے اللہ تعالیٰ نے سمندر کے اندر یہ گنبد عطا فرمایا اور میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دور سے (جو کہ دو ہزار سال پہلے تھا) اس میں عبادت کر رہا ہوں ایک پرندہ میرے لئے زرد رنگ کی کوئی چیز لاتا ہے جس کے کھانے سے میری بھوک اور پیاس مٹ جاتی ہے۔''

(سمندری گنبد، مکتبۃ المدینہ)

مذکورہ دونوں واقعات ظاہر کرتے ہیں کہ ایسا علم بھی موجود ہے جس کو حاصل کر کے انسان جنات اور فرشتوں سے طاقتور ہو سکتا ہے اور وہ کام کر سکتا ہے جو جنات نہیں کر سکتے ۔ اللہ تعالیٰ نے ہر دور میں مسلمانوں کیلئے ایسا علم عطا کیا ہے ۔ ہمارے پاس قرآن پاک حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زندہ معجزہ کی صورت میں ایک ایسی کتاب ہے جس کے ہر نقطہ، حرف، آیت اور سورت میں ایسی روحانیت، ایسی باطنی طاقت اور قوت موجود ہے کہ جس کے ایک ذرہ کو حاصل کرنے والے کی دنیا و آخرت دونوں سنور جائیں۔ جن لوگوں نے قرآن کی اصل قوت کو پہچانا اور جانا اور اس روحانیت کو حاصل کرنے کیلئے جسم کو مجاہدہ اور ریاضت کے ذریعے اس قابل بنایا کہ ان کا جسم قرآن کی روشنی کو اپنے اندر جذب کر سکے اور اس کا اثر ان کے دل و زبان اور وجود میں جاری ہو سکے تو اللہ تعالیٰ نے دنیا میں ہی ان کو اعلیٰ باطنی و ظاہری مقامات اور ولایت جیسے درجات سے نوازا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو ایسی طاقت عطا کی کہ دوسروں کی حاجت روائی کر سکیں۔ ایسی حکومت دی جو ان کی وفات کے بعد بھی جاری و ساری ہے۔ کچھ تو قرآن کے اس مفہوم کے مطابق ''کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر باکثرت درود و سلام پڑھو''، پر عمل کر کے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی

بارگاہ میں مقبول ہوئے اور کچھ اسی قرآن میں موجود اللہ عزوجل کے ننانوے ناموں میں سے کسی نام کے ذاکر بن کر اعلیٰ درجات پر فائز ہوئے۔ کچھ قرآن کی کسی آیت کے عامل بن کر اپنے دنیاوی کاموں میں کامیاب ہوئے تو کچھ اس کی تلاوت اور ذکر سے اپنے دل کے زنگ کو دور کر کے متقی اور پرہیزگار کہلائے اور روحانی قوتیں حاصل کیں۔

جب اللہ عزوجل کے کسی نام یا آیت کو مخصوص طریقوں اور شرائط کے مطابق پڑھا جاتا ہے تو ان ناموں اور آیتوں کے ذکر کے باعث ذاکر کی زبان سے نور پیدا ہوتا ہے۔ یہ نور انسانی قلب، ارواح طیبہ، فرشتوں، موکلات اور مسلمان جنات کی غذا ہوتی ہے۔ جس طرح پروانے شمع کے جلنے پر اس کے اطراف چکر لگاتے ہیں اور اس پر دیوانہ وار گرتے ہیں اسی طرح یہ موکلات، جنات اور فرشتے اپنی باطنی اور روحانی غذا حاصل کرنے کیلئے ذاکر کے پاس حاضر ہو جاتے ہیں اس سے مانوس ہوتے رہتے ہیں اور ایک وقت ایسا آتا ہے کہ یہ سب ذاکر کیلئے اللہ عزوجل کے حکم سے مسخر ہو جاتے ہیں اور اس کے مطیع اور فرمانبردار ہو جاتے ہیں ذاکر ان سے اپنے دینی اور دنیاوی کاموں میں مدد حاصل کرتا ہے اگر کوئی شخص خالص اللہ عزوجل کی رضا کیلئے قرآن کی کسی آیت یا اللہ عزوجل کے کسی نام کا ذکر کل جملہ شرائط کو ملحوظ خاطر رکھ کر کرتا ہے تو اس پر اللہ عزوجل کے حکم سے فرشتے اُترتے اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی خوشخبری سناتے ہیں۔ ایسے شخص کو باطن میں ابدال یا اوتاد کا یا کوئی عہدہ عطا کیا جاتا ہے اور ذاکر کو روحانی وقلبی طاقتیں عطا کی جاتی ہیں۔ یہی مسلمانوں کی وہ اصل طاقت، باطنی قوت، روحانیت اور وراثت ہے۔ جس کے ذریعے مسلمانوں نے پوری دنیا میں حکومت کی۔ آج مسلمان اپنے اس باطنی علم یعنی قرآن سے دوری کے باعث ذلیل وخوار ہیں بلکہ فرائض سے بھی دور ہو چکے ہیں۔

مسلمانوں پر مغربی ثقافت اس حد تک حاوی ہو چکی ہے کہ ہمارے نزدیک نماز، روزے، فرائض اور دیگر دینی اور روحانی علوم کی قدر کم ہو چکی ہے ہمارے پاس اتنی فرصت ہی نہیں

کہ ان علوم کو حاصل کریں۔

قرآن پاک ہر مرض کی دوا اور ہر مشکل کی کنجی ہے جھاڑ پھونک اور عملیات ایک علم ہے جس کا بیان اس کتاب میں آگے کر دیا گیا ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں قرآن سے فائدہ اٹھانے کی تلقین کی جیسا کہ تفسیر غرائب میں ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

حدیث نمبر 1: جو شخص قرآن پاک سے شفاء حاصل نہ کرے تو اللہ تعالیٰ اسے شفاء نہیں دیتا۔ (احکام تعویذات، ص۱۳، والضحیٰ پبلی کیشنز)

حدیث نمبر 2: ایک حدیث کا مفہوم ہے جو قرآن کے ذریعے ہر چیز سے غنی اور بے نیاز نہ ہو جائے وہ ہم میں سے نہیں۔ (احکام تعویذات، ص۱۵، والضحیٰ پبلی کیشنز)

یعنی قرآن کی اہمیت کو جانتے ہوئے کبھی کسی معاملے میں محتاج رہے۔

حدیث نمبر 3: ابن ماجہ کی جلد نمبر 2، صفحہ نمبر 1142 میں حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: ''تم دو شفائیں اپنے اُوپر لازم کر لو ایک شہد اور قرآن۔''

سورۃ البنی اسرائیل کی آیت نمبر 82 میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

آیت نمبر 2: اور ہم قرآن میں اُتارتے ہیں وہ چیز جو ایمان والوں کیلئے شفاء ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نہ صرف خود پر دم کرتے بلکہ صحابہ کرام کو بھی بیماریوں سے شفاء اور مشکلات کے حل کیلئے قرآن پاک کے عملیات سے استعفادہ کرنے کی تلقین فرماتے تھے۔ چنانچہ،

حدیث نمبر 4: بخاری شریف میں حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کے گھر میں ایک لڑکی دیکھی جس کے چہرے پر زرد چھائیاں تھیں یعنی زردی تھی تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: ''اس کو دم کرو اس کو نظر بد ہے۔'' (احکام تعویذات، ص۲۲، والضحیٰ پبلی کیشنز)

حدیث نمبر5: مسلم شریف میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نظر بد، زہریلے ڈنک اور دانوں میں دم کی اجازت عطا فرمائی۔

(احکام تعویذات، ص ۱۹، والضحیٰ پبلی کیشنز)

حدیث نمبر6: بخاری میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نظر بد سے دم کرنے کا حکم دیا۔ (احکام تعویذات، ص ۲۱، والضحیٰ پبلی کیشنز)

حدیث نمبر7: شعیب الایمان میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک رات نماز کے دوران حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنا ہاتھ زمین پر رکھا تو ایک بچھو نے آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ڈس لیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنی نعل مبارک سے مار دیا جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: ''اللہ تعالیٰ بچھو پر لعنت کرے جو نمازی اور غیر نمازی کو نہیں چھوڑتا'' یا فرمایا: ''جو نبی اور غیر نبی کو نہیں چھوڑتا'' پھر آپ نے پانی اور نمک منگوایا اور انہیں ایک برتن میں ڈالا، پھر اسے اپنی انگلی پر جہاں بچھو نے ڈسا تھا ملا اور معوذتین (یعنی سورہ فلق اور سورۃ الناس) سے دم کیا۔ (احکام تعویذات، ص ۲۶، والضحیٰ پبلی کیشنز)

حدیث نمبر8: بخاری شریف میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے جس کا مفہوم ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہر رات جب بستر پر تشریف لاتے تو قرآن کی آخری تینوں سورتیں پڑھنے کے بعد اپنے دونوں ہاتھوں پر دم کرتے اور ان ہاتھوں کو سر سے لے کر پاؤں تک پورے جسم پر پھیرتے تھے ایسا آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام تین مرتبہ کرتے۔ (یہ صرف حدیث کا مفہوم ہے عین الفاظ نہیں)

(مدنی پنج سورہ، ص: ۱۲۶، مکتبۃ المدینہ)

یہی ہماری اصل وراثت ہے جس سے دوری کے باعث ہم پریشانیوں، مصائب اور طرح طرح کی مصیبتوں میں مبتلا ہو چکے ہیں اور ستم در ستم یہ ہے کہ ہم نے قرآن پاک کو ایک ایسی کتاب سمجھ لیا ہے کہ جس کے پڑھنے سے صرف ثواب حاصل ہوتا

ہے قرآن کی اصل روحانی طاقت اور ہر قسم کی مشکلات کو دور کرنے کی برقی قوت سے ناواقف ہو چکے ہیں جس طرح کسی ملک کا مین پاور ہاؤس ہوتا ہے، جس کے ذریعے ملک کے تمام شہروں، علاقوں، گھروں اور گلیوں میں بجلی کی سپلائی ہوتی ہے اور اس انرجی سے ہم اپنے گھروں کے A.C، فریزر، ائیر کولر، انرجی سیور، T.V اور دوسرے آلات کو چلاتے ہیں اسی طرح قرآن پاک ایک ایسا پاور ہاؤس ہے جس کی برقی قوت کے ذریعے ہم اپنے دینی و دنیاوی مقاصد میں کامیابی حاصل کر سکتے ہیں اس میں اتنی روشنی اور روحانیت موجود ہے جو کسی ملک کے مین پاور ہاؤس سے بھی زیادہ ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کی سورت الحشر کی آیت نمبر 21 میں ارشاد فرماتا ہے۔

آیت نمبر 3: اگر ہم یہ قرآن کسی پہاڑ پر اتارتے تو ضرور اسے دیکھتا جھکا ہوا پاش پاش ہوتا۔

جب قرآن کی روحانی طاقت سے ایک پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہو سکتا ہے تو کیا وجہ ہے؟ کہ اس کے پڑھنے سے دنیاوی اور روحانی پریشانیاں دور نہ ہو سکیں اور جسمانی بیماریاں ختم نہ ہوں۔ حصول شفاء اور حل مشکلات کی شرائط کا لحاظ رکھتے ہوئے جب قرآن کو کسی بیماری پر پڑھا جاتا ہے تو کوئی بھی بیماری اور مشکل مہم قرآن کی روحانی و برقی قوت کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ اس لیے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس سے استفادہ کرنے کا حکم دیا جیسے کہ اُو پر احادیث میں گزر چکا۔

جادو کا بیان اور شرعی احکام

یہاں یہ بیان کرنا ضروری ہے کہ کالا جادو کیا ہے؟ اسلام میں کالے جادو کی ممانعت، اس کی شرعی حیثیت، جادوگر کرنے والے کی شرعی طور پر کیا سزا ہے۔ اس کے متعلق ہر مسلمان کو معلوم ہونا چاہیے۔ پاکستان میں جادو کا کاروبار عروج پر ہے۔ کئی

عاملین کاملین جو بہت مشہور ہیں، اس کا اعلانیہ دعوی کرتے ہیں کہ ہم ہر کام کالے جادو کے ذریعے کرتے ہیں۔ یہ حضرات سرعام دیواروں پر، راہ گزر پر اپنے ناموں کے بورڈ اور پمفلٹ چسپاں کرتے اور اخباروں میں اشتہار دیتے ہیں۔ ان پمفلٹوں اور اشتہاروں کے الفاظ کچھ یوں ہوتے ہیں۔

☆ بنگال کے جادو کے بہت بڑے ماہر!

☆ کالے جادو کے ذریعے ہر کام ایک رات میں۔

☆ کالے جادو کے ماہر پروفیسر!

☆ جو ہمارے کئے ہوئے جادو کی کاٹ یا توڑ کرے تو اس کو ایک لاکھ روپے انعام۔

☆ ہم ہر کام کالے کلوے سے کرتے ہیں۔

☆ کام نہ ہونے کی صورت میں آپ کی رقم واپس وغیرہ وغیرہ۔

لوگ سرعام کالے جادو کا دعوی اور دو کانداری کر رہے ہیں اور حکومت ان جادو گروں کے خلاف کوئی کاروائی نہیں کر رہی اور نہ ہی ان میڈیا والوں سے کوئی پوچھ گچھ کی جارہی ہے کہ وہ کیوں ایسا مواد شائع کر رہے ہیں۔ جس طرح دنیا میں اچھائی اور برائی کا سلسلہ جاری ہے نیکی کے ساتھ بدی موجود ہے اسی طرح روحانی علم کے ساتھ کالا جادو بھی ایک علم ہے۔ یہ مخصوص الفاظ پر مشتمل ہوتا ہے۔ اس کو پڑھنے والا الحرام کا مرتکب یا دائرہ ایمان سے خارج ہو جاتا ہے کیونکہ اس میں کفر اور شرک والے الفاظ موجود ہوتے ہیں اور شیطانی مخلوق، خبیث جنات اور ارواح کے ذریعے مدد حاصل کی جاتی ہے (ان خبیث جنات اور ارواح کے متعلق ہم آگے بیان کریں گے) جیسا کہ قرآن پاک میں سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 102 میں ارشاد ہوتا ہے۔

آیت نمبر 4: ترجمہ: ہاں شیطان کافر ہوئے لوگوں کو جادو سکھاتے ہیں۔

حدیث نمبر 9: بخاری شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: ''سات ہلاک کرنے والی چیزوں سے بچو''، صحابہ کرام نے عرض کی۔ وہ کونسی چیزیں ہیں فرمایا: ''اللہ کے ساتھ شرک کرنا، جادو کرنا، اس جان کو ناحق قتل کرنا جس کو اللہ عزوجل نے حرام فرمایا، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، جہاد میں پیٹھ پھیر کر بھاگنا، پاکباز عورت پر تہمت لگانا۔

(بخاری شریف، ج ۴، ص ۱۰، وارطوق النجاۃ)

حدیث نمبر 10: کتاب الکبائر میں امام محمد بن احمد ذہبی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ ''تین (قسم کے) آدمی جنت میں نہیں جائیں گے۔ شراب نوشی کا عادی، رشتہ داروں سے قطع تعلق کرنے والا اور جادوگر کی تصدیق کرنے والا۔''

(کتاب الکبائر، ص ۳۱، فرید بک سٹال)

روایت نمبر 1: اسی کتاب میں حضرت وہب بن منبہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: کہ میں نے بعض کتب میں پڑھا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے سوا کوئی معبود نہیں جو شخص جادو کرے یا اس کیلئے جادو کیا جائے، جو شخص کہانت (غیب کا دعویٰ) کرے یا کاہن کے پاس جائے اور جو آدمی بُری فال بتائے اور جس کے لئے بتائے ان سب کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔ (کتاب الکبائر، ص ۳۱، فرید بک سٹال)

''جادو کب کفر ہے''

علامہ نووی شرح مسلم شریف میں فرماتے ہیں کہ جادو میں ایسا قول یا فعل ہو جو کفریہ ہو تو جادو کفر ہے، ورنہ کفر نہیں اگر اس میں کفر شامل ہو تو سیکھنا یا سکھانا کفر ہے ورنہ سیکھنا یا سکھانا حرام ہے۔

''جادوگر کی سزا''

حدیث نمبر 11: ترمذی شریف میں ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ''جادوگر کی سزا اس کو تلوار سے قتل کر دینا ہے۔''

(ترمذی، ج ۳، ص ۱۳۹، ح ۵۷۴۱، دارالفکر بیروت)

لیکن جادوگر کو قتل کرنا یا سزا دینا حکومت کا کام ہے عام آدمی کو جادوگر کو قتل کر کے قانون ہاتھ میں لینے کی اجازت نہیں ہے۔ ایک دفعہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک جادوگر کو پکڑ کر اس کا سینہ کچل دیا یہاں تک کہ وہ مر گیا۔ احناف کے نزدیک اگر کوئی شخص مسلمان یا کافر اپنے جادو کا اقرار کرے یا اس کا لوگوں پر جادو کرنا ثابت ہو تو اس کو قتل کر دیا جائے گا اور عورت ہو تو اس کو قید کیا جائے گا۔ (احکام تعویذات، ص ۱۳۴)

شرعی طور پر یہ وہ سزا ہے جو ایک جادوگر کو دنیا میں دی جائے گی لیکن مرنے کے بعد قبر وحشر اور جہنم کا خطرناک اور ہولناک عذاب اس کے علاوہ ہے جو دنیاوی سزا کے مقابلے میں بہت زیادہ سخت اور خوفناک ہے آج پاکستان اور دنیا بھر کے تمام مسلم ممالک میں جس طرح جادو کا بازار گرم ہے وہ سب لوگ جانتے ہیں۔ لوگوں کی کثیر تعداد سفلی عملیات سیکھ اور سکھا رہی ہے۔ دنیاوی چند روپوں اور طاقت کے حصول کیلئے اپنی دنیا و آخرت اور ایمان برباد کر رہے ہیں۔ یاد رہے! کہ جس شخص کا ایمان ضائع ہو گیا اور وہ کافر ہو کر مرا تو اس کیلئے کوئی بخشش نہیں وہ ہمیشہ ہمیشہ جہنم کے عذاب میں گرفتار رہے گا۔ اس شخص کیلئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شفاعت بھی نہیں ہو گی چاہے وہ دنیا میں کتنا ہی عبادت گزار، قرآن کی تلاوت کرنے والا اور نمازوں کا پابند رہا ہو۔ جادو سیکھنے اور سکھانے، کرنے اور کروانے اور اس کی اشتہار بازی کرنے والے سب سزاوار ہیں لہٰذا

اس بُرے فعل سے توبہ اور علماء کرام اور نیک لوگوں کی صحبت اختیار کرنی چاہیے۔ جادو کا وجود اور اثرات برحق ہیں جیسا کہ قرآن پاک میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کے جادوگروں کا بھی ذکر ہے اس کے علاوہ سامری جادوگر کا بھی ذکر ہے جو کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دور میں تھا۔ اشیاء پر جادو کا اثر دو طرح سے ہوتا ہے۔

(i) نظر بندی (ii) حقیقتا

نظر بندی

نظر بندی میں اصل شے یا انسان کو کوئی نقصان نہیں ہوتا ہے لیکن جادوگر لوگوں کی نظر میں اصل شے کی ہیئت یعنی شکل وصورت تبدیل کر دیتا ہے۔ یوں سمجھ لیں کہ جادوگر لوگوں کے احساسات کو تبدیل کر دیتا ہے۔ لوگوں کو دھوکہ دیتا ہے اور جس طرح کسی چیز کو دکھانا چاہتا ہے لوگوں کو وہ اسی طرح نظر آتی ہے۔ مثلاً جادوگر جادو کے زور پر آپ کے جسم کو آگ لگا دے گا۔ آپ آگ کی تپش محسوس کریں گے لیکن آپ کا جسم جل نہیں رہا ہوگا اور نہ ہی اس کے کوئی اثرات آپ کے لباس اور جسم پر ظاہر ہونگے نظر بندی سے متعلقہ دو واقعات تحریر کیئے جاتے ہیں۔

قرآن پاک کی سورت طٰہٰ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کے جادوگروں کے درمیان مقابلہ کا ذکر ہے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

آیت نمبر 5: (جادوگر) بولے اے موسیٰ یا تم ڈالو یا ہم پہلے ڈالیں موسیٰ نے کہا تم ہی ڈالو جبھی ان کی رسیاں اور لاٹھیاں ان کے جادو کے زور سے ان کے خیال میں دوڑتی معلوم ہوئیں تو اپنے جی میں موسیٰ نے خوف پایا۔ ہم نے فرمایا ڈر نہیں بے شک تو ہی غالب ہے اور ڈال تو دے جو تیرے ہاتھ میں ہے اور ان کی بناوٹوں کو نگل جائے گا وہ جو

بنا کر لائے ہیں وہ تو جادوگر کا فریب ہے۔ (سورہ طہٰ، آیت نمبر 65 سے 69)

مذکورہ آیات میں خیال، بناوٹوں اور فریب جیسے الفاظ کا استعمال ہوا ہے، جس کا مفہوم ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور لوگوں کو ایسا نظر آ رہا تھا کہ یہ رسیاں اور لاٹھیاں سانپ بن کر دوڑ رہی ہیں لیکن درحقیقت یہ جادوگروں کا فریب اور نظروں کا دھوکہ تھا۔

واقعہ نمبر 2: ایک دفعہ جہانگیر بادشاہ نے حکم دیا کہ مختلف جادوگروں کو اس کے دربار میں پیش کیا جائے تا کہ وہ اپنے جادو کا مظاہرہ کریں، جو سب سے اچھا فن پیش کرے گا اس کو بہت زیادہ انعام و کرام دیا جائے گا۔ چنانچہ دنیا بھر سے مختلف جادوگر محل میں اکٹھے ہونا شروع ہو گئے۔ مقررہ دن مظاہرے شروع ہوئے ان جادوگروں میں سے جب ایک جادوگر کی باری آئی تو اس نے ڈوری کا ایک سرا آسمان کی طرف کر کے چھوڑا۔ ڈوری کا سرا بلند ہوتے ہوئے آسمان کی بلندیوں میں جا کر گم ہو گیا۔ جادوگر نے بادشاہ سے عرض کی کہ میرا ایک دشمن آسمان پر ہے میں اس سے جنگ لڑنے جا رہا ہوں۔ میری یہ بیوی آپ کے پاس امانت ہے میں واپس آ کر لے لوں گا۔ یہ کہہ کر جادوگر ڈوری کو پکڑ کر اوپر چڑھتے ہوئے نظروں سے اوجھل ہو گیا۔ کچھ وقت کے بعد آسمان سے تلواریں چلنے اور لڑائی کی آوازیں آنا شروع ہو گئیں۔ مزید کچھ دیر بعد آسمان سے جادوگر کا کٹا ہوا بازو نیچے گرا، پھر پاؤں، ٹانگ، پھر دوسرا بازو اور ٹانگ، پھر دھڑ اور آخر پر جادوگر کا سر بھی بادشاہ سلامت کے سامنے گرا۔ جس سے معلوم ہوا کہ جادوگر دشمن کے ہاتھوں مارا گیا۔ جادوگر کی بیوی چلاتی ہوئی آئی اور اس کے ٹکڑوں کے پاس بیٹھ کر رونے لگی۔ جادوگر کے لوگوں نے عرض کی کہ ہمارے قبیلے کا رواج ہے کہ جس جگہ جادوگر مرتا ہے اسی جگہ مرنے والے اور اس کی بیوی دونوں کو جلا دیا جاتا ہے۔ لہٰذا بادشاہ کی اجازت سے ان دونوں کے گرد لکڑیوں کا ڈھیر اکٹھا کر کے جلا دیا گیا۔ جب جلنے کے بعد صرف راکھ رہ گئی تو آسمان

سے شور وغل کی آواز آئی۔ جب اُوپر دیکھا گیا تو جادوگر ڈوری کو تھامے نیچے اتر رہا تھا زمین پر آکر اس نے بادشاہ کو سلام کیا اور عرض کی کہ جنابِ عالیٰ! آسمان پر میرا جو دشمن تھا وہ میرا ہم شکل تھا جس کو کاٹ کر میں نے نیچے پھینک دیا اور پھر اس نے اپنی بیوی کا مطالبہ کیا جو امانت کے طور پر جہانگیر بادشاہ کے حوالے کر گیا تھا۔ پورے دربار میں سناٹا چھا گیا۔ بادشاہ بھی تذبذب میں پڑ گیا کہ جادوگر کو کیا جواب دے اس کی بیوی نے تو میرے سامنے خودسوزی کر لی۔ بادشاہ نے ساری بات جادوگر کو بتا کر معذرت کی کہ ہم تمہاری بیوی کی حفاظت نہیں کر سکے لہٰذا تم اس کے بدلے جتنا مال و زر لینا چاہو ہم دینے کو تیار ہیں۔ جادوگر اور اس کے لوگ بادشاہ کے جواب میں مسکرائے۔ جادوگر نے اپنی بیوی کو آواز دی تو وہ ہنستی ہوئی بادشاہ کے تخت کے پاس سے نمودار ہوئی اور جادوگر کے ساتھ آکر کھڑی ہوگئی جادوگر نے عرض کی کہ آپ نے جو کچھ دیکھا یہ ہمارے جادو کا کمال تھا آپ کو یقیناً پسند آیا ہوگا۔ بادشاہ اس سے بہت متاثر ہوا اور جادوگر اور اس کے قبیلے والوں کو بہت زیادہ انعام و کرام سے نوازا۔ (ملفوظات اعلیٰ حضرت، ص 475، مکتبۃ المدینہ)

یہ نظر بندی کا کمال تھا کہ جہانگیر بادشاہ اور تمام لوگوں کو یہ نظر آیا کہ جادوگر کی بیوی نے خود سوزی کر لی ورنہ کوئی انسان راکھ ہونے کے بعد زندہ نہیں بچتا جبکہ جادوگر کی بیوی نہ صرف زندہ تھی بلکہ صحیح سلامت بھی تھی۔

جادو کا حقیقت میں اثر انداز ہونا

جادو کا حقیقتاً اثر انداز ہونا بھی ثابت ہے جیسا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا واقعہ منقول ہے چنانچہ مفتی احمد یار خاں نعیمی رحمۃ اللہ علیہ قرآن پاک کی تفسیر نور العرفان میں سورۃ الفلق اور سورۃ الناس کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ سات ہجری میں صلح حدیبیہ کے بعد روسا یہود نے لبید بن اعصم یہودی سے کہا: تو اور تیری لڑکیاں جادوگری میں یکتا ہیں،

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر جادو کر، لبید نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک یہودی غلام سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شکستہ کنگھی کے دندانے اور کچھ بال شریف حاصل کرنے کے بعد موم کا ایک پتلا بنایا اس میں گیارہ سوئیاں چبھوئیں۔ ایک تانت میں گیارہ گرہیں لگائیں۔ یہ سب کچھ اس پتلے میں رکھ کر بیرِ رواں (پانی کے کنویں) میں پانی کے نیچے ایک پتھر کے نیچے دبا دیا۔ اس جادو کا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خیال شریف پر یہ اثر ہوا کہ دنیاوی کاموں میں بھول ہوگئی۔ (جبکہ باقی تمام معاملات آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام روٹین کے مطابق سرانجام دیتے رہے باقی معاملات میں جادو کا اثر نہیں ہوا)۔ چھ ماہ تک یہ اثر رہا پھر جبریل امین یہ دونوں سورتیں فلق و ناس لائے جن میں گیارہ آیتیں ہیں اور پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جادو کی خبر دی۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس کنویں پر بھیجا گیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جادو کا سامان پانی کی تہہ میں سے نکالا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سورتیں پڑھیں۔ ہر آیت پر ایک گرہ کھلتی تھی۔ جب تمام گرہیں کھل گئیں تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو شفاء ہوگئی۔ اس سے چند فائدے حاصل ہوئے۔ ایک یہ کہ جادو اور اس کی تاثیر حق ہے، دوسرے یہ کہ نبی کے جسم پر جادو کا اثر ہو سکتا ہے جیسے تلوار، تیر اور نیزے کا۔ یہ اثر خلاف نبوت نہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابلے میں جادوگر فیل ہوئے کیونکہ وہاں پر جادو کا معجزے سے مقابلہ تھا بلکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خیال پر جادو نے اثر کیا ان کو خیال ہوا کہ یہ لاٹھیاں اور رسیاں چل رہی ہیں۔ حضور انور کے خیال پر بھی ایسا ہی اثر ہوا۔ تیسرے یہ کہ دفع جادو کیلئے تعویز اور دُعائیں کرنا جائز ہے۔ چوتھے یہ کہ اللہ تعالیٰ نبی کی عقل کو جادو سے محفوظ رکھتا ہے تاکہ دین کی تبلیغ میں رکاوٹ نہ ہو۔ پانچویں یہ کہ بال اور ٹوٹی کنگھی باہر نہ پھینکنا چاہیے ان کو محفوظ جگہ ڈالیں کہ اس پر جادو بہت ہوتا ہے۔

جادو کی علامات

جادو کے حقیقت میں اثر انداز ہونے والے طریقہ میں جادو کے عملیات اور ساز و سامان کے ذریعے طلسمات بنا کر لوگوں کو نقصان پہنچایا جاتا ہے۔ کچھ جادو کے عملیات ایسے ہوتے ہیں کہ جن کے خلاف کیا جاتا ہے ان لوگوں کے گھر میں اکثر خون کے چھینٹے گرتے ہیں۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ جب گھر کا کوئی فرد پانی پینے لگتا ہے تو وہ خون بن جاتا ہے۔ گھر میں مختلف قسم کا گوشت پڑا ہوا ملتا ہے۔ گھر والوں کو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ گھر میں عجیب سی نحوست طاری ہے۔ اکثر گھروں میں لڑائی جھگڑے رہتے ہیں۔ گھر میں پریشانی اور بے سکونی محسوس ہوتی ہے، طبیعت بھاری رہتی ہے جبکہ گھر کے باہر تناؤ اور ذہنی دباؤ کی کیفیت محسوس نہیں ہوتی ہے۔ کالے جادو کے ذریعے کسی شخص کو بیمار کیا جا سکتا ہے، کسی خاص بیماری میں مبتلا کیا جا سکتا ہے، یہاں تک کہ کسی کو قتل بھی کیا جا سکتا ہے۔ اس سلسلے میں ہانڈی والا عمل بہت مشہور ہے۔ ہانڈی والے عمل میں کامیابی کی یہ علامت ہوتی ہے کہ ہانڈی جادوگر کے سامنے سے اڑتے ہوئے غائب ہو جاتی ہے۔ جنات اور موکلات اس کو لے جاتے ہیں اور اس شخص کو ہلاک کر دیتے ہیں جس کیلئے یہ عمل پڑھا گیا ہو جادو کے ذریعے انسانی جسم میں مختلف اشیاء بھی پہنچائی جاتی ہیں کئی مرتبہ ایسے واقعات ہوئے ہیں کہ جب گھر کے کسی فرد کو سینہ میں درد ہوئی اور ڈاکٹروں نے ایکسرے کیا تو ڈاکٹر مریض کے سینہ میں کوئی سوئی، لوہے کا چھوٹا ٹکڑا یا پوری چھوٹی قینچی موجود دیکھ کر حیران رہ گئے۔ کچھ جادوگر ایک پتلا بنا کر اس پتلے کو کسی انسان کے ساتھ منسوب کر دیتے ہیں اگر اس پتلے کو جادوگر بازو میں سوئی یا پن چبھوتا ہے تو اس آدمی پر جس کے نام کا یہ پتلا ہوتا ہے، کو بھی بازو میں ایسی تکلیف ہوگی جیسے یہاں پر سوئی چبھی ہو۔ کیسی ہی درد

والی اور مسکن دوائیاں استعمال کروائیں اس کی درد ختم نہیں ہوگی جب تک پتلے میں سے سوئی نہ نکالی جائے۔ اگر جادوگر اس پتلے کا کوئی بازو یا ٹانگ توڑ دے تو اس آدمی کی بھی کسی حادثہ میں بازو یا ٹانگ ٹوٹ جائے گی۔ اگر اس پتلے کو آگ لگا کر جلا دے تو اصل آدمی بھی کسی حادثہ میں جل کر ہلاک ہو جائے گا۔ الغرض جیسا جادوگر اس پتلے کے ساتھ کرے گا اصل آدمی کے ساتھ بھی وہی حادثہ پیش آئے گا۔ پتلا بنانے والے جادو میں اصل آدمی کا پہنا ہوا کپڑے کا ٹکڑا یا بال یا کوئی استعمال شدہ چیز استعمال کی جاتی ہے۔ اس استعمال شدہ چیز یا بال کو پتلے کے ساتھ باندھ کر جب جادو کا عمل پڑھا جاتا ہے تو پتلا اس شخص کے ساتھ منسوب ہو جاتا ہے۔ جادو کے ذریعے کاروبار کی بندش کی جاتی ہے ایسا شخص جب بھی روزگار کے سلسلے میں نکلے گا تو نقصان اٹھائے گا جب تک اس جادو کا توڑ نہ کیا جائے مثلاً اگر کوئی شخص ٹیکسی ڈرائیور ہے تو جب بھی وہ اپنی گاڑی لے کر نکلے گا تو گاڑی کا ایکسیڈنٹ ہو جائے گا یا اس میں کوئی خرابی پیدا ہو جائے گی یا کوئی ایسا حادثہ پیش آئے گا کہ اس کو گھر واپس آنا پڑے گا۔

دو اشخاص کے درمیان ناجائز طور پر جدائی اور تفرقہ پیدا کرنا، کسی نامحرم کو غیر شرعی طور پر اپنی محبت میں مبتلا کرنا، میاں بیوی کے درمیان جدائی پیدا کرنا، طلاق کا ہو جانا وغیرہ۔ ان سب کا دعویٰ کرنے والے، اشتہار بازی کرنے والے اور عملیات کرنے والوں کے پاس سفلی عمل ہوتے ہیں کیونکہ ناجائز عملیات میں قرآنی اور روحانی عمل اثر نہیں کرتے ہیں۔ اگر کوئی روحانی عمل کا عامل ناجائز اور حرام کام میں اپنا عمل پڑھے گا تو اس عمل کے موکلات بذریعہ خواب اس کو اشارہ دیں گے اور اس عمل کو پڑھنے سے منع کریں گے اگر عامل اس کے باوجود عمل پڑھنا ترک نہیں کرے گا تو اس کو رجعت ہو جائے گی اور عامل کے ساتھ مندرجہ ذیل چار باتوں میں سے کوئی ایک بات ضرور پیش

آئے گی۔

☆ عامل کسی سخت بیماری میں مبتلا ہو جائے گا۔

☆ عامل کسی مصیبت میں مبتلا ہو جائے گا یا اس کے گھر والوں میں سے کوئی کسی مصیبت میں مبتلا ہو جائے گا، جو عامل کی پریشانی کا سبب بنے گا۔

☆ عامل اپنی عقل وحواس کھو دے گا یا پاگل ہو جائے گا۔

☆ عامل مر جائے گا۔

سفلی عملیات کی پشت پناہی، گندی، ناپاک اور بری ارواح کرتی ہیں یہ خبیث چیزیں ہر ناجائز اور غیر شرعی کام اور گناہ کو کرنے میں خوشی محسوس کرتی ہیں۔ ایسے سفلی عملیات کے ذریعے میاں بیوی کے درمیان طلاق ہو جاتی ہے، کسی لڑکا یا لڑکی کو اپنی محبت میں اس حد تک مبتلا کر دیا جاتا ہے کہ وہ زنا کیلئے تیار ہو جائے۔ کسی کے دماغ کو اس حد تک اپنے کنٹرول میں کر لیا جاتا ہے کہ متاثرہ شخص یا عورت اپنے گھر کی تمام جمع پونجی اور زیورات لا کر آپ کے حوالے باخوشی کر دے۔ دو خاندانوں کے درمیان ایسی عداوت اور دشمنی پیدا کر دی جاتی ہے کہ وہ ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہو جاتے ہیں۔ بعض اوقات دشمنی اس حد تک بڑھ جاتی ہے کہ دونوں طرف سے پورا خاندان قتل ہو جاتا ہے لیکن دلوں میں سے نفرت ختم نہیں ہوتی ہے۔

سفلی عاملوں کا طریقہ کار

کچھ سفلی عاملوں کا دکانداری کرنے کا یہ طریقہ کار ہوتا ہے کہ جب کوئی مصیبت زدہ ان کے پاس جا کر اپنے حالات بتاتا ہے تو اس دوران عامل موکلات کے ذریعے اس شخص کے لاشعور سے ماضی کے کچھ واقعات اور لوگوں کے نام معلوم کر لیتا ہے جس کو یہ مصیبت زدہ شخص اچھا نہیں سمجھتا اور نفرت کرتا ہے یا جس سے اس کا ماضی میں

کوئی جھگڑا ہو چکا ہو اور یہ مصیبت زدہ شخص اس سے کینہ رکھتا ہو یا اس کے گھر کی عورتیں کسی سے حسد، کینہ اور نفرت رکھتی ہوں تو یہ عامل نہایت ڈرامائی انداز میں ان لوگوں کے نام مصیبت زدہ شخص کو بتا دیتا ہے۔ چونکہ اس شخص کے دل میں پہلے سے ہی ان ناموں والوں کیلئے نفرت موجود ہوتی ہے لہٰذا وہ عامل کی بات پر فوراً یقین کر لیتا ہے اور متاثر ہو جاتا ہے ان لوگوں سے چھٹکارا پانے اور اپنے حالات بہتر بنانے کیلئے عامل پر دولت لٹانا شروع کر دیتا ہے۔ سفلی عامل موکلات کے ذریعے اس شخص کے گھر سے مختلف چیزیں غائب کروانا شروع کر دیتا ہے مثلاً پکی ہوئی روٹیوں اور چاول میں سے کچھ غائب ہو جانا، کبھی نئے سلے ہوئے کپڑوں پر کٹ لگ جانا، کبھی کسی پرندے کا گھر میں مردہ پایا جانا، کبھی کسی سایہ کا گھر میں چلتے ہوئے محسوس ہونا وغیرہ۔ جب متاثرہ شخص اس عامل کو یہ سب حالات بتاتا ہے تو عامل جواب میں کہتا ہے کہ تمہارے دشمن نے تم پر سخت عمل کیا ہوا تھا اب میرے عمل کرنے پر یہ سب چیزیں ظاہر ہو گئیں ہیں اور کھلم کھلا تمہاری دشمنی پر اُتر آئی ہیں، گھبرانے کی ضرورت نہیں، میں سب کچھ ٹھیک کر دوں گا جبکہ اصل مصیبت اپنے گناہوں کی نحوست ہوتی ہے۔ جیسا کہ قرآن پاک کی سورۃ الشوریٰ کی آیت نمبر 30 میں ارشاد ہوتا ہے۔

آیت نمبر 6: ترجمہ: اور تمہیں جو مصیبت پہنچی وہ اس کے سبب سے ہے جو تمہارے ہاتھوں نے کمایا اور بہت کچھ تو (اللہ) معاف فرما دیتا ہے۔

ایسے واقعات بھی اکثر اخباروں کی زینت بنتے رہتے ہیں کہ کسی لڑکے کے عشق میں مبتلا لڑکی اپنے پیار کو حاصل کرنے کیلئے جب ایسے نام نہاد اور سفلی عاملوں کے پاس جاتی ہے تو عامل حضرات اس کی دولت کے ساتھ عزت بھی لوٹ لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ موکلات کی شرائط ہیں ورنہ آپ کا کام نہیں ہوگا۔ ایسے سفلی اور نام نہاد عاملوں کے خلاف حکومتی سطح پر مضبوط منصوبہ بندی کے ساتھ سخت کاروائی ہونی چاہیے تاکہ لوگ

ان کے شر سے محفوظ رہ سکیں۔ اب ان شیطانی جنات اور ارواح خبیثہ کے متعلق اور ان کی حاضرات کے متعلق تحریر کیا جاتا ہے کہ انہوں نے شروع زمانے سے زمین پر کیسا شر پھیلا رکھا ہے اور کس طرح یہ جنات لوگوں کو بیوقوف بنا رہے اور پریشان وگمراہ کر رہے ہیں۔

خبیث جنات وارواح کا بیان

حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق سے سینکڑوں سال پہلے بھی جنات کا وجود تھا اللہ تعالیٰ نے جنات کو آگ اور انسان کو مٹی سے پیدا فرمایا۔ قرآن پاک کی سورۃ الرحمٰن کی آیت نمبر 14,15 میں ارشاد ہوتا ہے۔

آیت نمبر 7: ترجمہ: اس نے آدمی کو بنایا بجتی مٹی سے جیسے ٹھیکری اور جن کو پیدا فرمایا آگ کے لوکے (شعلے) سے۔

شیطان بھی قوم جنات میں سے ایک جن تھا جو اپنی ریاضت اور علم کے باعث فرشتوں کا معلم بنا لیکن اس نے اللہ عزوجل کی حکم عدولی کرتے ہوئے غرور کے باعث حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے سے انکار کر دیا۔ جس کا تفصیلی ذکر قرآن پاک میں موجود ہے اور اللہ عزوجل کی بارگاہ میں ملعون ہوا۔ چونکہ ایک انسان کے باعث یہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے دھتکارہ گیا اور اس کی ساری عبادت ضائع ہوگئی، لہٰذا اس نے قسم کھائی کہ میں انسان کو گمراہ کروں گا اور اللہ تعالیٰ سے عرض کی کہ جتنی اولاد حضرت آدم علیہ السلام کی پیدا ہو، اتنی مجھے بھی عطا کی جائے لہٰذا ہر انسان کے ساتھ ایک جن بھی پیدا ہوتا ہے۔ چنانچہ،

حدیث نمبر 12: مسلم شریف میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ''لوگو! تم میں سے کوئی شخص نہیں کہ جس کے ساتھ ہمزاد جن اور ہمزاد فرشتہ نہ ہو۔'' لوگوں نے عرض کی، اے اللہ عزوجل کے رسول، کیا

آپ کے ساتھ بھی ہے؟ ارشاد فرمایا: ''کہ ہاں میرے ساتھ بھی ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے میری مدد فرمائی کہ وہ مسلمان ہو گیا لہٰذا وہ مجھے سوائے خیر کے کچھ نہیں کہتا۔''

(مسلم شریف، ج 2، ص 376، قدیمی کتب خانہ)

چونکہ جنات انسانوں کی پیدائش سے پہلے بھی موجود تھے اور ہر انسان کے ساتھ ایک جن بھی پیدا ہوتا گیا اور جنات کی عمریں انسانوں کی نسبت بہت لمبی ہوتی ہیں، لہٰذا ان کی تعداد بڑھتی گئی انسانوں کے مقابلے میں جنات کثیر تعداد میں ہیں۔ جتنے فرقے اور مذاہب انسانوں میں پائے جاتے ہیں وہ سب جنات میں بھی موجود ہیں۔ جن، یہودی، عیسائی، ہندو، بدمذہب اور مسلمان وغیرہ ہوتے ہیں۔ ان کی غذا ہڈی، کوئلہ اور گوبر وغیرہ ہوتی ہے۔ اس لیے حدیث میں ہڈی اور کوئلے سے استنجا کرنے سے منع فرمایا گیا۔ جنات کی بھی فیملی، ماں باپ، اولاد احساسات اور جذبات ہوتے ہیں۔ کچھ جنات ایسے ہوتے ہیں جو انسانوں پر عاشق ہو جاتے ہیں اس سلسلے میں چند واقعات مندرجہ ذیل ہیں۔

جنات کا انسانوں پر عاشق ہونا

واقعہ نمبر 3: حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے دور کا واقعہ ہے کہ ایک شخص کی لڑکی چھت پر سے غائب ہو گئی۔ اس شخص نے حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہو کر فریاد کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: کرخ جا کر وہاں کے ویرانے میں رات کے وقت ایک ٹیلہ پر اپنے اردگرد حصار کر کے، میرا تصور باندھ کر بسم اللہ پڑھ لینا، رات کو تمہارے اردگرد جنات کے لشکر گزریں گے۔ ان کی عجیب وغریب صورتیں دیکھ کر ڈرنا نہیں، سحری کے وقت جنات کا بادشاہ تمہارے پاس حاضر ہوگا اور تم

سے تمہاری حاجت دریافت کرے گا اس سے کہنا مجھے شیخ عبدالقادر جیلانی نے بغداد سے بھیجا ہے تم میری لڑکی کو تلاش کرو۔ اس شخص نے کرخ کے ویرانے میں جا کر ایسا ہی کیا۔ خوفناک شکلوں والے جن اس کے حصار کے باہر سے گزرتے رہے سحری کے وقت جنات کا بادشاہ گھوڑے پر سوار اپنے شاہی ہجوم کے ساتھ اس کے حصار کے پاس آیا اور حاجت دریافت کی۔ اس شخص نے کہا: کہ مجھے حضرت غوث اعظم نے میری لڑکی کی تلاش میں تمہارے پاس بھیجا ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا نام سن کر وہ ایک دم گھوڑے سے اتر آیا۔ وہ اور اس کے ساتھی زمین پر بیٹھ گئے۔ اس نے جنات میں اعلان کیا کہ لڑکی کو کون لے گیا ہے۔ کچھ دیر بعد جنات ایک چینی جن کو پکڑ کر لائے اور بادشاہ کے آگے کر دیا۔ بادشاہ نے پوچھا: قطب وقت کے شہر سے تم نے لڑکی کیوں اٹھائی۔ وہ خوف کے باعث کانپتے ہوئے بولا: عالی جاہ! میں اس کو دیکھتے ہی عاشق ہو گیا تھا۔ بادشاہ نے اس جن کی گردن اڑانے کا حکم دیا اور لڑکی اس شخص کے حوالے کر دی۔

(جنات کا بادشاہ، ص 1، مکتبۃ المدینہ)

واقعہ نمبر 4: کسی عامل کے ذریعے ایسا ہی ایک اور واقعہ معلوم ہوا کہ کوئی جن عورت ایک لڑکے پر عاشق ہو گئی۔ وہ جننی ایک خوبصورت لڑکی کی شکل میں اس لڑکے کی تنہائی میں آتی۔ گھر والوں کو جب معلوم ہوا تو وہ لڑکے کو لے کر ایک عامل کے پاس آئے تو عامل نے لڑکے کو اس جن عورت سے نجات دلائی۔

اس کے برعکس اگر نیک جنات کو کوئی انسان پسند آجائے تو وہ اس کے دوست بن جاتے ہیں ایسے جنات اس شخص کے کاموں میں معاون و مددگار بن جاتے ہیں۔ اس شخص کو بُرے لوگوں کے شر سے بچاتے ہیں ایسے شخص کو اگر چور یا ڈاکو لوٹ لیں تو دوست

جنات اس کا سارا سامان بحفاظت ڈاکوؤں کے قبضہ سے واپس پہنچا دیتے ہیں۔ان ڈاکوؤں یا اس کے دشمنوں کو ایسی سزا دیتے ہیں کہ وہ دوبارہ ان کے دوست کے گھر یا علاقے کا رخ نہیں کرتے۔اگر اس شخص کو کوئی مسئلہ درپیش آجائے تو جنات اپنی بساط کے مطابق اس کا حل بتاتے ہیں اور اس کی پریشانی کو ختم کرنے کیلئے رکاوٹوں کو دور کرتے ہیں۔جنات کی کچھ اقسام ایسی ہوتی ہیں جو شیطان کے دربار میں مختلف عہدوں پر فائز ہوتی ہیں ان جنات کے مخصوص کام اور اوصاف ہوتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ شیطان کی 9 اولادیں ہیں۔

☆ اعوان: حکمرانوں کے ساتھ ہوتا ہے۔

☆ ولھان: وضو میں وسوسے ڈالتا ہے۔

☆ ہفاف: شرابیوں کے ساتھ رہتا ہے۔

☆ مسوط: افواہیں عام کرنے کی ذمہ داری پر مامور ہے۔

☆ داسم: گھروں میں ڈیوٹی دیتا ہے گھر والوں کو آپس میں لڑواتا ہے۔

☆ زلیتون: بازاروں میں مقرر ہے۔

☆ مرۃ: گانے باجے بجانے والوں پر مقرر ہے۔

☆ لقوس: آتش پرستوں پر مقرر ہے۔

☆ وثین: لوگوں کو ناگہانی آفات میں مبتلا کرتا ہے۔

شریر جنات کا انسانوں کو تنگ کرنے کا طریقہ کار

کچھ جنات ایسے ہوتے ہیں جو گھروں، مکانوں اور رہائش کے اندر بسیرا کرتے ہیں۔ایسے جنات گھر کے افراد کے درمیان غصہ، نفرت اور بغض پیدا کرکے ان

کے درمیان لڑائی جھگڑا کروا دیتے ہیں۔ بھائی کو بھائی سے، شوہر کو بیوی سے، اولاد کو والدین سے اور رشتہ داروں کو ایک دوسرے سے جدا کروا دیتے ہیں۔ افراد کے درمیان ایسی تفرقہ بازی کے باعث گھروں کی برکتیں ختم ہو جاتی ہیں اور رزق میں کمی آتی ہے ان جنات سے بچنے کا یہ حل بتایا گیا ہے کہ جب بھی گھر میں داخل ہوں تو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر دایاں قدم اندر رکھیں اور گھر والوں کو سلام کریں۔ ایسا کرنے سے یہ جنات گھر سے باہر رہ جاتے ہیں اور بسم اللہ کی برکت سے گھر کے اندر داخل نہیں ہوتے۔ بعض گھر ایسے ہوتے ہیں جن میں جنات مستقل سکونت اختیار کر لیتے ہیں اگر ان گھروں کے افراد قرآن پاک کی تلاوت نہ کرنے والے اور بے نمازی ہوں اور نہ ہی کسی کامل مرشد سے بیعت ہوں تو جنات ان گھروں کے افراد کو خوب تنگ کرتے اور ستاتے ہیں گھر کی اشیاء کو ادھر سے ادھر رکھ دیتے اور بعض اوقات غائب کر دیتے ہیں۔ رات گھر میں ایسی آوازیں سنائی دیتی ہیں جیسے کوئی طوفان آیا ہو یا آندھی چل رہی ہو۔ کبھی چھت پر سے کسی کے تیز چلنے یا دوڑنے کی آوازیں سنائی دیتی ہیں۔ اچانک گھر کی کھڑکیاں اور دروازے زور زور سے بجنا شروع ہو جاتے ہیں۔ کبھی گھر میں اینٹ یا پتھر گرتے ہیں اور کبھی یہ جنات پرندوں کی صورت میں گھر کی دیواروں اور چھتوں پر آکر بیٹھ جاتے ہیں۔ کبھی کمرے کی بند کھڑکی کے باہر اس طرح نمودار ہو نگے کہ ان کا عکس کمرے میں موجود لوگوں کو نظر آتا ہے۔ صاف معلوم ہوتا ہے کہ بند کھڑکی کے باہر کوئی موجود ہے۔ لیکن جب گھر کا کوئی فرد باہر آکر دیکھتا ہے تو وہاں کچھ نہیں ہوتا۔ کبھی یہ جنات چند سیکنڈ کیلئے گھر کے کسی فرد جو کمرے سے باہر نکل رہا ہو یا گھر کا کوئی موڑ گھوم رہا ہو، کے سامنے اچانک آجاتے ہیں جس کے باعث وہ شخص چیخنا چلانا شروع کر دیتا ہے یا بے ہوش ہو جاتا ہے۔ اکثر رات کو ڈراؤنی آوازیں سنائی دیتی ہیں کبھی یہ جنات گھر کے اندر کثیر تعداد میں ظاہر ہو جاتے ہیں

ان میں سے کچھ انسانی روپ میں اور کچھ اپنی اصل خوفناک صورت میں ہوتے ہیں۔ کبھی یہ کسی کے بیڈروم میں ظاہر ہوکر سوئے ہوئے شخص کو ساری رات دیکھتے رہتے ہیں تو کبھی سوئے ہوئے فرد کے بالکل سامنے کھڑے ہوکر اس فرد کے چہرے کے قریب اپنا چہرہ کر لیتے ہیں اگر اس حالت میں سوئے ہوئے شخص کی آنکھ کھل جائے تو اپنے سامنے ایسی خوفناک شکل دیکھ کر اس کی چیخ نکل جاتی ہے۔ اگر یہ شخص کمزور دل کا مالک ہو تو اس کی خوف کے باعث حرکت قلب بند ہو جاتی ہے۔ الغرض ایسے شریر جنات اور خبیث ارواح گھر والوں کو اپنی مختلف حرکات کے باعث خوب خوف زدہ اور پریشان کرتی ہیں ایسے گھر پوری دنیا کے ہر ملک میں پائے جاتے ہیں جن کو آسیب زدہ کہتے ہیں۔ اس کے برعکس اگر مسلمان جنات کسی گھر میں مستقل سکونت اختیار کریں تو گھر والوں کو خبیث جنات سے بچاتے ہیں گھر والوں کو خواب یا بیداری میں ایسے اشارات دیتے ہیں کہ گھر کے مکین جان جاتے ہیں کہ ان کے گھر میں کوئی نیک بزرگ ہیں اس کمرے میں نمازیں پڑھتے، قرآن کی تلاوت کرتے اور خوشبوئیں جلاتے ہیں، جس کے باعث گھر میں خوب خیرو برکت ہوتی ہے اور آہستہ آہستہ تمام گھر والے نمازی بن جاتے ہیں۔

جنات کا بتوں کے اندر حلول کرنا

خبیث جنات اور ارواح کی ایک قسم وہ ہوتی ہے جن کو حصول شہرت، جاہ و مرتبہ اور مشہور ہونے کی خواہش ہوتی ہے یہ سفلی ارواح و جنات انسانوں، بتوں اور مورتیوں کے اندر سے لوگوں کو اپنی آوازیں سناتے، ان کے سوالوں کے جوابات دیتے، ان لوگوں کو خوف زدہ کرتے، گمراہ کرتے اور کفر و شرک میں مبتلا کرتے ہیں۔ ان میں سے کچھ جنات شیطان ابلیس کے خاص درباری ہوتے ہیں اور لوگوں کو گمراہ کرنے، بت

پرست بنانے اور اپنی پوجا کروانے کے عمل کو ایک مشن کے طور پر پورا کرتے ہیں اور کچھ وہ ہوتے ہیں جو یہ سارے کام اپنی سفلی جبلت کی تسکین اور شہرت کیلئے کرتے ہیں چنانچہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دنیا میں تشریف لانے سے پہلے شروع زمانے سے یہ خبیث ارواح اور جنات پوری دنیا میں پھیلے ہوئے تھے اور انسانوں سے اپنے ناموں اور شکلوں کے بت بنا کر اس کے اندر داخل ہو جاتے تھے۔ یہ جنات آسمانوں پر جا کر فرشتوں سے چھپ کر ان کی جاسوسی کرتے اور آئندہ ہونے والے واقعات کی خبریں سن کر دنیا میں اپنے بتوں کے اندر آ کر اپنے ماننے والوں اور پجاریوں کو پیشن گوئی کرتے تھے۔ جس کے باعث لوگوں کا ان پر اعتماد اور یقین بڑھ جاتا تھا لوگ ان کو اپنا خدا مانتے ان کو پوجتے ، ان کو خوش کرنے کیلئے چڑھاوے چڑھاتے۔ ان بتوں کے قدموں میں لوگوں ، خاص کر چھوٹے بچوں اور جوان لڑکیوں کے سر قلم کرتے تھے اور اپنے ان جھوٹے خداؤں کو خوش کرنے کیلئے ہر قسم کا ئبر اور گھٹیا کام کرتے۔ ان جنات کا طریقہ کار یہ ہوتا تھا کہ یہ آسمانوں پر جا کر فرشتوں سے ایسی باتیں سن لیتے جن کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے اس سال فرشتوں کے سپرد کی ہوتی کہ فلاں کے گھر اس سال بیٹا ہوگا یا فلاں شخص مصیبت میں گرفتار ہوگا وغیرہ وغیرہ۔ جنات خدا بن کر ان باتوں کی لوگوں کو غیبی بشارتیں دیتے اور اگر کسی قبیلے ، گاؤں یا شہر پر کوئی سخت تباہی آنے کی خبر آسمانوں سے سن لیتے تو ان گاؤں والوں کے سامنے کوئی ایسی فرمائش رکھ دیتے جس کا پورا کرنا ان کے بس میں نہ ہوتا۔ مثلاً گاؤں کی ساری لڑکیوں کو اس کے قدموں میں قربان کر دیں۔ جب یہ لوگ اس فرمائش کو پورا نہ کرتے اور اللہ عزوجل کے حکم سے مصیبت اپنے وقت پر اس گاؤں ، شہر یا قبیلہ پر آ جاتی تو لوگ یہ سمجھتے کہ یہ سب کچھ ان کے جھوٹے خداؤں کی حکم عدولی کے

باعث ہوا ہے اور وہ ان بتوں سے سخت خوف زدہ ہو جاتے، مصیبت ختم ہو جانے کے بعد یہ جنات اپنے بتوں کے اندر سے اس طرح خطاب کرتے: ” چونکہ تم لوگوں نے ہماری بات نہیں مانی اس لیے ہم نے تم پر یہ عذاب نازل کیا“ لوگ ان بتوں کے سامنے گڑ گڑاتے اور التجائیں کرتے کہ ساری لڑکیاں قربان کرنا ہمارے بس میں نہیں، ایسا کرنے سے ہماری نسل ختم ہو جائے گی، فرمائش میں کمی کی جائے تو یہ ارواح یا جنات قبیلہ والوں سے ایک یا دو لڑکیوں کے چڑھاوے پر مان جاتے۔

ایسی مکارانہ پیشن گوئیوں کے باعث لوگوں کے دلوں میں ان کے خدا ہونے کا یقین پختہ ہوتا گیا۔ ان جنات اور ارواح کی ایسی حرکتوں کے باعث پوری دنیا میں بت پرستی عام ہوئی اور نسل در نسل چلتی رہی اور چل رہی ہے۔ ہندوستان میں کالی دیوی کا بت ان جنات کی ایک مثال ہے یہ اس چڑیل یا جن عورت کی اصل شکل کا مجسمہ ہے۔ کالی دیوی نے سالہا سال تک لوگوں سے اپنی پوجا کروائی اور ان لوگوں کو کفر و شرک میں مبتلا کیے رکھا۔

اس کی دوسری مثال قرآن پاک میں سامری جادوگر کے بنائے ہوئے بچھڑے کی ہے سامری جادوگر نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کے گھوڑے کے پاؤں کے نیچے کی مٹی لے کر اس کو مختلف دھاتوں میں ملا کر ایک بچھڑا (گائے کا بچہ) بنایا اور اپنے جادو کے ذریعے ایک خبیث روح کو اس بچھڑے میں داخل کر دیا۔ اس خبیث روح نے بچھڑے کے اندر حلول کرنے کے بعد نعوذ باللہ مسلمانوں کا خدا بن کر لوگوں سے کلام کیا۔ اللہ تعالیٰ اس واقعہ کو قرآن پاک کی سورۃ طٰہٰ کی آیت نمبر 95,96 میں یوں ارشاد فرماتا ہے:

آیت نمبر 8: ترجمہ: موسیٰ نے کہا اب تیرا کیا حال ہے اے سامری۔ بولا میں نے

وہ دیکھا جو لوگوں نے نہ دیکھا تو ایک مٹھی بھر لی فرشتے کے نشان سے پھر اسے ڈال دیا اور
میرے جی کو یہی بھلا لگا۔

باقی تفصیلاً واقعہ اسی سورت کی آیت نمبر 85 سے 97 تک میں منقول ہے اس
بچھڑے کے باعث حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کے بہت سے لوگ کافر و مشرک ہو گئے
لیکن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دنیا میں تشریف آوری اور اعلانِ نبوت کے بعد مزید نئے
خبیث جنات اور ارواح کا بتوں کے اندر حلول کر کے لوگوں سے اپنی پوجا کروانا، لوگوں
سے مخاطب ہونا، آسمانوں پر جا کر غیب کی خبریں سننا اور اپنے بت بنوانے کا سلسلہ بلکل
ختم ہو گیا۔ اس لیے حضور کی ظاہری وفات سے لیکر آج تک کسی بت کے اندر سے کبھی کسی
جن یا خبیث روح کی آواز نہیں آئی، صحابہ کرام اور مسلمان جنات نے ان خبیث ارواح
کو بتوں کے اندر سے باہر نکال پھینکا تھا اور اب بھی مسلمان جنات اس ڈیوٹی پر معمور ہیں
کہ شیطانی جنات کو ان کاموں سے روکیں اس سلسلے کے تین واقعات پڑھیں۔

واقعہ نمبر 5: حدیث کی ایک روایت کا مفہوم ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے
حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نخلہ میں جا کر ایک بت خانے کو گرانے، عزیٰ اور
دوسرے بتوں کو توڑنے کا حکم دیا۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس بت خانے کو
توڑنے کے بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس واپس تشریف لائے تو حضور علیہ الصلوٰۃ
والسلام نے فرمایا: ''آپ نے وہاں کیا دیکھا؟'' حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نے جواب دیا'' کچھ نہیں۔'' حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ''تو پھر آپ نے عزیٰ
کے بت کو توڑا ہی نہیں۔'' حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ واپس نخلہ گئے اور عزیٰ
کے بت کو ڈھونڈ کر جب اپنی تلوار سے پاش پاش کیا تو آپ نے دیکھا کہ ایک ننگی، کالی،
کھلے بالوں والی عورت اس بت میں سے نکلی اور چلاتی ہوئی ایک طرف بھاگ گئی۔ واپس آ

کر جب یہ واقعہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت بابرکت میں عرض کیا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ''کہ یہ عزیٰ تھی آئندہ اس کی پوجا نہیں ہوگی۔''

(عرفان، حصہ اوّل، ص 368 فقیر نور محمد کلاچوی)

واقعہ نمبر 6: بخاری شریف میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیان کا مفہوم ہے کہ میں زمانہ جاہلیت میں لوگوں کے ساتھ اپنے بتوں کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص ایک بچھڑا بت پر قربان کرنے کیلئے لایا۔ اس وقت اس بت میں سے ایک سخت آواز آئی جو ہم نے پہلے کبھی نہ سنی تھی اس آواز کے ڈر کے باعث سب لوگ بھاگ گئے لیکن میں وہی کھڑا رہا۔ یہ آواز دوسری اور پھر تیسری مرتبہ آئی اس کے بعد ایک مختلف آواز آئی، کوئی کہہ رہا تھا کہ اے قوت والے! ایک ایسا کام ظاہر ہوا ہے جو بڑے مطلب کا ہے۔ ایک شخص پکارتا ہے: ''لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ۔'' حضرت عمر فاروق فرماتے ہیں کہ جب میں نے اس کے بارے میں لوگوں سے پوچھا تو لوگوں نے بتایا کہ حضرت محمد ﷺ نبوت کا دعویٰ کرتے اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ کہتے ہیں۔

اس وقعہ میں پہلے والی آوازیں بُرے جن کی تکلیف کی تھیں جس کو دوسری آواز والے جن نے مار بھگایا اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں بتایا۔

(عرفان، حصہ اوّل، ص 367 فقیر نور محمد کلاچوی)

واقعہ نمبر 7: حضرت سیدنا عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ابتدائے اسلام میں ہم مکہ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ تھے ہم نے مکہ کے ایک پہاڑ سے غیبی آواز سنی جو مشرکین کو مسلمانوں کے خلاف ابھار رہی تھی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ''یہ شیطان ہے اور جس شیطان نے کسی نبی علیہ السلام کے خلاف ایسا اعلان کیا ہے اللہ

عزوجل نے اسے ہلاک کر دیا''، بعد میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہم سے فرمایا: ''اللہ عزوجل نے اسے ایک طاقتور جن کے ذریعے ہلاک کر دیا جن کا نام سَمْحَجْ ہے، میں نے اس کا نام عبداللہ رکھ دیا ہے۔'' شام کو ہم نے اس جگہ سے یہ آواز سنی۔ ''ہم نے مِسْعَرْ جن کو قتل کر دیا وہ سرکش اور متکبر تھا، وہ ہمارے کامیاب وکامران نبی کی بدگوئی کرتا تھا اور حق کا منکر تھا۔ (نام رکھنے کے احکام، ص 17، مکتبۃ المدینہ)

چونکہ لوگ ہزاروں سالوں سے ان بتوں کو پوجتے آرہے تھے اور موجودہ لوگوں نے اپنے باپ، دادا اور پردادا وغیرہ کو بت پرستی کرتے دیکھا تھا لہٰذا بت پرستی اب بھی دنیا میں موجود ہے لیکن کوئی کالی دیوی اپنے بت کے اندر حلول کر کے اپنے پرستاروں سے مخاطب نہیں ہوتی ہے۔ آسمانوں کے دروازے بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولادت کے بعد ان جنات پر بند کر دیئے گئے اب یہ جنات فرشتوں کی باتیں نہیں سن سکتے ہیں اس بات کا ذکر قرآن پاک کی سورت ''جن'' کی آیت نمبر 8,9 میں یوں ارشاد ہوتا ہے۔

آیت نمبر 9: ترجمہ: اور یہ کہ ہم (جنات) نے آسمان کو چھوا تو اسے پایا کہ سخت پہرے اور آگ کی چنگاریوں سے بھر دیا گیا ہے اور یہ کہ ہم پہلے آسمان میں سننے کیلئے کچھ موقعوں پر بیٹھا کرتے تھے پھر اب جو کوئی سنے وہ اپنی تاک میں آگ کا لوکا (شعلہ) پائے۔

جنات کے متعلق غیب دانی کا عقیدہ رکھنا کفر ہے

جنات کے متعلق غیب جاننے کا عقیدہ رکھنا کفر ہے جنات کو حضرت سلیمان علیہ السلام کی وفات کا ایک سال تک علم نہ ہو سکا قرآن پاک کی سورۃ النساء کی آیت نمبر 14 میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

آیت نمبر 10: ترجمہ: پھر جب سلیمان زمین پر آیا جنوں کی حقیقت کھل گئی اگر

غیب جانتے ہوتے تو اس خواری کے عذاب میں نہ ہوتے۔

چونکہ قرآن کی مذکورہ آیت میں جنات کی غیب دانی کی نفی موجود ہے لہٰذا جنات کے متعلق غیب جان لینے کا عقیدہ رکھنے سے قرآن کی مذکورہ آیت کا انکار ضروری آئے گا اور قرآن کے کسی ایک حرف کا انکار کرنے والا شخص دائرہ ایمان سے خارج ہو جاتا ہے۔

فتاویٰ افریقہ کے صفحہ نمبر 160 پر ہے کہ بعض لوگ حاضرات کر کے موکلات جن سے پوچھتے ہیں کہ فلاں مقدمہ میں کیا ہوگا؟ فلاں کا انجام کیا ہوگا؟ یہ حرام ہے۔ جن غیب سے نرے جاہل ہیں ان سے آئندہ کی بات پوچھنی عقلاً حماقت اور شرعاً حرام اور ان کی غیب دانی کا اعتقاد ہو تو کفر ہے۔ (فتاویٰ افریقہ، ص160، مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد)

زمانہ جاہلیت میں زیادہ تر لوگ جنات کے ذریعے غیب کا دعوی کرتے تھے اور کچھ ستاروں کے ذریعے۔ ان سے متعلق احادیث مندرجہ ذیل ہیں۔

حدیث نمبر 13: صحیح مسلم و بخاری کی جلد نمبر 2 میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ کچھ لوگوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے نجومیوں (کاہنوں) کے بارے میں پوچھا تو آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: یہ کوئی چیز نہیں۔ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ کیا اس (کاہن) نے فلاں فلاں بات نہیں کی۔ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ''یہ کلمہ حق ہے جس کو جن یاد رکھتا ہے پھر اپنے ولی (کاہن) کے کان میں ڈالتا ہے اور وہ اس کے ساتھ ایک سو جھوٹ ملاتا ہے۔ (کتاب الکبائر، ص288، فرید بک سٹال)

حدیث نمبر 14: المعجم کبیر کی جلد نمبر 22 میں واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ''جو کسی کاہن کے پاس جا کر کچھ پوچھے اسے چالیس دن توبہ نصیب نہ ہو اور اگر اس کی بات پر یقین رکھے تو کافر ہو۔

(فتاویٰ افریقہ، ص161، مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد)

”جنات کا انسانوں کے اندر حلول کرنا“

جنات کا اپنے بت بنوانا اور ان کے اندر داخل ہو کر انسانوں سے خطاب کرنے والا معاملہ تو ختم ہو چکا ہے لیکن ان بُرے جنات اور ارواح کا انسانوں کے اندر حلول کر کے ستانے اور تنگ کرنے کا سلسلہ اب بھی جاری ہے ایسے شخص کے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ اس کو سایہ ہو گیا ہے۔ جب بُرے جنات یا ارواح کا کسی شخص پر سایہ ہو جاتا ہے تو جنات کبھی یہ کرتے ہیں کہ اگر متاثرہ شخص چھت پر کھلے آسمان کے نیچے سویا ہو تو اس کی چارپائی کو ہوا میں بلند کر دیتے اور متاثرہ شخص کو ہوا میں اس طرح اچھالتے ہیں کہ یہ اپنی چارپائی سے بلند ہو کر واپس چارپائی پر گرتا ہے، چونکہ چارپائی بھی بلندی پر ہوا میں معلق ہوتی ہے لہٰذا ایسا شخص بھاگ بھی نہیں سکتا ہے اور خوفزدہ ہو کر چیختا چلاتا ہے۔ بعض متاثرہ اشخاص پر جب یہ خبیث جنات حاضری دیتے ہیں تو ان کی شکل کافی حد تک تبدیل ہو کر انتہائی خوفناک اور ڈراؤنی ہو جاتی ہے کہ گھر والوں کا خوف کے باعث ان کو دیکھنا مشکل ہو جاتا ہے۔ کبھی یہ جنات متاثرہ شخص کو رات کے وقت گھر سے غائب کر کے اپنے ساتھ لے جاتے ہیں جدھر جدھر یہ خود جاتے ہیں متاثرہ شخص کو بھی اپنے ساتھ رکھتے ہیں جبکہ اس شخص کے گھر والے ساری رات اس کی تلاش میں جاگتے اور پریشان ہوتے رہتے ہیں۔ کچھ جنات متاثرہ شخص کے ذریعے اس کے گھر والوں سے اپنے لئے خوشبوئیں جلاتے، اپنی التجائیں کرواتے اور مختلف مطالبات منواتے ہیں۔ اگر گھر کے افراد ان کی باتیں نہ مانیں تو ان کو مختلف طریقوں سے تنگ کرتے اور دھمکاتے ہیں۔ کچھ جنات متاثرہ شخص کے ذریعے محلے اور علاقے کے لوگوں کو اکٹھا کر کے اپنی حاضری لگواتے ہیں، لوگوں کو ان کے مسائل کا کچھ صحیح اور کچھ غلط حل بتاتے ہیں اور اپنی خوب پبلسٹی اور شہرت کا چرچا کرواتے ہیں۔ ایسے جنات کے باعث گھر والوں کی بھی خوب آمدنی ہوتی ہے۔ یہ

جنات ایسی جگہوں پر اپنے آپ کو داتا گنج بخش، غوث اعظم، غریب نواز، کسی صحابی، ولی یا کسی بزرگ کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ یہ بات یاد رکھیں کہ کسی بھی عورت پر یا کسی شخص پر مذکورہ طریقہ کے مطابق کسی ولی، بزرگ یا غوث کی حاضری نہیں ہوتی ہے۔ یہ جنات یا ارواح ہوتی ہیں جو سستی شہرت کی خاطر ان بزرگوں کے ناموں کو استعمال کرتی ہیں انسانوں پر ایسی حاضریوں میں اگر نیک، پاک اور مسلمان جنات حاضر ہوں تو اپنی استعداد اور علم کے مطابق لوگوں کے سوالوں کے صحیح جواب دیتے اور حتی الامکان ان کی مدد کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کچھ خبیث جنات کا گھر کے پالتو جانور پر سایہ ہوجاتا ہے جس کے باعث بھینس، گائیں یا بکریاں دودھ دینا بند کر دیتی ہیں یا ان کے دودھ میں بہت زیادہ کمی آجاتی ہے اگر ان کا سایہ چھوٹے بچوں پر پڑ جائے تو وہ ہر وقت روتے اور خوف زدہ رہتے ہیں۔ بچوں کی ایسی حالت نظر بد کے باعث بھی ہوجاتی ہے بعض بچوں یا بڑوں پر جب ان ناپاک جنات یا ارواح کا سایہ ہوتا ہے تو وہ کافی دیر تک ایک جگہ پر بیٹھے، ایک طرف ٹکٹکی باندھ کر دیکھتے رہتے ہیں۔ ایسی حالت میں اگر گھر کا کوئی فرد یا دوست متاثرہ شخص کو تنگ کرے یا بلائے یا مذاق اڑائے تو یہ دوست یا فرد کسی بڑی مصیبت کا شکار ہوجاتا ہے۔ بعض متاثرہ شخص پر یہ جنات حاضر ہونے کے بعد آدھی رات کے وقت اس کو باہر لے جاتے ہیں اور کسی کتے، بلی یا جانور یا انسان کی گردن مروڑ کر اس کو ہلاک کر دیتے ہیں۔ ہلاک کرنے کے بعد یہ خبیث جنات ان کی لاشوں کو نہایت عبرت ناک طریقے سے چیر پھاڑ کر کے کسی درخت یا کھمبے کے ساتھ لٹکا دیتے ہیں۔ الغرض ان جنات اور ارواح نے لوگوں کو تنگ کرنے اور گھروں کا سکون تباہ کرنے کے اس کے علاوہ بھی طریقے اپنا رکھے ہیں۔ قرآن پاک میں وہ برقی قوت، روحانی تاثیر اور روشنی ہے کہ وہ ان خبیث جنات کا راستہ روک سکے یا جلا دے۔ جب قرآن کی کسی آیت کا عامل شخص، اس آیت کا تعویذ یا نقش بنا کر متاثر فرد کو پہننے کیلئے دیتا ہے تو یہ

جنات متاثرہ فرد کے اندر نہ تو حلول کر سکتے ہیں اور نہ ہی اس کو کوئی نقصان پہنچا سکتے ہیں۔
جب یہ خبیث جنات متاثرہ فرد پر تعویذ کے باعث قابو پانے سے قاصر رہتے ہیں تو اس کے سامنے ظاہر ہو کر سخت دھمکیاں دیتے اور ڈراتے ہیں کہ یہ تعویذ اتار دے اس کو اپنے سے جدا کر دے ورنہ ہم تم کو جان سے مار دیں گے یا تمہارے گھر والوں کو نقصان پہنچائیں گے وغیرہ۔ اگر کوئی کامل شخص قرآن پڑھ کر ان جنات پر پھونک مارے تو یہ جل کر ختم ہو جاتے ہیں۔

احادیث میں جنات سے بچنے کا علاج

حدیث نمبر 15: مسند احمد میں حضرت ابی کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں حاضر تھا۔ ایک اعرابی آیا اور کہا، اے اللہ کے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام میرے بھائی کو تکلیف ہے۔ فرمایا: کیا تکلیف ہے؟ عرض کی! اسے آسیب ہے، فرمایا: اسے میرے پاس لے آؤ۔ اس اعرابی نے بھائی کو لا کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے ڈال دیا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سورہ فاتحہ، سورہ بقرہ کی ابتدائی چار آیات، سورہ بقرہ کی آیت نمبر 163 اور آیۃ الکرسی، سورہ بقرہ کی آخری تین آیات، سورۃ ال عمران کی آیت نمبر 18، سورہ اعراف کی آیت نمبر 54، سورہ مومنون کی آخری 3 آیات، سورۃ الجن کی آیت نمبر 3، سورۃ الصفت کی آیت نمبر 1 سے 10، سورۃ الحشر کی آخری 3 آیات، سورہ اخلاص، سورۃ الفلق، سورۃ الناس سے دم کیا تو وہ شخص کھڑا ہو گیا گویا اسے کبھی شکایت ہی نہ ہوئی تھی۔ (مسند احمد، ج 35، ص 106، بیروت)

روایت نمبر 2: تاریخ مدینہ میں امام ابن عساکر نے ابراہیم بن وعیمہ النصری سے روایت فرمایا ہے کہ انہوں نے عثمان بن محمد القاری سے فرمایا کہ جنات کا مرض دور کرنے

کیلئے مندرجہ ذیل آیات کو روزانہ پڑھا کرو جس سے یہ شکایت دور ہو جائے گی۔ آیۃ الکرسی، سورہ بقرہ کی آیت نمبر 163 اور آخری 2 آیات، سورہ اعراف کی آیت نمبر 54,55,56 اور سورہ حشر کی آخری آیت اور فرمایا کہ ہم کو یہ بات پہنچی ہے کہ یہ آیات عرش کے پایوں پر لکھی ہیں۔ عثمان بن محمد نے ان کو اپنے اوپر لازم کر لیا تو ہر بیماری سے بچ گئے مزید فرماتے ہیں کہ یہ آیات اپنے بچوں کے ڈر اور جنوں سے حفاظت کیلئے لکھا کرو۔

روایت نمبر3: عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری، جلد نمبر 14 میں علامہ قرطبی نے حضرت وہب سے حکایت کیا ہے کہ بیری کے سات پتے لے کر ان کو دو پتھروں کے درمیان پیس لیں، پھر انہیں پانی میں ملا دیا جائے اور پھر اس پانی پر آیۃ الکرسی پڑھی جائے اور اس میں سے تین گھونٹ سحر زدہ کو پلا دیا جائے اور باقی سے اس کو غسل دیا جائے تو جو جادو اس پر کیا گیا تھا ختم ہو جائے گا۔



سرکش جنات اور ارواح کو تسخیر کرنے اور حاضرات کرنے کے نقصانات

یہاں پر تسخیر اور حاضرات سے کیا مراد ہے اس کو سمجھ لیں۔

حاضرات: جب کسی عمل کے ذریعے باطنی مخلوق کو صرف اس حد تک مسخر کیا جائے کہ عمل پڑھنے کی مدت ختم ہونے کے بعد عامل اپنے عمل کے ذریعے اس باطنی مخلوق کو کسی نابالغ بچے یا اپنے اوپر یا بالغ انسان مرد یا عورت کے جسم میں حلول کر کے اس باطنی مخلوق سے ہم کلام ہو سکے تو اس کو حاضرات کرنا کہتے ہیں۔ زیادہ تر عامل بچوں پر حاضرات کرتے ہیں جبکہ کچھ ایسے بھی ہوتے ہیں جو بڑوں پر بھی حاضرات کر سکتے ہیں۔

تسخیر: جب کسی عمل کے ذریعے باطنی مخلوق کو اس حد تک مسخر کیا جائے کہ عمل پڑھنے کے دوران یا اختتام پر یہ مخلوق عامل کے سامنے ظاہر ہو جائے اور قول و فعل کرنے کے بعد عامل کے حکم کی پابند ہو جائے تو اس کو تسخیر کرنا کہتے ہیں۔ حاضرات میں عامل کو باطنی مخلوق سے ہم کلام ہونے کیلئے کوئی وسیلہ مہیا کرنا پڑتا ہے جبکہ تسخیر کے بعد عامل جب اور جس وقت چاہے باطنی مخلوق کو اپنے سامنے حاضر کر کے براہ راست ہم کلام ہو سکتا ہے۔

کچھ حضرات جنات اور ارواح کی تسخیر اور حاضرات کرتے ہیں ان میں سے بعض حضرات تسخیر اور حاضرات کے عملیات اپنے شوق کی خاطر کرتے ہیں کہ ان کو باطنی چیزیں نظر آئیں اور یہ ان کو دیکھ سکیں جبکہ بعض حضرات کا ایسا کرنے کا مقصد ان موکلات کے ذریعے دولت کمانا ہوتا ہے۔ اب جو حضرات ایسے کام روحانی عملیات کے ذریعے کرتے ہیں تو کامیابی کے بعد ان کیلئے کوئی قباحت یا خطرہ نہیں ہوتا، کیونکہ روحانی عملیات میں شریعت کی پابندی اور گناہوں سے بچنے کی شرائط ہوتی ہیں جس کے باعث

نیک جنات اور موکلات عامل سے مانوس رہتے ہیں۔ عامل کے گناہوں میں مبتلا ہونے کی صورت میں روحانی عملیات کا اثر کمزور پڑنا شروع ہوجاتا ہے۔ روحانی عملیات میں نقصان صرف اس صورت میں ہوگا جب عامل ان موکلات، ارواح یا جنات کو غیر شرعی یا گناہوں والے کاموں میں استعمال کرنے کی کوشش کرے گا تو یہ نیک اور پاکیزہ موکلات عامل کے دشمن بن کر نقصان پہنچاتے ہیں اور بعض صورتوں میں عامل کا عمل بھی ختم ہوجاتا ہے۔ دوسرے وہ حضرات جو تسخیر اور حاضرات کا کام سفلی عملیات کے ذریعے کرتے ہیں۔ سفلی عملیات کے ذریعے جو جنات، ارواح یا موکلات تسخیر کئے جاتے ہیں وہ ناپاک سرکش، خبیث اور کافر ہوتے ہیں اور نقصان پہنچاتے ہیں۔ جن میں سے چند نقصانات مندرجہ ذیل ہیں۔

لوگوں میں پھوٹ ڈلوانا: سفلی عملیات کے ذریعے عامل ان خبیث جنات اور ارواح کو مسخر کر کے جب کسی پر حاضرات کرتا ہے اور اپنے کسی سوال کا جواب یا مسئلے کا حل پوچھتا ہے تو یہ کبھی بھی عامل کو درست جواب نہیں دیتی ہیں مثلاً عامل اپنے کسی گاہک کیلئے حاضرات کر کے یہ پوچھے کہ میرے گاہک کی پریشانیوں کی کیا وجہ ہے؟ تو یہ خبیث ارواح اور جنات عامل سے غلط بیانی کرتے ہوئے یہ کہتے ہیں کہ تمہارے گاہک کے فلاں رشتہ دار نے اس پر جادو کروا رکھا ہے یا کاروبار باندھا ہوا ہے یا لڑکیوں کے رشتوں کی بندش کروا رکھی ہے وغیرہ وغیرہ جیسے جھوٹ بول کر گاہک کے رشتہ داروں میں پھوٹ، تفرقہ اور قطع تعلقی کروا دیتے ہیں جبکہ ان پریشانیوں کا اصل سبب کچھ اور ہوتا ہے۔

مختلف بیماریوں میں مبتلا ہونا: یہ بات یاد رکھیں کہ جب بھی یہ خبیث اور ناپاک ارواح یا جنات کسی پر مسلط ہوجائیں یا ان کی کسی پر مسلسل حاضری کروائی جائے تو متاثرہ شخص کی صحت ضرور خراب ہوجائے گی۔ متاثرہ شخص دن بدن کمزور اور خون کی کمی کا شکار

ہوتا جائے گا، اس کی ہڈیاں کمزور پڑ جائیں گی، دانتوں کا رنگ پھیکا پڑنا شروع ہو جائے گا یا یہ کمزور ہو جائیں گے جو اس بات کی نشانی ہے کہ اس شخص کی ہڈیوں سے فاسفورس کم ہوتا جا رہا ہے یہ فاسفورس دراصل ان جنات اور ارواح کی غذا ہے جو یہ ہڈیوں اور خون سے حاصل کرتے ہیں اور چوستے رہتے ہیں یہ شخص ایسے امراض میں مبتلا ہو جائے گا جو کسی بھی دوائی سے علاج پذیر نہیں ہونگے۔ دوائی ان پر اثر ضرور کرتی ہے لیکن چونکہ ان کے جسم میں موجود رکاوٹ (جنات) دور نہیں ہو رہی اس لئے متاثرہ فرد دن بدن کمزور اور اس کا جسم بیماریوں کا گڑھ بنتا جائے گا یا اس کے جسم کا کوئی حصہ یا عضو بیکار، فالج زدہ یا مفلوج ہو جائے گا۔

جادوگروں کے بچوں کا مر جانا: اگر کوئی عامل اپنے اوپر یا کسی دوسرے پر ان جنات کی حاضری نہیں کرتا، پھر بھی ان کے نقصانات بہت زیادہ ہیں۔ یہ جنات کسی اور طریقے سے عامل کو نقصان پہنچاتے رہتے ہیں۔ اس ایسے بعض عاملوں کو دیکھا گیا ہے کہ وہ جب ان چیزوں کی سفلی عملیات کے ذریعے تسخیر کرتے ہیں اور ان سے کام لیتے ہیں تو ان کے بچے مرنا شروع ہو جاتے ہیں۔ خاص کر نابالغ بچے ان جنات کیلئے آسان شکار ثابت ہوتے ہیں۔ جبکہ بعض کی جوان اولاد بھی مر جاتی ہے یہ بچے معمولی طور پر بیمار ہوتے ہیں اور بغیر کسی جان لیوا بیماری یا ظاہری سبب کے انتقال کر جاتے ہیں۔ یہ جنات اور ارواح عامل کو نامعلوم طریقے سے کسی نہ کسی بیماری یا مصیبت سے دوچار کرتی رہتی ہیں اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ان تکالیف میں اضافہ ہوتا جاتا ہے اور جب عامل کو بعد میں معلوم ہوتا ہے کہ یہ سب کچھ ان خبیث مخلوق کی تسخیر کے باعث ہو رہا ہے تو اس وقت تک بہت دیر ہو چکی ہوتی ہے اور عامل اپنا بہت کچھ کھو چکا ہوتا ہے آخر یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ وہ خبیث جنات کو آزاد کر دیتا ہے اور سفلی عملیات چھوڑ دیتا ہے لیکن اس کے باوجود

جو عامل حضرات کالے جادو یا ان خبیث جنات اور ارواح سے ساری عمر کام لیتے ہیں وہ یا تو اکیلے ہوتے ہیں یا بہت ہی زیادہ احتیاطی تدابیر پر عمل پیرا ہو کر خود اور گھر والوں کو کسی حد تک بڑے نقصان سے محفوظ رکھتے ہیں لیکن ایسے جادوگر تلوار کی دھاڑ پر کھڑے ہوتے ہیں اور ان کی تھوڑی سی غفلت بہت بڑے نقصان کا سبب بن جاتی ہے۔ سفلی عاملوں کے بچے کیوں مرتے ہیں؟ ان کی صحت کیوں خراب ہوتی ہے؟ اس لیے کہ یہ خبیث جنات اپنی بھینٹ حاصل کرتے ہیں۔ بھینٹ سے مراد یوں سمجھ لیں کہ یہ ایک طرح کا معاوضہ ہوتا ہے جو یہ عامل کے جسم اور گھر والوں سے پورا کرتے ہیں چونکہ ان خبیث چیزوں کی جبلت بُری ہوتی ہے اس لئے یہ اپنی خصلت سے مجبور ہوتیں ہیں اور ہمیشہ دوسروں کا بُرا سوچتی ہیں۔ سفلی عامل دوسروں کے گھر تباہ کر کے یا دوسروں کے بچے ان کی بھینٹ میں دے کر چاہے ان کو سانپ کی طرح کتنا ہی دودھ پلائے لیکن یہ اپنے عامل کو نقصان پہنچانے سے باز نہیں آتی ہیں۔

سفلی عمل پڑھنے کے دوران مختلف خوابوں کا آنا

جب بھی کوئی شخص سفلی عمل پڑھے گا تو اس کے دل سے نورانیت کم ہونا شروع ہو جائے گی۔ عامل کو خواب میں اندھیری راتیں نظر آئیں گی یا کٹے ہوئے ہاتھ، سر، پاؤں دیکھے گا، کبھی یہ دیکھے گا کہ کٹے ہوئے ہاتھ پاؤں چل رہے ہیں اور اس کی طرف بڑھتے چلے آ رہے ہیں، بُری اور خبیث قسم کی مخلوق نظر آئے گی جیسے چھپکلیاں، چوہے، غلیظ اور گندے انسان، حشرات الارض، کیڑے مکوڑے، خبیث جنات، بدروحیں، شیطانی چیزیں اور ان کی دنیائیں یا ایسے علاقے نظر آئیں گے جہاں گندگی یعنی کوڑا کرکٹ اور پاخانے کے ڈھیر لگے ہونگے ایسی جگہیں دیکھے گا جہاں انتہائی تیز بدبو دار

سمل (Smell) ہوگی بعض دفعہ قدرت کی طرف سے رہنمائی بذریعہ خواب کی جاتی ہے تا کہ یہ شخص سفلی عملیات پڑھنے سے باز آجائے اور توبہ کرلے اگر ایسا ہو تو یہ شخص خواب میں کوئی قبر یا قبرستان دیکھے گا جہاں لوگوں پر طرح طرح کے عذاب ہو رہے ہونگے کبھی دیکھے گا کہ اس کے ایک طرف نورانی روشنی اور دوسری طرف گہرا اندھیرا ہے اور یہ اندھیرے کی طرف بڑھ رہا ہے اور اس میں گم ہوتا جا رہا ہے، کبھی اپنے آپ کو کیچڑ، گندے پانی یا گٹر کے پانی میں گھٹنوں، دھڑ یا سر تک ڈوبا ہوا دیکھے گا، کبھی خواب میں اپنے آپ کو سیاہ لباس میں ملبوس دیکھے گا یا ایسا خواب نظر آئے گا کہ حشر کا میدان قائم ہو چکا ہے اور لوگ حساب کتاب کے بعد جنت میں جا رہے ہیں لیکن اس کو جنت میں جانے سے روک دیا جائے گا اور فرشتے اس کو جہنم کی طرف لے جائیں گے کہ یہ شخص دنیا میں جادو کرتا تھا اس لیے اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ جہنم میں اپنا ٹھکانہ یا عذاب ہوتے دیکھے گا۔ اگر کسی شخص کو ایسے خواب نظر آئیں، چاہے وہ کوئی عام شخص ہو یا سفلی عمل پڑھنے والا تو اس کو سمجھ جانا چاہیے کہ وہ کسی ایسے کبیرہ گناہ میں مبتلا ہو چکا ہے جو اس کی آخرت کی تباہی کا باعث بن رہا ہے۔ ایسے شخص کو فوراً توبہ کر کے علماء کرام سے رجوع کرنا چاہیے تا کہ علماء کرام اس سلسلہ میں اس کی رہنمائی کر سکیں۔

سفلی عملیات کی پہچان

یہاں پر سفلی عملیات کو واضح کرنے کیلئے پورا عمل جیسے پڑھا جاتا ہے کی مثالیں ضرور تحریر کی جاتیں لیکن انسانوں پر بھروسا نہیں ہے کیونکہ ایسے کم عقل لوگ بھی ہوتے ہیں جن کو جس کام سے منع کیا جائے وہی کام ضرور کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو سفلی عملیات کے نقصانات پر ہزاروں صفحات بھر دیئے جائیں لیکن پھر بھی وہ یہ عملیات ضرور کریں گے

لہٰذا ایسے اشخاص کے ڈر کے باعث یہاں پر سفلی عملیات کی پہچان کیلئے صرف اشارات تحریر کئے جا رہے ہیں جس سے ہر شخص با آسانی ان عملیات کو شناخت کر لے گا۔

☆ اگر کسی عمل میں قرآن پاک کی کسی صورت یا آیت کو اُلٹی ترتیب سے پڑھنے کی تلقین ہو۔

☆ اگر عمل میں کسی جوگی، سکھ، ہنومان، بجرنگ بلی، رام کالی دیوی یا کفار کے بتوں خداؤں وغیرہ کے ناموں کا ذکر یا ان سے مدد کی درخواست ہو۔

☆ اگر کسی عمل میں شیطانی مخلوق مثلاً کالا کلوا، سندونی، جوگنی، بھیروں کا ذکر ہو۔

☆ یا عمل میں ایسے موکلات کے ناموں کا ذکر ہو جن کے ناموں کے آخر میں ئیل، ائیل یا ایل نہ آتا ہو مثلاً جبرائیل یا اسرافیل وغیرہ اور ان موکلات کا استعمال بزرگان دین سے ثابت بھی نہ ہو اور یہ بھی معلوم نہ ہو کہ یہ موکلات قرآن کی آیت یا اللہ عزوجل کے ناموں سے استخراج کیے گئے ہیں تو ایسے عملیات سفلی ہوتے ہیں۔

☆ اگر کسی عمل کی عبارت اُردو یا عربی کے علاوہ نامعلوم زبان میں ہو جس کا مطلب اور معنی علماء کرام نہ بتا سکیں تو ایسے عملیات بھی نہ پڑھے جائیں کیونکہ ان میں کفر و شرک والے الفاظ بھی ہو سکتے ہیں۔

☆ بزرگان دین سے ''بدّوح'' کے عملیات ثابت ہیں دراصل بدوح 1 سے لیکر 9 تک جفت اعداد کے حروف ہیں مثلاً ب = 2، د = 4، و = 6، ح = 8، ان حروف کو اعراب لگا کر بدوح کا موکل استخراج کیا گیا ہے اس کے مختلف عملیات ہیں جو کہ بزرگوں سے ثابت ہیں لہٰذا یہ پڑھنا جائز ہے۔

☆ فرشتوں کے ناموں کے آخر میں ئیل یا ایل وغیرہ کے الفاظ آتے ہیں چونکہ یہ روحانی موکلات ہیں لہٰذا ان سے متعلقہ عملیات کا پڑھنا بھی جائز ہے۔

☆ اس کے علاوہ اگر جفر کے اندر قرآن کی آیت یا اللہ عزوجل کے ناموں کی تکسیر سے جو موکلات استخراج کیے جاتے ہیں وہ بھی صالحین کرام سے ثابت ہیں ایسے عملیات اگر جائز مقاصد کیلئے ہوں تو ان کا پڑھنا جائز ہے۔ ان کے علاوہ اگر کوئی موکلات کے نام عمل میں موجود ہوں اور وہ بزرگوں سے ثابت بھی نہ ہوں تو ایسے عملیات نہ پڑھیں جائیں۔

قرآن کے مزید باطنی حقائق

جب قرآن پاک کی کسی آیت کو مکمل شرائط کے ساتھ ورد کیا جاتا ہے تو اس پڑھائی کے ردعمل میں زبان اور آیت کی رگڑ کے باعث تیز چنگاری، برقی لہریں اور روحانی شعاعیں خارج ہوتی ہیں، جن میں اتنی قوت ہوتی ہے کہ وہ آپ کے ہر دینی اور دنیاوی مقصد، پریشانی یا حاجت کو دور کر سکتی ہیں لیکن ان برقی لہروں اور روحانی شعاعوں کی مقدار، ثواب اور قوت اثر ہر آدمی کی استعداد کے مطابق مختلف ہوتی ہے۔ اگر کوئی لطیفہ نفس کا حامل شخص ایک مرتبہ یا اللہ کہے تو اس کا ایک مرتبہ یا اللہ کہنا عام مسلمان کے 70 ہزار مرتبہ یا اللہ کہنے کے برابر ہے۔ اگر لطیفہ قلب کا حامل شخص ایک مرتبہ یا اللہ پڑھے تو وہ لطیفہ نفس والے کے 70 ہزار مرتبہ یا اللہ کہنے کے برابر ہے اور اگر لطیفہ روح والا ایک مرتبہ یا اللہ بولے تو وہ لطیفہ قلب والے کے 70 ہزار مرتبہ یا اللہ کہنے کے برابر ہے۔ اس پر باقی چار لطائف سر، خفی، اخفا اور انا کو قیاس کر لیں۔ مثلاً اگر کوئی عام شخص 70x 70 ہزار = 4,90,00,00,000 چار ارب نوے کروڑ مرتبہ یا اللہ کا ورد کرے تو یہ لطیفہ قلب والے کے ایک مرتبہ یا اللہ کہنے کے برابر ہوا یعنی ایک شخص ساری زندگی یا اللہ پڑھتا رہے تو وہ لطیفہ قلب والے کے ایک مرتبہ یا اللہ پڑھنے کے ثواب کو نہ

پہنچ سکے۔ یہ تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اولیاء کرام کے مراتب ہیں اور ان سے اوپر صحابہ کرام کے مراتب کیا ہونگے جن کے متعلق خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا۔ چنانچہ،

حدیث نمبر 16: مسلم، بخاری اور مشکوٰۃ شریف میں حضرت خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: ''کہ میرے صحابہ کو بُرا نہ کہو کیونکہ اگر تم میں سے کوئی احد (پہاڑ) بھر سونا خیرات کرے تو ان کے ایک نہ مد کو پہنچے نہ آدھے کو۔ اس کی تفسیر میں مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مد ایک سیر اور آدھا پاؤ ہوتا ہے یعنی میرا صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قریباً سوا سیر جو خیرات کرے اور ان کے علاوہ کوئی مسلمان خواہ غوث وقطب ہو یا عام مسلمان پہاڑ بھر سونا خیرات کرے تو اس کا سونا قربِ الٰہی اور قبولیت میں صحابی کے سوا سیر جو کو نہیں پہنچ سکتا۔

یہ کسی بھی صحابی کا ذکر ہوا تو خلفاء راشدین کا مقام کیا ہوگا ان کے بعد پیغمبروں پھر نبیوں اور پھر رسولوں کا درجہ کتنا بلند ہوگا۔ رسولوں کے اوپر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منصب و درجہ کیسا بلند وارفع واعلیٰ ہے کیا کوئی اس کا اندازہ لگا سکتا ہے؟ کیا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک مرتبہ یا اللہ پڑھنے پر ملنے والے ثواب کو کوئی شخص ماپ سکتا ہے؟ کوئی شخص اس ثواب کو شمار کر سکتا ہے؟ کسی کی سوچ اس ثواب کا احاطہ کر سکتی ہے؟ کبھی نہیں۔ تو ایسے لوگ بہت بڑی غلطی پر ہیں جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو معاذ اللہ اپنے بڑے بھائی جیسا سمجھتے ہیں۔ اب حصول برکت اور قرآن کی اہمیت کو مزید واضح کرنے کیلئے قرآن پاک کی سورتوں اور آیات کے کچھ فضائل پیش خدمت کئے جاتے ہیں۔

سورہ یٰسین کی برکات

حدیث نمبر 17: الدر المنثور کی جلد 7، ص 37 میں حضرت سیدنا حسان بن عطیہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشادفرمایا: ''تورات میں سورہ یٰسین کا نام معمۃ ہے کیونکہ یہ اپنے تلاوت کرنے والے کو دنیا وآخرت کی ہر بھلائی عطا کرتی ہے اور دنیا وآخرت کی بلائیں اس سے دور کرتی ہے اور دنیا وآخرت کی ہولناکیوں سے نجات بخشتی ہے اوراس کا نام مدافعیۃ القاضیۃ بھی ہے کیونکہ یہ اپنی تلاوت کرنے والے سے ہر بُرائی کو دور کر دیتی ہے اوراس کی ہر حاجت پوری کرتی ہے۔جس شخص نے اس کی تلاوت کی یہ اس کیلئے 20 حج کے برابر ہے اور جس نے اس کو لکھا اور پھر اسے پیا تو اس کے پیٹ میں ہزار دوائیں، ہزار نور، ہزار یقین، ہزار برکتیں اور ہزار رحمتیں داخل ہوں گی اوراس سے ہر دھوکہ اور ہر بیماری دور ہو جائے گی۔

(مدنی پنج سورہ،ص22،مکتبۃ المدینہ)

پڑھنے کا خاص طریقہ: یٰسین شریف کو پڑھنے کا خاص طریقہ یہ ہے کہ بعد نماز فجر اول سات مرتبہ درود وسلام پڑھ کر یٰسین شریف کو شروع کریں جب پہلی مبین پر پہنچے تو دوبارہ شروع سے پھر یعنی یٰسین والقرآن الحکیم سے پڑھنا شروع کریں اور دوسری مبین تک پڑھیں، پھر دوبارہ شروع کریں اور تیسری مبین تک اسی طرح پڑھتے ہوئے جب آخری مبین آئے تو پھر دوبارہ شروع کرکے آخر تک پوری پڑھ کر یٰسین شریف کو ختم کریں اور آخر پر پھر سات مرتبہ درود وسلام، اس کی برکات ظاہر ہونا شروع ہو جائیں گی لیکن ناغہ نہ کریں۔

عام طریقہ یہ ہے کہ ایک مرتبہ بعد نماز فجر روزانہ بغیر ناغہ کے پوری توجہ یکسوئی کے ساتھ پڑھ لیا کریں۔

برائے ہر حاجت

حدیث نمبر 18: حدیث شریف میں ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشادفرمایا

''کہ مجھے ایک ایسی آیت معلوم ہے کہ اگر لوگ اس پر عامل ہوں تو ان کی حاجتوں کو کافی ہے اور پھر یہ آیت کریمہ ارشاد فرمائی: ''سورہ طلاق کی آیت نمبر 2,3''

(مدنی پنج سورہ، ص232، مکتبۃ المدینہ)

عامل بننے کا طریقہ: زکوٰۃ اکبر کیلئے مکمل شرائط و پرہیز کے ساتھ دونوں آیتوں کو سوا لاکھ مرتبہ 40 دن میں ادا کریں۔ زکوٰۃ اصغر کیلئے آیات کو 21 یا 11 دن کے اندر 14751 مرتبہ ادا کریں۔ اگر 11 دن میں ادا کریں گے تو روزانہ 11 ÷ 14751 = 1341 پڑھنا ہونگی۔ شرائط و پرہیز کیلئے باب نمبر 3 کو پڑھیں۔

موت کے علاوہ ہر چیز سے امان

حدیث نمبر 19: حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ''جب تم اپنا پہلو بستر پر رکھو، سورہ فاتحہ اور قل ھو اللہ احد (پوری سورت) پڑھ لوگے تو موت کے علاوہ ہر چیز سے امان میں آجاؤ گے۔

(مدنی پنج سورہ، ص16، مکتبۃ المدینہ)

ہر مرض کی دوا

حدیث نمبر 20: حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا سورہ فاتحہ ہر مرض کی دوا ہے۔

(مدنی پنج سورہ، ص19)

سورۃ فاتحہ پڑھنے کی خاص ترکیب: تمام امراض سے شفاء حاصل کرنے کیلئے سورہ فاتحہ پڑھنے کی خاص ترکیب مندرجہ ذیل ہے۔ اول 7 مرتبہ درود و سلام، پھر 43 مرتبہ یاشافی، پھر 7 مرتبہ سورہ فاتحہ یعنی الحمد شریف (پوری سورت)، پھر 3 مرتبہ یہ دعا پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَآءَ اِلَّا شِفَآءُ کَ یَا اَللّٰہُ شِفَآءً لَا یُغَادِرُ سَقَماً وَّلَآ اَلَمًا اور آخر پر 7 مرتبہ درود وسلام پڑھ کر مریض پر دم کریں یا پانی پر دم کر کے مریض پی لے یہ عمل ہر نماز کے بعد کریں انشاء اللہ عزوجل کیسا ہی سخت مرض ہو شفاء ہوگی۔ امام بونی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ محمد دین شاہ مرض جذام میں مبتلا ہوگیا تمام معالجوں نے علاج سے انکار کر دیا تو میں نے یہ ترکیب پڑھنے کی بتائی جس کی برکت سے پندرہ دن کے اندر وہ تندرست ہوگیا اور ایسا ہوگیا کہ کبھی یہ منحوس بیماری اسے ہوئی ہی نہیں تھی۔

ہر چیز سے کفایت

حدیث نمبر 21: الدرالمنثور کی جلد 8، ص 681 میں حضرت عبداللہ بن حبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: '' قل ھو اللہ احد اور معوذتین (سورہ فلق، سورہ ناس) روزانہ 3 , 3 مرتبہ صبح وشام پڑھ لیا کرو۔ یہ تمہارے لیے ہر چیز سے کفایت کریں گی۔ (مدنی پنج سورہ، ص 126، مکتبۃ المدینہ)

فقر وفاقہ سے حفاظت

حدیث نمبر 22: الخصائص الکبریٰ کی جلد 2، ص 128 میں ہے کہ ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ دنیا نے مجھ سے پیٹھ پھیرلی آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: کیا وہ تسبیح تمہیں یاد نہیں جو تسبیح ہے فرشتوں اور مخلوق کی، جس کی برکت سے روزی دی جاتی ہے۔ جب صبح صادق طلوع ہو تو یہ تسبیح ایک سو (۱۰۰) بار پڑھا کرو۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ، سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ، اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ۔ دنیا تیرے پاس ذلیل ہو کر آئے گی۔ وہ صحابی چلے گئے کچھ مدت ٹھہر کر دوبارہ حاضر ہوئے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ دنیا میرے پاس اس کثرت کے ساتھ آئی میں حیران ہوں، کہاں اٹھاؤں کہاں رکھوں۔ (چڑیا اور اندھا سانپ، ص 27، مکتبۃ المدینہ)

صبح صادق سے مراد ختم سحری یعنی فجر کا وقت شروع ہونے کا ٹائم ہے احتیاطاً صبح صادق کے طلوع ہونے کے پانچ منٹ بعد وظیفہ شروع کریں۔

حدیث نمبر 23: ایک اور روایت کا مفہوم ہے کہ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرض الموت میں مبتلا تھے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے پاس عیادت کیلئے آئے اور فرمایا: کہ میں تمہیں کچھ عطا کروں، بعد میں تمہاری بچیوں کے کام آئے گا ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: تم میری بچیوں کے متعلق فقر و فاقہ سے ڈرتے ہو میں نے ان کو سورہ واقعہ پڑھنے کی تلقین کی ہے کیونکہ میں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''جو آدمی ہر رات سورہ واقعہ پڑھے گا وہ کبھی فقر و فاقہ میں مبتلا نہیں ہوگا۔

(مدنی پنج سورہ، ص100)

حدیث نمبر 24: بخاری شریف کی جلد3، ص328 میں ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: کہ آج رات مجھ پر ایک ایسی سورت (سورۃ فتح) نازل ہوئی جو مجھے دنیا کی ہر چیز سے پیاری ہے۔ (مدنی پنج سورہ، ص64)

جنتی زیور میں ہے کہ جس نے رمضان کا چاند دیکھ کر سورۃ فتح کو 3 بار پڑھا تو تمام سال رزق میں فراخی ہوتی ہے۔ (مدنی پنج سورہ، ص64، مکتبۃ المدینہ)

شیطان گھر کے قریب نہ آئے

حدیث نمبر 25: ترمذی شریف کی جلد4، ص404، حدیث 2891 میں نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کو پیدا کرنے سے دو ہزار سال پہلے ایک کتاب لکھی پھر اس میں سے سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں نازل فرمائی جس گھر میں تین راتیں ان دو آیتوں کو پڑھ لیا جائے گا

شیطان اس گھر کے قریب نہ آئے گا۔" (مدنی پنج سورہ، ص 12)

پڑھنے کا طریقہ: گھر کے دائیں کونے میں کھڑے ہو کر اول وآخر درود وسلام کے ساتھ کم از کم گیارہ مرتبہ دونوں آیات پڑھ کر پھونک ماریں۔ اسی طرح یہ عمل گھر کے باقی تین کونوں پر کریں مسلسل تین دن تک یہ عمل پڑھیں۔ انشاء اللہ عزوجل شیطان اس گھر میں داخل نہ ہو سکے گا۔ یہ عمل خاص کر وہ لوگ کریں جن کا گھر آسیب زدہ ہو۔ یہ عمل ایک طرح کا حصار ہے جس کی برکت سے جنات اس گھر میں داخل نہیں ہو سکیں گے۔

زمین وآسمان کے درمیان نور

حدیث نمبر 26: مسند احمد میں حضرت سیدنا معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: جو سورہ کہف کی اول وآخر سے تلاوت کرے گا اس کیلئے سرتا پا نور ہی نور ہوگا اور جو اس کی مکمل تلاوت کرے گا اس کیلئے آسمان وزمین کے درمیان نور ہوگا۔ (مدنی پنج سورہ، ص 37 مکتبۃ المدینہ)

نوٹ: کسی بھی عمل کو پڑھنے کیلئے درست تلفظ یعنی مخارج کو ٹھیک ادا کرنا ضروری ہے۔ بہتر یہ ہے کہ کوئی وظیفہ شروع کرنے سے پہلے کسی قاری صاحب یا عالم دین کو ایک مرتبہ پڑھ کر سنا دیا جائے تاکہ اگر کوئی غلطی ہو تو ظاہر ہو جائے۔

حافظ قرآن کی فضیلت

حدیث نمبر 27: ترمذی شریف میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: "جس نے قرآن پڑھا اور اس کو یاد کر لیا اس کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام جانا اللہ عزوجل اس کو داخل جنت فرمائے گا اور اس کے گھر والوں

میں سے دس افراد کے بارے میں اس کی شفاعت قبول فرمائے گا جن پر جہنم واجب ہو چکا تھا۔''

(جامع ترمذی، ج2، باب فضائل قرآن، ح816)

حدیث نمبر 28: ابوداؤد میں حضرت سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ''قرآن پڑھنے والے سے کہا جائے گا کہ قرآن پڑھتا جا اور (جنت کے درجات طے کرتا جا اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جیسا کہ تو دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرتا تھا تو جہاں آخری آیت پڑھے گا وہیں تیرا ٹھکانہ ہوگا۔''

(جامع ترمذی، ج2، باب فضائل قرآن، ح822)

قرآن پاک کو بھول جانے پر وعید

حدیث نمبر 29: ترمذی شریف کی حدیث کا مفہوم ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ''کہ مجھ پر میری اُمت کے گناہ پیش کیے گئے تو میں نے اس سے بڑا گناہ نہیں دیکھا کہ آدمی کو قرآن کی ایک سورت یا آیت یاد ہو اور پھر وہ اسے بھلا دے۔

(جامع ترمذی، ج2، باب فضائل قرآن، ح827)

اعتراض: آپ نے اس باب میں جنات کے ساتھ خبیث روح کا لفظ تحریر کیا ہے، کیا روحوں کیلئے خبیث کا لفظ استعمال کر سکتے ہیں؟

جواب: جی ہاں! ہم کفار جنات وانسانوں کی ارواح کیلئے لفظ ''خبیث'' استعمال کر سکتے ہیں علمائے کرام اور بزرگانِ دین کی کتب سے ارواح کیلئے لفظ خبیث کا استعمال ثابت ہے۔ چنانچہ بہارِ شریعت میں روحوں کے متعلق پوچھے گئے ایک سوال کے جواب میں مفتی محمد امجد اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''کافروں کی خبیث روحیں بعض کی انکے مرگھٹ یا قبر پر رہتی ہیں بعض کی چاہ برہوت میں کہ یمن میں ایک نالہ ہے۔ بعض کی پہلی، دوسری، ساتویں زمین تک، بعض کی اس کے بھی نیچے سجین میں۔''

(بہارِ شریعت، ج1، ص103، مکتبۃ المدینہ کراچی)

☆☆☆☆

باب نمبر 2

''کچھ اِس باب کے متعلق''

''یہ باب مسلمانوں میں ہندوؤں اور مغربی میڈیا کے ذریعے پھیلنے والے علم نجوم کے متعلق غلط نظریات کے رد میں، علم نجوم کے متعلق درست اسلامی نظریات کے بیان میں اور مسلمان علم النجوم کے ماہرین اور علماء کرام کے مابین پیدا ہونے والے اختلافات کو ختم کرنے والے دلائل پر مشتمل ہے۔''

علم النجوم کے متعلق اسلامی نظریات

کسی بھی دنیاوی علم کے بارے میں قرآن پاک میں موجود آیات میں سے سب سے زیادہ آیات علم نجوم کے متعلق ہیں۔ دنیا کے تمام ممالک میں علم نجوم کے ماہر موجود ہیں اور ساری دنیا میں اس کا استعمال ہو رہا ہے۔ کچھ لوگ علم نجوم کے ذریعے عملیات شروع کرنے، طلسم بنانے، کوئی وظیفہ یا چلہ وغیرہ شروع کرنے کیلئے سعد و نحس وقت کا استخراج کرتے ہیں کہ ان عملیات کو کب شروع کریں یا ان کیلئے مناسب وموافق وقت کونسا ہے اور کچھ حضرات اس علم کے ذریعے ملکی، سیاسی اور دنیاوی حالات کی پیشن گوئی کرتے ہیں کہ آپکے لئے کونسی ملازمت اختیار کرنا زیادہ بہتر ہے۔ آپ کا موافق پتھر کونسا ہے یا آپ اپنی صحت کو کیسے بہتر بنا سکتے ہیں، وغیرہ وغیرہ۔ لیکن علم النجوم کے متعلق اسلامی نظریات کیا ہیں، اس کے متعلق بہت کم لوگ (علماء کرام کے علاوہ) جانتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ لوگ، جنہوں نے اپنی ساری زندگی اس علم کو سیکھنے، سکھانے اور دوسرے لوگوں کے زائچے بنانے اور پیشن گوئی کرنے میں گزار دی اور اپنی ان پیشن گوئیوں کو درست ہوتے بھی دیکھا اور علم النجوم کے اثرات کو محسوس کیا اور ہوتے دیکھا، بھی اس علم کے متعلق اسلامی نظریات کی پوری طرح وضاحت نہیں کر سکے، صرف اس لئے کہ ان لوگوں نے کبھی علماء کرام سے رجوع نہیں کیا۔ علم النجوم کے متعلق دو باتیں یاد رکھیں:

1:۔ پیشن گوئی 2:۔اثرات

اللہ تعالیٰ نے کوئی چیز بے فائدہ پیدا نہیں کی، جیسا کہ قرآن پاک کی سورہ آل عمران کی آیت نمبر 191 میں ارشاد ہوتا ہے۔

آیت نمبر 11: اور وہ (اللہ عزوجل کے نیک بندے) آسمان وزمین کی پیدائش پر

گہرا غور وفکر کرتے ہیں (پھر کہتے ہیں) اے ہمارے پروردگار! تو نے یہ سب بیکار اور بے فائدہ نہیں بنایا۔

ستاروں کے اثرات ہیں لیکن جولوگ اپنی پیشن گوئیوں کو بھی ستاروں کے اثرات سمجھتے ہیں تو وہ غلط ہیں۔ان دونوں (اثرات اور پیشن گوئیوں) پر الگ الگ بحث کی جائے گی، جو مندرجہ ذیل ہے۔

''زائچہ اور پیشن گوئی''

مختلف کاموں کیلئے زائچہ بنانا اور اس زائچہ پر احکامات لگانا صالحین سے ثابت ہے۔ زائچہ اور پیشن گوئی میں ہم ستاروں کو ایک علامت کے طور پر لیتے ہیں۔ جن کے ذریعے علم حالات و واقعات کا اندازہ لگا سکتے ہیں اور رہنمائی حاصل کر سکتے ہیں۔ یہ ایک ظنی علم ہے نہ کہ علم الغیب۔ یہ بالکل ایسے ہی ہے جیسے ایک ماہر موسمیات ہواؤں کے دباؤ اور کیفیات کو معلوم کر کے بارش کے متعلق پیشن گوئی کرتا ہے۔ دونوں میں فرق صرف یہ ہے کہ موسمیات کا علم زمینی ہے اور نجوم کا آسمانی۔ لیکن علم النجوم زمینی علم کے مقابلے میں بہت ہی زیادہ وسیع معنی اور اہمیت رکھتا ہے۔ جس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کی مختلف آیتوں میں بار بار علم النجوم کا ذکر فرمایا ہے۔ زائچہ اور پیشن گوئی کی وضاحت کیلئے پہلے ہم عام مثالیں، پھر فقہی دلائل، پھر قرآنی آیات اور آخر پر اعلیٰ حضرت کے واقعات درج کریں گے۔ عقلی مثالیں مندرجہ ذیل ہیں۔

مثال نمبر 1:۔ سورج کے طلوع ہونے سے پہلے ہی اندھیرا ختم ہونا اور اجالا پھیلنا شروع ہو جاتا ہے۔ اب اگر صبح صادق یعنی نماز فجر شروع ہونے کا وقت 5:30 منٹ پر ہو اور سورج کے طلوع کا وقت 7:00 بجے تو سورج طلوع ہونے سے تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ

پہلے اس کی علامت یعنی اجالے کا پھیلنا ظاہر ہونا شروع ہوجائے گی۔ اُجالے کا ظاہر ہونا اور اندھیرے کا آہستہ آہستہ کم ہوتے جانا، اس بات کو ظاہر کر رہا ہے کہ عنقریب سورج طلوع ہوجائے گا۔ اب اگر کوئی شخص یہ کہے کہ اس علامت یعنی اُجالے کے ظاہر ہونے نے سورج کو طلوع کر دیا تو یہ غلط ہے بلکہ درحقیقت عنقریب سورج کے طلوع ہوجانے کے باعث یہ علامت ظاہر ہوئی۔ اس بات کی تفصیلاً وضاحت کیلئے ایک اور مثال لیں۔

مثال نمبر2:- ایک عورت کو حاملہ ہوئے چند دن گزرے ہیں۔ حمل کی کوئی علامت ظاہر نہیں ہوئی۔ اس وقت حمل کو صرف اہل علم یعنی ڈاکٹر بذریعہ ٹیسٹ چیک کر سکتے ہیں۔ ٹیسٹ کی رپورٹ ہی دراصل وہ علامتیں ہیں جو اس بات کو ظاہر کر رہی ہیں کہ عورت حاملہ ہے۔ کچھ عرصہ کے بعد مزید کچھ علامتیں مثلاً قے، متلی ہونا، دل کا گھبرانا، خاص چیزوں کو کھانے کا دل کرنا وغیرہ ظاہر ہوئیں۔ جن کو دیکھ کر اہل تجربہ افراد فوراً پیشن گوئی کر دیں گے کہ عورت کے وجود کے اندر ایک اور وجود بن رہا ہے۔ پہلے والی علامتوں میں جبکہ ابھی بچے کا کوئی وجود نہیں تھا، یہ صرف خون کا ایک لوتھڑا تھا، ڈاکٹروں نے اپنے علم سے ایک نئے وجود کا دعویٰ کر دیا۔ دوسری علامتوں نے جبکہ ابھی روح نہیں پھونکی گئی، مزید آسانی پیدا کر دی کہ اب اہل تجربہ لوگ جو کہ ڈاکٹر نہیں، ان کو بھی پتہ چل گیا کہ عورت ماں بننے والی ہے۔ آخری دو ماہ میں یہ علامتیں اس حد تک ظاہر ہوجائیں گی کہ کوئی بھی شخص عورت کو دیکھ کر بڑے یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہے کہ عورت اپنے وجود میں اکیلی نہیں ہے۔ ابھی بچے کو کسی نے نہیں دیکھا اور نہ ہی ابھی بچہ پیدا ہوا ہے لیکن ہر شخص دعویٰ کر رہا ہے کہ عورت اکیلی نہیں ہے تو یہ دعویٰ بالکل ٹھیک ہے۔ اس دعوے کو کوئی جھٹلا نہیں سکتا یا ایسا دعویٰ کرنے والے کو کوئی جاہل نہیں کہہ سکتا۔ اب آپ ان تمام علامات کو، جو شروع سے لے کر آخر تک ظاہر ہوئیں علم النجوم کہہ لیں اور ڈاکٹر، اہل تجربہ اور عام افراد کو ماہر اور

مشاہدہ رکھنے والے کہہ لیں۔ اور بچے کو حالات و واقعات، نعمت یا تقدیر کہہ لیں۔ جس کا ظہور قدرت کی طرف سے ہونے والا ہے۔ اب اگر کوئی ڈاکٹر، اہل تجربہ یا کوئی فرد یہ دعویٰ کرے کہ ان علامتوں نے بچے کو پیدا کیا یا ان علامتوں کے اثرات کی وجہ سے بچہ پیدا ہوا یا ماں کے پیٹ کے اندر اس کی تخلیق ہونا شروع ہوئی اور اگر یہ علامتیں ظاہر نہ ہوتیں تو بچہ بھی پیدا نہ ہوتا تو ایسے شخص کا نظریہ غلط ہے۔ بلکہ دراصل اس بچے کے عنقریب پیدا ہونے کی وجہ سے ان علامتوں کا ظہور ہوا، تو ایسا نظریہ بالکل درست ہے۔

مثال نمبر 3: اسی طرح اگر کوئی ماہر نجوم میں سے یہ دعویٰ کرے کہ کسی شخص کی خوش قسمتی یا بدقسمتی ستاروں کے اثرات کے باعث ہے تو نجوم کا ماہر یہ شخص غلط نظریات رکھتا ہے۔ جبکہ درحقیقت قدرت کی طرف سے زمین پر، اہل زمین پر اور آب و ہوا پر جو اچھے بُرے حالات و واقعات ہور ہے ہوتے ہیں یا عنقریب ہونے والے ہوتے ہیں۔ ان کی علامتیں ستاروں کی صورت میں آسمان پر ظاہر ہوتی ہیں۔ جن سے اہل علم رہنمائی حاصل کرتے ہیں یہ بالکل ایسے ہی ہے جیسے کوئی ماہر حکیم نبض کے ذریعے کسی فرد کی حالت، بیماری، صحت و تندرستگی کے متعلق بتاتا ہے۔ یہ علم الغیب نہیں ہے۔ نبض یہ بھی بتاتی ہے کہ یہ شخص سو رہا ہے یا بیہوش ہے یا مر چکا ہے۔ نجوم یا ستارے اس کائنات کی نبض ہیں جس کی کیفیت کائنات کے حالات و واقعات کے مطابق تبدیل ہوتی رہتی ہے۔ علم النجوم کے متعلق ٹھیک اور غلط نظریہ کی باریکی کو ایک مرتبہ پھر سمجھیں، مثلاً ایک شخص مرجاتا ہے اور اس کی نبض ساکن کیفیت میں ہے۔ اب کوئی شخص یہ عقیدہ رکھے کہ نبض نے اس کو مار دیا یا نبض اس کے مرنے کا سبب بنی تو یہ غلط ہے، درست عقیدہ یہ ہے کہ آدمی کے مرنے کے باعث نبض کی پوزیشن ساکن ہوئی۔ یہاں پر آدمی حالات و واقعات ہیں اور نبض ستارے اور سیارے۔

''فقہی دلائل''

علم النجوم کی تعریف علماء کرام کی نظر میں:۔ فتاویٰ شامی میں امام الفقہاء حضرت امام شامی رحمۃ اللہ علیہ علم النجوم کی تعریف یوں فرماتے ہیں کہ علم النجوم سے مراد ایسا علم ہے جس میں حوادث سفلیہ پر تشکلات فلکیہ سے استدلال کی معرفت ہو۔(یعنی ستاروں کی پوزیشن کے ذریعے زمین پر ہونے والے حالات وواقعات پر دلیل قائم کی جائے)۔

دلیل نمبر 1: فتاویٰ شامی کے اسی صفحہ پر امام شامی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ نجوم فی نفسہ اچھا ہے۔ مذموم نہیں ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں، ان میں سے ایک حسابی ہے اور یہ حق ہے اس بارے میں قرآن پاک ناطق ہے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ''سورج اور چاند حساب سے (چل رہے) ہیں۔'' یعنی ان کا گردش کرنا حساب سے ہے اور دوسری قسم استدلالی ہے اور یہ ستاروں کی گردش سے اور افلاک کی حرکت سے اللہ تعالیٰ کی قضاء قدر سے حوادثات پر استدلال کرنا ہے اور یہ جائز ہے جیسے طبیب نبض کی رفتار سے صحت اور مرض پر استدلال (نتیجہ اخذ کرنا) کرتا ہے۔ اگر وہ اللہ عزوجل کی قضاء وقدر سے استدلال نہیں کرتا یا خود غیب کا دعویٰ کرے تو اس کی تکفیر کی جائے گی۔

(فتاویٰ شامی، جلد 1، ص 33، مکتبہ رشیدیہ)

دلیل نمبر 2: شارح بخاری مفتی محمد شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں اگر یہ اعتقاد ہو کہ ستارے ہی بارش برساتے ہیں تو یہ اعتقاد کفر ہے اور اگر یہ اعتقاد ہو کہ بارش اللہ عزوجل کے حکم سے برستی ہے اور مختلف ستاروں کا طلوع وغروب اس کی علامت ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ اس لئے یہ کہنا کہ فلاں ستاروں کی منزل کی وجہ سے بارش ہوئی ممنوع ہے اور یہ کہنا کہ فلاں نچھتر (ستاروں کی منزل) میں بارش ہوئی، جائز ہے۔

(نزھۃ القاری، جلد 2، ص 495،496، فرید بک سٹال لاہور)

دلیل نمبر 3:۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فتاوی رضویہ میں فرماتے ہیں۔اس (علم النجوم) کا فن تاثیر (زائچہ اور پیشن گوئی کے حوالے سے) باطل ہے۔تدبیر عالم (جیسا کہ فرشتے کرتے ہیں کچھ رزق پر، کچھ ہواؤں پر، کچھ خلق کرنے پر اور کچھ روح قبض کرنے وغیرہ پر مقرر ہیں) سے کواکب کے متعلق کچھ نہیں کہا گیا اور نہ ان کے لئے (تدبیر عالم کے حوالے سے) کوئی تاثیر ہے۔غایت درجہ حرکات فلکیہ (ستاروں کا پوزیشن تبدیل کرنا) مثل حرکات نبض علامات ہیں۔

آیت نمبر 12:۔ ''اور کچھ نشانیاں ہیں اور وہ لوگ ستاروں سے راہ پاتے ہیں۔''

(سورۃ النحل، آیت نمبر 16)

(مزید فرماتے ہیں) نبض کا اختلاف اعتدال (یعنی نبض کی نارمل حالت میں بگاڑ پیدا ہو جانا) سے طبیعت کے انحراف (خرابی) پر دلیل ہوتا ہے۔مگر یہ انحراف (طبیعت کی خرابی) اس (نبض) کا اثر نہیں بلکہ یہ (نبض کا) اختلاف اس (طبیعت کی خرابی) کے سبب سے ہے۔اس علامت ہی کی وجہ سے کبھی اس کی طرف (علم النجوم کی طرف) اکابر نے نظر فرمائی ہے۔

آیت نمبر 13:۔ ''پھر ایک نگاہ (حضرت ابراہیم علیہ السلام نے) ستاروں پر ڈالی تو ارشاد فرمایا میں تو بلاشبہ بیمار ہوں۔''

(سورۃ الصّٰفّٰت، آیت نمبر 89)

حضرت عمر فاروق:۔ زمانہ قحط میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حکم دیا کہ باران (بارش) کیلئے دعا کرو اور منزل قمر کا لحاظ کرو۔

حضرت علی: سفر نہ کرو جبکہ چاند برج عقرب میں ہو۔

(فتاوی رضویہ، ج 23، ص 697، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

مذکورہ تینوں دلائل سے یہ بات صاف واضح ہورہی ہے جس کے متعلق شروع میں عقلی دلائل دیئے گئے کہ اگر زائچہ اور پیشن گوئی میں ستاروں کو ایک علامت کے طور پر رہنمائی حاصل کرنے کیلئے لیا جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے، نہ کہ ستاروں کے اثرات کے طور پر۔ یہی بات ہم قرآن کی آیات سے ثابت کرتے ہیں جو کہ زائچہ بنانے اور پیشن گوئی کرنے والے معاملے میں بہت بڑی دلیل ہیں۔

قرآنی آیات سے زائچہ کا ثبوت

آیت نمبر 14:۔ اور علامتیں اور ستاروں سے وہ (لوگ) راہ پاتے ہیں۔

(سورۃ النحل، آیت 16)

علماء کرام سے اس آیت کی تفسیر دو طرح سے منقول ہے۔

(1) قدیم زمانے میں جبکہ سائنس نے ابھی ترقی نہیں کی تھی اور نہ ہی لوگ سائنسی اشیاء کا استعمال کرتے تھے، تو اس زمانے میں لوگ بحر و بر میں راستہ تلاش کرنے کیلئے ستاروں کو علامتی طور پر یاد رکھتے تھے تاکہ اپنے علاقہ، شہر یا ملک کے راستہ سے بھٹک نہ جائیں۔

(2) دوسرے وہ لوگ جو ستاروں کو علامتی طور پر اللہ عزوجل کی قضاء وقدر کے ساتھ حوادثات پر استدلال کرتے ہیں اور علم النجوم سے فائدہ اٹھاتے یا اس کے مطابق تدابیر کرتے تھے اور ہیں۔

علماء کرام کی اکثریت پہلے پوائنٹ کے حق میں ہے اور اس آیت کا صرف اتنا مطلب لیتے ہیں کہ ستاروں کے ذریعے لوگ راستہ تلاش کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس آیت کا صرف اتنا ہی مطلب ہے۔ جبکہ ہم یہاں یہ ثابت کریں گے کہ اس آیت کا صرف اتنا مطلب نہیں ہے اور کچھ صدیوں پہلے اس آیت کی ایسی تفسیر درست تھی لیکن

موجودہ دور میں اس آیت کا صرف استاہی مطلب لینا بالکل نا مناسب ہے۔

حدیث نمبر 30:۔ کنز العمال میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: ''قرآن متعدد معانی رکھتا ہے۔''

(کنز العمال، جلد 1، ص 551، بیروت)

اور خود اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس آیت کا مطلب صرف راستہ تلاش کرنے کے حوالے سے بالکل بیان نہیں کیا بلکہ اس کو مثل حرکات نبض علامات قرار دیا ہے۔ جیسا کہ اس کا ذکر اوپر فقہی دلیل نمبر 3 میں تفصیلاً گزرا ہے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی بات کی وضاحت کیلئے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بیماری کے حوالے سے، حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طلب بارش کی دعا کرنے کے حوالے سے اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سفر کرنے کے حوالے سے ستاروں سے فائدہ اٹھانے کی مثالیں درج فرمائیں اور ثابت کیا کہ ستاروں سے ہم ہر قسم کے معاملات میں رہنمائی حاصل کر کے اس علم کے ذریعے فائدہ اٹھا سکتے ہیں اور تدبیر اختیار کر سکتے ہیں۔ جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فائدہ اٹھاتے ہوئے تدبیر اختیار کی اور کفار کے بتوں کو توڑ دیا تھا۔

اگر اس آیت کا مطلب راستہ تلاش کرنے کے حوالے سے لیا جائے تو موجودہ دور میں ہم پاکستان کی مثال لیتے ہیں کہ آج کے دور میں کوئی بھی پاکستانی خشکی پر رہتے ہوئے اپنے گھر، محلہ، شہر یا کہیں آنے جانے کیلئے ستاروں کو دیکھ کر راستہ تلاش نہیں کرتا ہے بلکہ گاڑی، موٹر سائیکل، بس، ویگن، ہوائی جہاز اور دیگر ٹرانسپورٹ کو استعمال کر کے مطلوبہ جگہ پہنچ جاتا ہے اور اگر رہنمائی کی ضرورت ہو تو لوگوں سے بذریعہ فون یا بالمشافہ یا سائن بورڈ وغیرہ کے ذریعے رہنمائی حاصل کرتا ہے۔ پانی والے راستوں میں نہر اور دریا کو عبور کرنے یا تفریحی مقامات پر کشتی رانی کرنے کیلئے بھی کوئی فرد ستاروں کا استعمال

نہیں کرتا ہے کیونکہ کنارہ نظروں کے سامنے ہوتا ہے اور بھٹکنے کا چانس نہیں ہوتا۔ باقی رہا سمندر، تو سمندر کے اندر کچھ لوگ راستہ بھٹکنے کی صورت میں ستاروں سے رہنمائی حاصل کرتے ہیں۔ اگر پاکستان کی کل آبادی 30 کروڑ فرض کرلیں تو اندازاً زیادہ سے زیادہ ڈیڑھ کروڑ یعنی 5 فیصد لوگوں کا تعلق کام کے سلسلے میں سمندر کے ساتھ رہتا ہوگا۔ ان پانچ فیصد میں سے دو فیصد لوگ بحری فوج کے فرض کرلیں، ایک فیصد وہ لوگ جو کناروں پر لوڈنگ ان لوڈنگ کرتے ہیں۔ ایک فیصد وہ لوگ جن کے پرائیویٹ یا ذاتی بحری جہاز، لانچیں یا اسٹیمر ہیں اور ایک فیصد عام لوگ جو مچھیرے یا غریب لوگ ہیں۔ کناروں پر لوڈنگ ان لوڈنگ کرنے والے ستاروں سے رہنمائی حاصل نہیں کرتے کیونکہ یہ کناروں پر رہتے ہیں سمندر کے اندر سفر نہیں کرتے ہیں۔ فوج کے دو فیصد لوگوں میں آبدوز والے تو ستاروں کو بالکل استعمال نہیں کرتے کیونکہ آبدوز سمندر کے اندر سفر کرتی ہے اور ان لوگوں کو آسمان نظر نہیں آتا۔ فوجی جنگی بحری جہازوں میں بھی کمپیوٹرائزڈ سائنٹفک احساس انڈیکیٹر اور جدید ترین آلات ہوتے ہیں جو اندر موجود کیپٹن کو دنیا کا نقشہ دکھار ہے ہوتے ہیں کہ جہاز کتنے طول بلد اور عرض بلد پر سفر کر رہا ہے اور کس ملک یا شہر کے قریب ہے۔ پرائیویٹ بحری جہازوں اور لانچوں وغیرہ میں بھی ایسا ہی کمپیوٹرائزڈ گائیڈنگ سسٹم موجود ہوتا ہے کہ کپتان کو جہاز کے عرشے پر آکر ستاروں کے ذریعے راستہ تلاش کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی ہے۔ باقی جو ایک فیصد مچھیرے بچتے ہیں اگر ان کے متعلق یہ قیاس کرلیا جائے کہ یہ تمام روزانہ ہی اپنے مخصوص راستے سے بھٹک جاتے ہیں (جو کہ ناممکن ہے) اور ستاروں کے ذریعے راستہ تلاش کر کے اپنے گھر یا مخصوص ٹھکانوں پر پہنچتے ہیں تو یہ لوگ بھی ستاروں سے 24 گھنٹوں میں سے صرف رات کے وقت رہنمائی حاصل کرسکتے ہیں کیونکہ دن کو ستارے نظر نہیں آتے۔ لہٰذا

ان ایک فیصد میں سے آدھے یعنی 0.5 فیصد لوگ رہ گئے کیونکہ ستاروں سے فائدہ 24 گھنٹوں میں سے 12 گھنٹے یعنی آدھے وقت میں اٹھا سکتے ہیں، ہر وقت نہیں۔ باقی 0.5 فیصد میں سے یہ لوگ رات کو اس وقت فائدہ اٹھا سکتے ہیں جب موسم صاف ہو، بادل یا دھند نہ ہو کیونکہ خراب موسم میں ستارے نظر نہیں آتے۔ اب موسمی حالات میں سے مزید ایک فیصد کم کر لیا جائے تو باقی 0.4 فیصد لوگ بچے۔ ان میں سے بھی اکثر قطب نما یعنی کمپاس استعمال کرتے ہیں اور اکثریت ایسے لوگوں کی ہے جو سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے مچھلیوں کا شکار کر کے کنارے پر واپس پہنچ جاتے ہیں۔ اگر یہ فرض کر لیں کہ 0.4 فیصد میں سے 0.1 فیصد لوگ کمپاس یعنی قطب نما استعمال کرتے ہیں اور 0.2 فیصد لوگ سورج غروب ہونے سے پہلے واپس اپنے ٹھکانوں پر پہنچ جاتے ہیں تو باقی 0.1 فیصد لوگ بچ گئے۔ یعنی 30 کروڑ کی آبادی میں سے صرف 30 ہزار لوگ، اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا یہ 0.1 فیصد لوگ روزانہ ہی اپنے راستے سے بھٹک جاتے ہیں۔ حالانکہ یہ بہت تجربہ کار لوگ ہوتے ہیں اور مچھلیاں پکڑنا ان کا روزانہ کا معمول ہوتا ہے اور ان کی ساری زندگی اس کام میں گزر جاتی ہے۔ یہ اتنی آسانی سے راستہ نہیں بھٹک سکتے۔ لیکن اگر ہم فرض کر لیں کہ یہ تمام 0.1 فیصد لوگ روزانہ ہی راستہ بھٹک جاتے ہیں اور ستاروں سے راہ پا کر واپس آتے ہیں تو ان کا یہ علم بھی صرف اپنے مخصوص علاقوں تک محدود ہوتا ہے۔ اگر ان تمام 0.1 فیصد لوگوں کو کراچی کے علاوہ پاکستان کے کسی دوسرے شہر مثلاً لاہور کے بھاٹی گیٹ پر کھڑا کر کے پوچھیں کہ آپ سب لوگ ستاروں کو دیکھ کر بتائیں کہ مسلم ٹاؤن، شاد باغ، جوہر ٹاؤن یا لاہور کینٹ کدھر ہے تو شاید ان 30 ہزار لوگوں میں سے ایک شخص بھی ستاروں کو دیکھ کر ان علاقوں کے متعلق نہیں بتا سکے گا۔

یہ پاکستان کا ذکر ہوا اور لندن میں تو سورج بہت کم نظر آتا ہے۔ وہاں زیادہ تر

بادل چھائے رہتے ہیں۔لوگ چھتریاں لے کر گھروں سے نکلتے ہیں، کیونکہ وہاں کسی بھی وقت بارش شروع ہو جاتی ہے۔لہٰذا ان لوگوں کیلئے تو راستہ تلاش کرنے والا علم بیکار ہے کیونکہ خراب موسم میں ستارے نظر ہی نہیں آتے۔دنیا میں بہت زیادہ ممالک ایسے بھی ہیں جن کا سارا رقبہ خشکی پر ہے ان کو سمندر کا ساحل لگتا ہی نہیں ہے۔لہٰذا ان ممالک کیلئے بھی یہ علم بیکار ہے۔کیونکہ آج کے سائنسی دور میں خشکی پر رہتے ہوئے کوئی شخص اپنے گھر گلی یا محلہ میں ستاروں کے ذریعے راستہ تلاش کرتے ہوئے نہیں پہنچتا ہے۔

ان ساری باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اگر پوری دنیا میں سے ایسے لوگوں کی تعداد نکالیں جو ستاروں کے ذریعے راستہ تلاش کرتے ہیں تو یہ پوری دنیا کی کل آبادی کے 0.001 فیصد لوگ بھی نہیں ہونگے۔یعنی آج کے دور میں اس آیت ''اور ستاروں سے وہ (لوگ) راہ پاتے ہیں۔'' کی 99.999 افادیت اور مقصد اس مطلب (راستہ تلاش کرنے) کے لحاظ سے تقریباً ختم ہو چکا ہے۔اگر ہم اس آیت کا صرف اتنا ہی مطلب نکالیں تو پھر تسلیم کرنا پڑے گا کہ قرآن کی بعض آیات کی افادیت اور تفسیر وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ کم ہوتی جا رہی ہے، جبکہ ایسا بالکل نہیں ہے۔بلکہ سچ بات تو یہ ہے کہ جس طرح حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے لئے ہر آنے والی حالت پہلے والی حالت سے بہتر ہے اور اللہ عزوجل جس طرح حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو ہر آن، ہر لحظہ، درجات میں بلندی، رفعت اور اعلیٰ مقام عطا فرما رہا ہے اسی طرح قرآن پاک (حضور علیہ الصلوۃ والسلام کا زندہ معجزہ ہے) کی ہر آنے والی گھڑی میں شان وتفسیر کم ہونے کی بجائے بڑھتی جا رہی ہے۔

اگر کوئی شخص قرآن کی کسی آیت کے ایسے معنی لیتا ہے جس سے قرآن کی تفسیر کم ہو رہی ہو تو وہ شخص اپنے علم پر نظر ثانی کر لے کیونکہ قرآن کی یہ خوبی بالکل نہیں ہے۔اس بات کی وضاحت کیلئے دلیل مندرجہ ذیل ہے۔

قرآن کی ہر آیت کی تفسیر وقت گزرنے کے ساتھ بڑھ رہی ہے

آیت نمبر15:۔ ''تو قسم ہے ان (ستاروں) کی جو الٹے پھریں، سیدھے چلیں تھم رہیں۔''

(سورۃ التکویر، آیت 15،16)

خزائن العرفان میں اس آیت کے تحت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ان سے مراد وہ پانچ تارے ہیں جن کو خمسہ متحیر کہا جاتا ہے۔ زحل، مشتری، مریخ، زہرہ، عطارد۔ علم نجوم والے اس بات کو بڑی اچھی طرح جانتے ہیں کہ یہ پانچ تارے کبھی بھی ہمیشہ سیدھی رفتار نہیں چلتے ہیں بلکہ یہ کبھی تھم جاتے ہیں اور کبھی الٹی رفتار چلنا شروع ہو جاتے ہیں۔ جس کو علم نجوم میں کسی ستارے کا رجعت کر جانا کہتے ہیں جبکہ چاند اور سورج ہمیشہ سیدھی رفتار چلتے ہیں، ان دونوں نے آج تک کبھی رجعت نہیں کی۔ چونکہ صحابہ کرام کے دور میں یہ پانچ تارے ظاہر تھے اس لئے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کا ذکر فرمایا، جبکہ آج کے دور میں مزید تین نئے ستارے یورینس، نیپچون اور پلوٹو دریافت ہو چکے ہیں۔ ان میں دو یورینس اور نیپچون غالباً اٹھارویں، انیسویں صدی کی دریافت ہیں ان دونوں کا ذکر فتاوٰی رضویہ میں بھی موجود ہے جبکہ پلوٹو بیسویں صدی میں دریافت ہوا۔ یہ تینوں ستارے بھی اپنی رفتار میں الٹے سیدھے چلتے ہیں۔ لہٰذا آج کے دور میں اوپر والی آیت کی تفسیر میں پانچ کی بجائے آٹھ تارے مراد لئے جائیں گے۔ یعنی زحل، مشتری، مریخ، زہرہ، عطارد، یورینس، نیپچون اور پلوٹو۔ لیکن بقول ماہرین علم النجوم کے ابھی دو تاروں کی دریافت باقی ہے کیونکہ برجوں کی تعداد بارہ ہے جبکہ ستارے دس ہیں (چاند اور سورج کو شامل کر کے)۔ جب باقی دو ستارے بھی دریافت ہو جائیں

گے یا اللہ عزوجل کے حکم کے مطابق ظاہر ہو جائیں گے تو پھر اس آیت کی تفسیر میں مزید اضافہ ہو کر 10 ستارے ہو جائیں گے اور علم النجوم مکمل ہو جائے گا، مطلب بارہ ستارے اور بارہ بروج اور آخری زمانے میں جب سورج بھی تھم جائے گا اور پھر رجعت کرنے یعنی الٹی رفتار چلنے کے بعد مغرب سے طلوع ہو گا تو اس آیت کی تفسیر میں گیارہ ستارے شامل ہو جائیں گے اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس آیت کی تفسیر مزید بڑھ جائے گی۔ چنانچہ،

حدیث نمبر 31:- بخاری و مسلم شریف کی حدیث کا مفہوم ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سورج کے چھپ جانے کے بعد ارشاد فرمایا ''کہ تم جانتے ہو یہ کہاں جاتا ہے۔'' میں نے عرض کی کہ اللہ عزوجل اور اس کا رسول ہی خوب جانتے ہیں آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: ''بے شک یہ چلتے چلتے عرش کے نیچے پہنچ کر (اللہ تعالیٰ) کو سجدہ کرتا ہے اور حسب عادت مشرق سے طلوع ہونے کی اجازت چاہتا ہے اور اسے اجازت دی جاتی ہے اور ایسا بھی ہونے والا ہے کہ ایک روز یہ سجدہ کرے گا اور اس کا سجدہ قبول نہ ہو گا اور اجازت چاہے گا اور اجازت نہ دی جائے گی اور کہا جائے گا، جہاں سے آیا ہے وہیں واپس لوٹ جا۔ چنانچہ (سورج الٹی رفتار چل کر) مغرب کی جانب سے طلوع کرے گا۔''

(بخاری شریف، ج 2، ص 221، کتاب بدء الخلق، فرید بک سٹال)

حدیث نمبر 32:- الدر المنثور میں ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ''مغرب سے طلوع ہو کر جب آفتاب بیچ آسمان میں پہنچ جائے گا تو واپس لوٹ جائے گا اور مغرب ہی میں غروب ہو کر بدستور مشرق سے نکلے گا۔''

(تفسیر در منثور، سورہ انعام، پ 8، آیت 158)

حدیث نمبر 33:۔ مسلم شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: ''کہ سورج کے مغرب سے نکلنے سے پہلے جو کوئی توبہ کرے گا اللہ عزوجل اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔''

(تفسیر درمنثور، سورہ انعام، پ8، آیت 158)

حدیث نمبر 34:۔ فتح الباری میں طبرانی کی ایک حدیث منقول ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ''کہ مغرب سے آفتاب طلوع ہونے کے بعد قیامت تک کسی (کافر) کا ایمان یا (کسی کی) توبہ قبول نہ ہوگی۔

(علامات قیامت، ص120، مکتبہ خلیل)

حدیث نمبر 35:۔ فتح الباری میں ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: ''کہ مغرب سے آفتاب طلوع ہونے کے بعد 120 سال انسان اور زندہ رہیں گے، پھر قیامت آئے گی۔

(تفسیر درمنثور، سورہ انعام، پ8، آیت 158)

حدیث نمبر 36:۔ حضرت صفوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: ''کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مغرب میں توبہ کا ایک دروازہ بنایا ہے جس کا عرض 70 سال کی مسافت ہے۔ یہ دروازہ اس وقت تک بند نہ ہوگا۔ جب تک سورج مغرب سے نہ نکلے'' پھر فرمایا: ''اللہ عزوجل کے ارشاد کا یہی مطلب ہے۔''

آیت نمبر 16:۔ جس روز تمہارے رب کی ایک نشانی آپہنچے گی۔ کسی ایسے شخص کا ایمان اس کے کام نہ آئے گا جو پہلے سے مومن نہ تھا یا اپنے ایمان میں اس نے نیک عمل نہ کیا تھا۔

(سورہ انعام، پ8، آیت 158)

(تفسیر درمنثور، سورہ انعام، پ8، آیت 158)

مذکورہ دلائل اللہ عزوجل کے کلام قرآن پاک کی حقانیت، جامعیت اور عظمت کو ظاہر کر رہے ہیں کہ سورج جو پوری زندگی میں ایک مرتبہ الٹی چال چلے گا، اللہ عزوجل کی کتنی بڑی نشانی ہے کہ توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا اور قیامت بالکل قریب آجائے گی۔ لوگوں کو ایسے حالات پیش آئیں گے کہ کسی کافر کا ایمان لانا قبول نہیں ہوگا اور نہ ہی کسی مسلمان کی گناہ کرنے پر توبہ قبول ہوگی۔ اس پر موجودہ دور میں باقی آٹھ ستاروں کو قیاس کر لیں کہ ان کی الٹی، سیدھی رفتار چلنا زمانے کے کیسے تغیر و تبدل کو ظاہر کرتا ہے اور لوگوں کے ساتھ کیسے مختلف معاملات پیش آتے ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان کی قسم کھائی۔ لیکن یہاں پر اس بات کا خیال رہے کہ یہ سب کچھ ان ستاروں کے اثرات نہیں ہیں بلکہ یہ ستارے دنیا میں ہونے والے حالات و واقعات کی نشانیاں یا علامتیں ہیں، جیسا کہ اوپر والی آیت میں اللہ عزوجل نے سورج کے مغرب سے طلوع ہونے کو نشانی فرمایا نہ کہ سورج کے اثر کی وجہ سے توبہ کا دروازہ بند ہوا یا سورج کے واپس پلٹنے کے اثر کے باعث قیامت قریب آئے گی۔ سورج کا رجعت کرنا ان حوادثات کو علامتی طور پر ظاہر کر رہا ہے۔ لہٰذا ایسے کہنے میں کوئی حرج نہیں ہے کہ زحل کی رجعت علامتی طور پر یہ ظاہر کر رہی ہے کہ اس ہفتہ یا سال بکر کے حالات بنتے بنتے بگڑ جانے اور بکر کو تمام معاملات میں مشکلات کا سامنا ہونے کے امکانات ہیں۔ اگر ہم اپنی پیشن گوئی یا زائچہ میں علامت اور امکانات جیسے الفاظ استعمال کریں تو شرعی طور پر ایسے فقرات پر کوئی گرفت نہیں ہے۔

لیکن اگر علم النجوم کا ماہر شخص یہ دعویٰ کرے کہ کسی ستارے مثلاً زحل کی رجعت کے اثر کے باعث یا اس کے پایہ کے اثرات کے باعث بکر کے حالات بگڑ چکے ہیں۔ بکر کو ہر معاملے اور کام میں ناکامی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے تو ایسے نظریات غلط ہیں۔ ایسے ہی

عقائد کے باعث علماء کرام ماہرین نجوم کو سخت بُرا سمجھتے ہیں اور عوام کا علم النجوم سیکھنے کو گمراہی در گمراہی قرار دیتے ہیں اور اس علم کے رد میں احادیث پیش کرتے ہیں۔ ان احادیث کا تفصیلی ذکر اس باب کے آخر میں ''مقدمہ'' والے ٹاپک میں دیکھیں اور یہ بھی درست ہے کہ ان غلط عقائد (باقی عقائد آگے بیان کئے جا رہے ہیں) کو اختیار کرتے ہوئے علم نجوم سیکھنا سخت گمراہی اور بے دینی کا سبب بن سکتا ہے۔ اس لئے علم نجوم کا شوق رکھنے والوں سے گزارش ہے کہ وہ اس باب میں بیان کردہ تمام نظریات کو اچھی طرح ذہن نشین کر کے کسی عالم دین سے رجوع کریں اور پھر علم نجوم سیکھیں۔ لیکن اگر کوئی ماہر نجوم کسی کا زائچہ ان نظریات کے تحت بناتا ہے کہ یہ زائچہ سازی علم الغیب نہیں ہے بلکہ صرف ایک ظنی علم ہے اور ستاروں، سیاروں کو صرف علامتی طور پر لیتا ہے اور جس شخص کا زائچہ بنایا، اس کو بھی یہ سب باتیں بتا دیتا ہے تو اس صورت میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ایسے نظریات کے تحت زائچہ بنانا جائز ہے۔ دلائل مندرجہ ذیل ہیں۔

اعلیٰ حضرت سے زائچہ کے ثبوت

زائچہ کے ثبوت کے طور پر کتاب حیات اعلیٰ حضرت، ''جس کے مصنف ملک العلماء محمد ظفر الدین بہاری ہیں اور اس کو جدید ترتیب مفتی محمد مطیع الرحمٰن رضوی نے دی'' سے کچھ واقعات پیش خدمت ہیں۔

واقعہ نمبر 8: ایک مرتبہ مولوی محمد حسین صاحب موجد طلسمی پریس کے والد صاحب مولوی غلام حسین صاحب تشریف لائے جو کہ علم النجوم میں کامل اور اس فن کے ماہر تھے اور فرمایا: (اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی سے) مولوی سنتے ہو۔ ''لاہور فتح، دہلی پر دھک۔'' اعلیٰ حضرت نے فرمایا: یہ کیسے؟ انہوں نے ایک زائچہ پیش کیا، جو تیار کر کے

لائے تھے۔اس کو اعلیٰ حضرت کے سامنے رکھ دیا۔آپ نے اس کو ملاحظہ فرما کر ارشاد فرمایا: یہ نہ ہوگا، بلکہ اس کا حاصل فقط تبدیل سلطنت ہے۔غلام حسین صاحب نے کہا: یہی ہو گا جو میں نے حکم لگایا ہے۔اعلیٰ حضرت نے فرمایا: مجھے اس سے اتفاق نہیں۔اس کا اثر میرے خیال میں یہ نہیں۔یہ سن کر غلام حسین صاحب خاموش ہو گئے اور تھوڑی دیر بعد مکان سے تشریف لے گئے۔مہینہ کے بعد دوبارہ تشریف لائے۔اعلیٰ حضرت نے دریافت فرمایا: کہیے حضرت کہاں لاہور فتح اور دہلی پر دھمک ہوئی۔انہوں نے کہا۔آپ کا حکم لگانا بھی غلط ہوا۔کہاں تبدیل سلطنت ہوئی؟ ارشاد فرمایا: سلطنت تو بدل گئی، پہلے ملکہ وکٹوریہ کی سلطنت تھی یعنی ولیم کے خاندان میں اور آج کل ایڈورڈ ہفتم بادشاہ ہیں۔ان کا خاندان دوسرا ہے۔داد یہال سے خاندان لیا جاتا ہے نہ کہ ننہال سے۔شرعاً نسب کا اعتبار باپ کی طرف سے ہوتا ہے، نہ ماں کی جانب سے۔تب مولوی غلام حسین خاموش ہو گئے۔ (حیاتِ اعلیٰ حضرت، ص 231، مکتبۃ المدینہ کراچی)

واقعہ نمبر 9:۔ علم النجوم کے ماہر مولوی غلام حسین سے متعلق دوسرا واقعہ یہ کہ ایک دن اعلیٰ حضرت کے پاس تشریف لائے تو اعلیٰ حضرت نے دریافت فرمایا: فرمایئے بارش کا کیا حال ہے، کب تک ہوگی؟ انہوں نے ستاروں کی وضع (یعنی پوزیشن لے کر) سے زائچہ بنایا اور فرمایا: اس ماہ میں پانی نہیں ہے، آئندہ ماہ میں ہوگا۔یہ کہہ کر زائچہ اعلیٰ حضرت کی طرف بڑھا دیا۔اعلیٰ حضرت نے زائچہ دیکھ کر فرمایا: اللہ کو سب قدرت ہے، چاہے تو آج بارش ہو۔غلام حسین صاحب نے کہا، یہ کیسے ہو سکتا ہے۔آپ ستاروں کی وضع کو نہیں دیکھتے؟ اعلیٰ حضرت نے فرمایا میں سب دیکھ رہا ہوں۔اپنی بات کی وضاحت کیلئے ان سے پوچھا، وقت کیا ہوا ہے؟ وہ بولے سوا گیارہ بجے ہیں۔فرمایا: 12 بجنے میں کتنی دیر ہے؟ غلام حسین صاحب بولے: پون گھنٹہ ہے۔اعلیٰ حضرت اٹھے اور سامنے

لگے ہوئے کلاک کی بڑی سوئی کو گھمادیا۔ فوراً ٹن ٹن بارہ بجنے لگے اور فرمایا: کہ آپ نے کہا تھا کہ بارہ بجنے میں ٹھیک پون گھنٹہ ہے مولوی غلام حسین بولے آپ نے اس کی سوئی کھسکا دی ورنہ اپنی رفتار سے پون گھنٹہ کے بعد ہی بارہ بجتے۔ اعلیٰ حضرت نے فرمایا: اسی طرح اللہ عزّ و جلّ قادر مطلق ہے کہ جس ستارے کو جس وقت چاہے، کہیں بھی پہنچادے، وہ چاہے تو ایک مہینہ، ایک ہفتہ کیا، ایک دن کیا؟ ابھی بارش ہونے لگے۔ اتنا زبان مبارک سے نکلنا تھا کہ چاروں طرف گنگھور گھٹا آئی اور بارش برسنے لگی۔

(حیاتِ اعلیٰ حضرت، ص 232، مکتبۃ المدینہ کراچی)

اعلیٰ حضرت نے زائچہ بنایا

حیاتِ اعلیٰ حضرت کتاب میں مولانا محمد ظفر الدین بہاری مزید فرماتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت نے مولانا مولوی محمد ابراہیم عرف جیلانی میاں کی ولادت کا زائچہ بنایا اور فن کے اعتبار سے اس پر احکام ثبت فرمائے، جو مستقل ایک رسالے کی شکل میں خود دست مبارک کا لکھا ہوا کتب خانہ میں موجود ہے۔ (حیاتِ اعلیٰ حضرت، ص 232، مکتبۃ المدینہ کراچی)

ملک العلماء محمد ظفر الدین بہاری کے متعلق یہ بتاتے چلیں کہ یہ اعلیٰ حضرت کے بہت ہی قابل شاگرد تھے۔ انہوں نے اعلیٰ حضرت سے بخاری شریف پڑھی اور فتاوٰی نویسی وغیرہ سیکھی۔ علم توقیت (یعنی قواعد کے ذریعے یہ معلوم کر لینا کہ سورج کب طلوع کرے گا اور نمازوں کے اوقات جان لینا) بھی اعلیٰ حضرت سے سیکھا۔ ملک العلماء ستر 70 سے زائد کتابوں کے مصنف تھے جو مختلف فنون اور موضوعات جیسے حدیث اور اصول حدیث، فقہ، اصول فقہ، سیرت، فضائل، تاریخ، مناقب، نصائح، صرف، نحو، منطق، فلسفہ، کلام، ہیئت، توقیت، تکسیر اور مناظرہ پر مشتمل ہیں اور ان کے شاگردوں کی تعداد لاکھ سے بھی اوپر ہے۔

''ایک اہم سوال''

اگر علم النجوم کے ذریعے احکام لگانا، زائچہ بنانا یا پیشن گوئی کرنا، ناجائز وحرام ہوتا تو اعلیٰ حضرت جیسے وقت کے امام ومجدد، جو شریعت کے معاملے میں اپنے قول وفعل اور فتاویٰ نویسی میں انتہائی حد تک حساس ومحتاط اور حق گوئی میں کسی سے نہ ڈرنے والی شخصیت تھے۔ کبھی بھی نہ تو حرام وناجائز کام یعنی علم النجوم سیکھنے کی طرف متوجہ ہوتے اور نہ ہی مولوی غلام حسین کے، ''لاہور فتح اور دہلی پر دھمک'' جیسے الفاظ کے جواب میں زائچہ کو مطالعہ کر کے اپنی پیشن گوئی کرتے، جو کہ بعد میں سچ ثابت ہوئی بلکہ ان کی اصلاح فرماتے اور حد تو یہ ہے کہ دوسرے واقعہ میں خود پوچھا کہ زائچہ بنا کر بتایئے، اس ماہ بارش ہوگی کہ نہیں۔ لیکن دوسرے واقعہ میں اپنی کرامت کے ذریعے یہ اصلاح ضرور کردی کہ یہ علم الغیب نہیں ہے۔ ستارے دنیا میں ہونے والے حالات وواقعات کو ظاہر کرنے والی علامتیں ہیں جو کہ اللہ عزوجل کے حکم سے ظاہر ہورہی ہیں مزید یہ کہ ملک العلماء جیسے فقیہی عالم دین نے اس کی تصدیق کردی کہ اعلیٰ حضرت ستاروں کے اثرات کے قائل تھے۔

لیکن یہاں پر ستاروں کے اثرات سے مراد، ستاروں کا سبب اور علامتیں ہونا ہے نہ کہ ان کی تاثیر نفسی۔ جس کی وضاحت پچھلے صفحات پر گزر چکی ہے۔ یہ بھی ثابت ہوا کہ اعلیٰ حضرت نے محمد ابراہیم رضا خان کا زائچہ بھی بنایا تھا۔ ستاروں کے متعلق دو باتیں یاد رکھیں، ایک یہ کہ ان کی روشنی یا شعاعوں کے اندر اللہ تعالیٰ نے اثرات رکھیں ہیں وہ اثرات کس طرح کے ہیں اس کا ذکر'' ستاروں کے اثرات'' والے ٹاپک میں ملاحظہ کریں جو آئندہ آگے بیان ہوگا۔ دوسری رہنمائی والے معاملے میں ان کے اثرات نہیں ہیں بلکہ یہاں پر ان کو بطور اسباب، علم یا علامتوں کے طور پر لیا جاتا ہے۔ جیسا کہ دنیا میں دوسرے سائنسی علوم موجود ہیں۔ اس علم (علم نجوم) کے ذریعے احکام لگائے جاتے ہیں۔

اعتراض:۔ آپ نے یہ خود ثابت کیا ہے کہ قرآن کی آیت'' اور ستاروں سے وہ

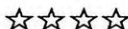
(لوگ) راہ پاتے ہیں" کی افادیت 99.999 فیصد ختم ہو چکی ہے۔ تو پھر یہ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ قرآن کی ہر آیت کی تفسیر وقت گزرنے کے ساتھ بڑھ رہی ہے؟

جواب:۔ قرآن پاک کے کسی ایک معنی میں اگر کسی آیت کی تفسیر ہمیں اپنی کم علمی کے باعث کم ہوتی ہوئی نظر آرہی ہے تو اس آیت کی افادیت کم نہیں ہو جاتی جبکہ اگر اس آیت کے دوسرے معنوں میں بہت زیادہ اضافہ ہو چکا ہو۔ بلا تشبیہ و بلا مثال مثلاً اگر ایک شخص کے پاس پندرہ روپے موجود ہوں اور وہ ان میں سے پانچ روپے خرچ کر لے، لیکن اس کو پچاس روپے کہیں سے مزید حاصل ہو جائیں تو اس شخص کے پاس باقی دس روپے نہیں بلکہ ساٹھ روپے بچیں گے۔ پس ایسے شخص کے متعلق ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ اس کے پاس موجود روپوں میں کمی آگئی ہے بلکہ ان روپوں میں اضافہ ہو کر یہ پندرہ سے ساٹھ ہو چکے ہیں۔ اسی طرح اگر پہلے لوگ کشتی وغیرہ میں ستاروں سے راستہ تلاش کرتے تھے تو اب ان راستہ تلاش کرنے والی علامتوں میں بہت زیادہ اضافہ ہو چکا ہے۔ راستہ تلاش کرنے کیلئے جدید ترین مشینری، جدید سائنسی آلات، نقشہ جات، علامات اور موبائل فون وغیرہ ایجاد ہو چکے ہیں۔ جن کے ذریعے راستہ تلاش کرنا بہت زیادہ آسان ہو چکا ہے۔ خلائی تعلیم (Space Science) کو سائنس کا درجہ دیا جا چکا ہے۔ دنیا کے بہت سے ممالک اپنے سٹیلائٹ خلاء میں بھیج چکے ہیں۔ جس کے باعث پوری دنیا خلائی سائنس کے ذریعے ایک گلوب پر اکٹھی ہو چکی ہے۔ اگر ہم صرف موبائل اور انٹرنیٹ کی مثالیں لیں تو روزانہ دنیا میں کروڑوں انسانوں کے لاکھوں دینی اور دنیاوی کام انٹرنیٹ اور موبائل کے ذریعے ہوتے ہیں۔ یہ لوگ ایک دوسرے سے رابطہ کرتے ہیں، مختلف معاملات میں رہنمائی حاصل کرتے ہیں، تعلیم حاصل کرتے، روزگار کرتے، دوسرے ممالک میں موجود اپنے لوگوں سے بات چیت کرتے، مختلف انٹرنیشنل کمپنیوں کے معاملات ڈیل ہوتے، کاروبار چلتے اور مختلف معاملات طے پاتے ہیں۔ انٹرنیٹ کا خاصا

تعلق خلاء میں موجود سیٹلائیٹ سے ہوتا ہے اور یہ سیٹلائیٹ صرف اس وقت صحیح کام کرتے ہیں جب یہ کسی ستارے کے مخصوص مدار میں داخل ہو کر، اس مدار میں حرکت کرنا شروع کر دیں۔ تب ہی اس سے پورا پورا فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ اگر آسمان پر ستارے یا سیارے نہ ہوں تو ان کے مدار بھی نہیں ہونگے اور سیٹلائیٹ بھٹکتا ہوا تا دور نکل جائے گا کہ اس سے فائدہ اٹھانا ناممکن ہو جائے گا۔ یہ سب کچھ ستاروں ہی کی وجہ سے ممکن ہو سکا ہے۔ کچھ جاسوس سیٹلائیٹ بھی خلا میں موجود ہوتے ہیں جو چھپے ہوتے ہیں اور دوسرے ممالک کی جاسوسی کرتے ہیں۔

گوگل ارتھ (Google Earth) ایک ایسا پروگرام ہے جو پہلے صرف افواج اپنے مخصوص خفیہ مقاصد کیلئے استعمال کرتی تھیں اب یہ عام ہو چکا ہے۔ یہ ہر آدمی کی پہنچ میں ہے۔ آپ قیمت ادا کر کے دنیا کے کسی بھی حصہ کو براہ راست دیکھ سکتے ہیں۔ مثلاً ایک شخص لاہور میں رہتا ہے تو یہ شخص گوگل ارتھ کے ذریعے امریکہ کے کسی شہر کے علاقے کی گلی میں موجود مکان کو براہ راست پاکستان میں اپنے گھر کے اندر بیٹھ کر دیکھ سکتا ہے کہ امریکہ میں موجود اس گھر سے نکلنے والا شخص کدھر جا رہا ہے۔ کونسے راستے سے جا رہا ہے، راستے میں کن کن لوگوں سے ملاقات کر رہا ہے۔ یہ سب کچھ آپ گھر بیٹھے دیکھ سکتے ہیں بشرطیکہ آپ رقم ادا کر سکتے ہوں۔ پرانے زمانے میں جو لوگ ستاروں سے راستہ تلاش کرتے تھے تو ان کا علم بہت ہی محدود تھا اور ان افراد کا بذات خود ان جگہوں پر موجود ہونا بھی ضروری ہوتا تھا۔ جبکہ آج کے زمانے میں ایک شخص گھر بیٹھے گوگل ارتھ کے ذریعے پوری دنیا کے ہر ملک کو نہ صرف تلاش کر سکتا ہے بلکہ اس کے ہر شہر، علاقے، محلے، گلی، مکان اور فرد کو براہ راست مشاہدہ بھی کر سکتا ہے۔ اسی کو تو رہنمائی حاصل کرنا اور راہ پانا کہتے ہیں۔

اس کے علاوہ علم النجوم کے ماہرین کا زائچہ بنا کر ستاروں کے ذریعے اپنے ہر قسم کے دینی و دنیاوی، ظاہر و باطنی معاملات میں رہنمائی حاصل کرنا یا دوسرے لوگوں کی رہنمائی کرنے والے معاملات بھی بہت زیادہ بڑھ چکے ہیں۔ اس علم میں بہت زیادہ وسعت اور لوگوں کا علم النجوم کی طرف رجحان پرانے زمانے کی نسبت اس دور میں بہت زیادہ بڑھ چکا ہے کیونکہ پرانے زمانے کی کل آبادی آج کے دور میں کسی بڑے ملک کی آبادی سے بھی کم ہوتی تھی۔ اگر اس آیت'' اور علامتوں اور ستاروں سے وہ لوگ راہ پاتے ہیں۔'' کی تفسیر موجودہ دور کے حوالے سے کی جائے اور یہ بیان کیا جائے کہ لوگ ستاروں سے کس طرح ظاہری اور باطنی مسائل میں رہنمائی حاصل کر رہے ہیں تو کئی صفحات مزید بھر جائیں۔ یہ صرف چند اشارات تحریر کئے گئے۔ ہر شخص سمجھ دار ہے اور تھوڑی سی غور وفکر کے بعد سمجھ جائے گا کہ ستارے ہماری زندگی میں کس حد تک داخل ہو چکے ہیں۔ ان کا انکار ناممکن ہے۔ ظاہری معنوں میں علم النجوم سے مراد ستاروں کا علم ہے اب چاہے اس کو علم ہیئت کہہ لیں، علم توقیت کہہ لیں، خلائی سائنس یا آسٹرولوجی کہہ لیں۔ یہ سب علم النجوم کے دائرہ کار میں آتے ہیں۔ صرف نام مختلف ہیں۔ لیکن خدا عزوجل کا کلام اتنا ہلکا نہیں ہے جتنا ہم نے سمجھ لیا ہے ہر قسم والی آیت کی تفسیر میں کئی کتابیں لکھی جا سکتی ہیں اور یہ بات ہر شخص یاد رکھے۔



باب نمبر 2، (حصہ دوم)

ستاروں کے اثرات

آیت نمبر 17:۔ ''سورج اور اس کی روشنی کی قسم اور چاند کی جب اس کے پیچھے آئے۔''

(سورہ شمس، آیت نمبر 1,2 پارہ 30)

اللہ تعالیٰ نے سورج کی روشنی میں بہت زیادہ اثرات اور ایسے راز پنہاں رکھے ہیں جن کا قیامت تک مکمل طور پر جاننا ممکن نہیں ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں سورج کی روشنی کی قسم کھائی۔ آگے بیان کردہ تمام ٹاپک اس آیت کی تفسیر کا ایک چھوٹا سا نمونہ ہے۔ سورج اور چاند کی روشنی کے اثرات مندرجہ ذیل ہیں۔

سورج، چاند اور دیگر ستارے اپنی شعاعوں کے ذریعے تمام اشیاء اور انسانی جسم میں نفوذ پذیر ہو کر ہمارے جذبات، احساسات، رنگ و روپ، عادات، مزاج اور نشو و نما پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ یہ بالکل ایسے ہی ہے جیسے مختلف قسم کی غذائیں کھانے سے ہمارے جذبات و احساسات اور مزاج میں تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے۔ چنانچہ اگر کوئی شخص فاسٹ فوڈ یا گرم تاثیر والی غذائیں باکثرت استعمال کرتا ہے تو ان غذاؤں کے باعث اس کے جذبات میں زبردست ہیجانی کیفیت پیدا ہو جائے گی۔ اس شخص کے ذہنی انتشار میں اضافہ ہوگا۔ ایسا شخص معمولی سی بات پر غصے میں آسکتا ہے۔

سورج کی روشنی کا پودوں پر اثر

یہ عام مشاہدے کی بات ہے کہ اگر کسی توانا و تندرست پودے کو ہوا دار کمرے کے اندر رکھ دیں جہاں سورج کی براہ راست روشنی نہ پہنچتی ہو تو یہ توانا و تندرست پودا چند

دنوں میں مرجھا کر ختم ہو جائے گا۔ حالانکہ اس کمرے میں مناسب ہوا کی آمدورفت بھی ہے اور روزانہ پودے کو پانی بھی دے رہے ہوتے ہیں۔

سورج کا جلد پر اثر

ایسے لوگ جو سورج کی روشنی میں براہ راست کام کرتے ہیں مثلاً مزدور، مستری، ٹھیکیدار وغیرہ ان لوگوں کے نہ صرف رنگ دفتر میں کام کرنے والوں کی نسبت زیادہ گندمی اور سانولے ہوتے ہیں بلکہ جسمانی طور پر بھی یہ دفتری کام کرنے والوں کی نسبت زیادہ مضبوط ہوتے ہیں۔

سورج کی وہ بیلٹ یا گزرگاہ جس پر سفر کرتے ہوئے یہ زمین کے گرد چکر مکمل کرتا ہے تو جو ممالک سورج کی اس گزرگاہ کے جتنے زیادہ قریب ہیں۔ ان ممالک کے لوگوں کے رنگ اتنے ہی زیادہ گہرے سانولے اور کالے ہیں مثلاً افریقہ زیادہ قریب ہے، لہٰذا اس ملک کے باشندے سورج کی روشنی کے اثر کے باعث زیادہ کالے ہیں۔ سری لنکا تھوڑی دور ہے، وہ افریقیوں کی نسبت کم کالے اور پاکستان اور انڈیا اس گزرگاہ سے مزید دور ہیں۔ لہٰذا ان کے باشندوں کے رنگ سری لنکا اور افریقہ کے لوگوں کی نسبت زیادہ صاف ہیں۔ یورپ کے علاقے بہت زیادہ دور ہیں اس لئے ان لوگوں کے رنگ بالکل ہی سفید ہیں۔ سورج کی اس دوری کے باعث انگریزوں میں جلد کے کینسر کا مرض افریقہ اور ایشیاء کی نسبت زیادہ ہے۔ جلدی کینسر سے بچنے کی تدبیر پر عمل کرتے ہوئے یہ لوگ کئی گھنٹوں تک ساحل سمندر پر مختصر لباس میں سورج کی براہ راست روشنی میں لیٹے رہتے ہیں۔ یہ صرف تفریح نہیں ہوتی بلکہ ان کی مجبوری بھی ہوتی ہے۔ کیونکہ اگر یہ ایسا نہ کریں تو جلد کے کینسر میں مبتلا ہو سکتے ہیں۔

سورج کی روشنی سے علاج ممکن ہے

زمانہ قدیم سے اہل طب سورج کی روشنی کے ذریعے مختلف رنگوں کا پانی تیار کرکے، اس پانی کو مختلف امراض کے علاج کیلئے استعمال کرتے رہے اور کررہے ہیں۔ پانی تیار کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اگر آپ سبز رنگ کا پانی تیار کرنا چاہتے ہیں تو سبز رنگ کی شیشہ کی بوتل لے کر اس میں پانی بھر کر، اس بوتل کو ایسی جگہ چھت وغیرہ پر رکھیں جہاں سورج کی براہ راست تیز روشنی کئی گھنٹوں تک اس بوتل پر پڑتی رہے۔ کچھ دنوں کے بعد بوتل میں موجود پانی کا رنگ سبز ہو جائے گا۔ اس سبز پانی کو مختلف بیماریوں کے علاج میں تجویز کیا جاتا ہے۔ تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

سبز رنگ کا پانی:۔ کالی کھانسی، ناسور، یرقان، آنکھوں کے امراض، سوزش، زخم، سرخی، درد وغیرہ، شدید قسم کا سر درد، شدید سر درد میں سبز رنگ کے پانی کے ساتھ سبز رنگ کی تیز شعاعیں پانچ سے دس منٹ تک سر پر ڈالی جائیں تو فوری آرام آجاتا ہے۔

سرخ رنگ کا پانی:۔ خسرہ، خون کی کمی، فالج، جریان، سرعت انزال، کینسر، نامردی.....وغیرہ۔

نیلا پانی:۔ رسولی کو تحلیل کرنا، جریان، خناق، ہائی بلڈ پریشر، نکسیر، چنبل، نمونیا، سکری، درد، پاگل پن، تشنج، خارش، گلے کی سوزش، ساتھ غرارے بھی کریں اور سکتہ میں۔

آسمانی رنگ کا پانی:۔ ملیریا بخار، بے خوابی، ہسٹریا، السر، اختلاج قلب، تشنج، بچھو کا کاٹنا، درد شقیقہ، کان کا بہنا، مرگی، دانت نکلنے کی تکالیف، سر چکرانا۔

زرد رنگ کا پانی:۔ آنتوں کا ورم، غیر ضروری طور پر بڑھا ہوا پیٹ، بد ہضمی، تبخیر معدہ، قبض، شوگر، سرسام، خنازیر، استسقاء۔

نارنجی رنگ کا پانی: ۔ دانت درد، بواسیر، قولنج، ہچکیں، دمہ، سوکھا پن، بال سفید ہونا اور جھڑنا۔

جامنی رنگ کا پانی: احتلام، جریان، لیکوریا اور حیض کے درد وغیرہ کیلئے استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ کالا پانی موٹاپہ دور کرنے کیلئے، بنفشی پانی کوڑھ کیلئے اور ارغوانی رنگ کا پانی ہذیان کی بیماری میں استعمال کیا جاتا ہے۔ ان پانیوں کے استعمال کے ساتھ متعلقہ رنگوں کی شعاعیں بھی متاثرہ حصوں پر ڈالی جاتی ہیں۔ جنکی بدولت مریض جلد صحت یاب ہو جاتا ہے۔ اب سورج کی روشنیوں سے تیار کردہ ان پانیوں کا استعمال کس مرض میں، دن میں کتنی مرتبہ اور کتنی مقدار میں کرنا چاہیے، یہ اس فن کا ماہر اپنے تجربے اور مشاہدے کی بنا پر تجویز کرتا ہے۔

سورج کی روشنی اور بالوں کے امراض

سورج کی روشنی سے بالوں کے کل جملہ امراض کو دور کرنے کیلئے ایک تیل تیار کیا جاتا ہے۔ جس کے استعمال سے بال لمبے، گھنے، مضبوط، چمکدار اور گرنا بند ہو جاتے ہیں۔ تیل تیار کرنا کا طریقہ یہ ہے کہ ایک نیلے رنگ کی شیشے یا پلاسٹک کی ایسی بوتل لیں جس میں سے روشنی با آسانی گزر سکے جیسے کولڈ ڈرنک کی بوتلیں ہوتی ہیں۔ اس بوتل میں تین حصے تلوں کا تیل بھر لیں اور ایک حصہ خالی رہنے دیں۔ بوتل کو بند کر کے روزانہ سورج کی تیز روشنی میں دو سے اڑھائی گھنٹے تک رکھیں۔ چالیس دن کے بعد تیل استعمال کیلئے تیار ہو جائے گا۔ اس کو عام تیل کی طرح استعمال کریں۔

سورج کی روشنی کا نومولود پر اثر

یہ بات بھی تجربہ شدہ ہے کہ اگر نومولود (نوزائیدہ بچہ) کو سورج کی براہ

راست شعاعیں نہ دلوائی جائیں تو اس کا رنگ ہر آنے والے دن کے گزرنے کے ساتھ ساتھ زرد ہوتا جاتا ہے اور بچے کی صحت کمزور ہوتی جائے گی۔ زیادہ دنوں کی تاخیر کے باعث بعض اوقات بچہ ایسی مہلک بیماریوں میں مبتلا ہو جاتا ہے جو اس کیلئے جان لیوا ثابت ہو سکتی ہیں۔ بچوں کو دھوپ نہ لگوانے کے باعث یہ مہلک بیماریاں پہلے ہی ماہ میں ظاہر ہو جاتی ہیں اور بعض اوقات چند ماہ کے بعد ظاہر ہوتی ہیں۔ اس لئے جب چند ماہ کا کوئی بچہ کسی خطرناک بیماری کے باعث ہسپتال میں داخل ہوتا ہے اور یہ بیماری موروثی بھی نہ ہو تو ڈاکٹر گھر والوں سے یہ ضرور پوچھتے ہیں کہ آپ نے بچے کی پیدائش کے بعد اس کو دھوپ لگوائی تھی کہ نہیں۔

سورج کا طلوع وغروب امراض کی کمی وزیادتی کا سبب

بعض امراض ایسے ہوتے ہیں جن کا تعلق سورج کے طلوع وغروب کے ساتھ ہوتا ہے۔ جیسے جیسے سورج کی روشنی بڑھتی ہے ان میں اضافہ ہوتا ہے اور سورج کے غروب ہونے کے بعد ان امراض میں کمی آجاتی ہے اور کچھ امراض سورج کے غروب ہونے کے بعد شدت اختیار کرتے ہیں اور دن کو ان میں افاقہ ہو جاتا ہے۔ جیسے بعض مریضوں کو سورج کی روشنی سے چکر آنا، الرجی ہو جانا، دل گھبرانا یا سوئیوں کے چبھنے کا احساس ہونا شروع ہو جاتا ہے اور سورج غروب ہونے کے بعد رات کو یہ لوگ پرسکون اور مطمئن رہتے ہیں۔

سورج کی روشنی سے تیار کردہ ہومیو پیتھک میڈیسن

اس ہومیو پیتھک دوائی کا نام سول Sol ہے۔ اس دوائی کی تیاری کیلئے شوگر آف ملک یا پانی کو سورج کی روشنی میں چند گھنٹے رکھا جاتا ہے اور اس دوائی کی طاقتیں تیار

کی جاتی ہیں۔اس دوائی کی انسانوں پر پرونگ (Proving) کرنے کے بعد،سر سے لیکر پاؤں تک بہت زیادہ علامات ظاہر ہوئیں ان میں سے صرف سر کی علامات مندرجہ ذیل ہیں۔

سر کی علامات:۔ شدید سر درد، درد، سر کے اوپر والے حصے سے لیکر پیشانی تک، چہرے میں دبانے والے احساس اور گرمی کے ساتھ اور رات کے وقت معدہ میں پریشانی کے ساتھ سر درد، دھوپ لگنے کے باعث سر میں درد، دماغ میں سوئیاں چبھنا، سر کے بائیں جانب درد، پیشانی میں ایسا درد جیسے یہ پھٹی جائے گی۔ دماغی محنت کے بعد سر ہلنے کا احساس، کسی صدمے کے باعث سر میں کمزوری ہو، سر کی چوٹی پر چھیلن کا احساس، سر اور گردن پر بے حد پسینہ، دماغی تحریک کے بعد سر میں ہلنے یا تیرنے کا احساس۔

اس کے علاوہ یہ دوائی ابتدائی کینسر، چھائیوں، ہلکی پھوڑوں، فالج، لو لگنے، آکلہ، زخم، نہ مندمل ہونے والے زخم، مہاسے، پیدائشی نشان اور عصبی تکالیف وغیرہ کو دور کرنے میں مفید ثابت ہو چکی ہے۔

(انسائیکلو پیڈیا آف ہومیو پیتھک ڈرگز، ص 786، مکتبہ دانیال، لاہور)

ہر نباتات اور حیوانات کی بقائے زندگی سورج سے ہے

علم النجوم کے ایسے یا ان اثرات کے متعلق مفتی احمد یار خان نعیمی تفسیر نعیمی کی جلد نمبر 11 میں سورہ یونس کی آیت نمبر 5 جو کہ علم النجوم کے متعلق ہے، فرماتے ہیں۔

قول نمبر 1: ہر نباتات اور حیوانات کی بقائے زندگی سورج سے ہے اور ہر دانہ اور پھل جو پیدا ہوتا ہے اور پکتا ہے اور ان کے اندر جو ذائقہ ہے وہ سورج کا فیض ہے۔ ان کے رنگ و بو میں جو فرق ہے وہ چاند کے باعث ہے۔ مزید فرماتے ہیں کہ بارہ برج

سورج کی مختلف منزلیں ہیں، جن میں سورج کے قیام کے باعث موسم پیدا ہوتے ہیں۔

نباتات اور حیوانات کی بقائے زندگی کیلئے پودے کی مثال، نومولود کی مثال اور یورپ کے لوگوں کی مثالیں پچھلے صفحات پر ملاحظہ کریں اور مزید وضاحت آگے بیان کی جائے گی۔

سورج کا موسموں پر اثر انداز ہونا

برج اصل میں مختلف ستاروں کے گروہ ہیں جو زمین سے سورج کی گزرگاہ کے بیک میں نظر آتے ہیں۔ ان برجوں یعنی ستاروں کے گروہوں میں ستاروں کی پوزیشن اس ترتیب سے ہوتی ہے کہ اگر ہم زمین سے ٹیلی سکوپ کے ذریعے دیکھیں تو یہ ہمیں شیر، ترازو، بچھو وغیرہ کی صورت میں نظر آتے ہیں، بالکل اسی طرح جیسے تاروں بھری رات میں آسمان پر سات ستاروں کا گروہ ہمیں سوالیہ نشان (؟) میں نظر آتا ہے۔ ستاروں کے ان گروہوں کو برجوں کا نام دیا گیا اور یہ برج جس طرح نظر آتے ہیں، ان شکلوں کو ان کی علامت قرار دیا گیا۔ یہی علامتیں ہم برجوں کے ناموں کے ساتھ اخباروں اور کتابوں میں دیکھتے ہیں۔ جب سورج اپنی گزرگاہ پر سفر کرتے ہوئے ان میں سے کسی برج کے سامنے آتا ہے تو ان ستاروں کے گروہ یعنی برج کی روشنی براہ راست سورج کی سطح پر پڑتی ہے۔ سورج اور برج کی روشنیاں مل کر زمین کی آب و ہوا اور اشیاء پر اثر انداز ہوتی ہیں جس کے باعث زمین پر موسم پیدا ہوتے ہیں۔ حقیقتاً موسم پیدا کرنے والا اللہ عزوجل ہے، لیکن سورج اور برج اسباب ہیں، بالکل اسی طرح جیسے بارش اللہ تعالیٰ برساتا ہے لیکن اس کا سبب بادل کو بنایا اور رات و دن کو ظاہر کرنے کا سبب سورج کو بنایا۔

سورج کے باعث نظام کا تبدیل ہو جانا

سورج کے مختلف برجوں میں قیام کے باعث، گرمی، سردی، خزاں و بہار کے موسم، پھل

اور سبزیوں کی نشو ونما وغیرہ شامل ہے۔ گرمیوں کی سبزیاں اور پھل، سردیوں کی سبزیوں اور پھلوں سے مختلف ہوتے ہیں۔ سورج کے مختلف برجوں میں قیام کے باعث کسی بھی ملک کا نظام مکمل طور پر تبدیل ہو جاتا ہے۔ مثلاً گرمیوں میں لوگ باریک اور ہلکے کپڑے پہنتے ہیں، سڑکوں اور بازاروں میں شربت فروخت ہوتا ہے۔ گھروں، دفتروں وغیرہ میں A.C، ایئر کولر اور پنکھے استعمال ہوتے ہیں۔ لوگ ٹھنڈی چیزوں کا استعمال کرتے ہیں۔ سردیوں میں لوگ گرم کپڑے پہنتے ہیں۔ جیکٹ اور سوئیٹر وغیرہ کا استعمال کرتے ہیں۔ سڑکوں اور بازاروں میں مشروبات کی جگہ سوپ، یخنی وغیرہ کے سٹال لگ جاتے ہیں۔ الغرض صرف ایک سورج کی پوزیشن کی تبدیلی کے باعث، اللہ عزوجل کے حکم سے تمام نظام تبدیل ہو جاتا ہے۔

سورج کی گردش ہی کے باعث ہم نمازوں کے اوقات کا استخراج کرتے ہیں۔ نمازوں کے اوقات سورج کی مختلف پوزیشنوں کے ٹائم ہیں کہ جب سورج فلاں درجے یا پوزیشن پر ہوگا تو ظہر کا وقت شروع ہوگا۔ اگر غروب ہو جائے تو مغرب کا وقت شروع، اگر طلوع کرے تو نماز فجر کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔ جبکہ اسلامی مہینوں، تہواروں جیسے شب برات، عید میلاد النبی اور عیدین وغیرہ کا تعلق چاند کے طلوع و غروب ہونے سے ہے۔

سورج کی الٹراوائلٹ شعاعیں

زمین سے 30 میل اوپر اوزون (Ozone) کی تہہ موجود ہے۔ جس کی وجہ سے سورج کی روشنی فلٹر ہو کر ہم تک پہنچتی ہے۔ اگر یہ اوزون کی تہہ موجود نہ ہوتو سورج کی براہ راست الٹراوائلٹ شعاعیں اتنی طاقتور، خطرناک اور مہلک ہیں کہ دنیا میں موجود تمام جانداران شعاعوں کے باعث ہلاک ہو جائیں۔

سورج کی طاقت کی ایک جھلک

محدب عدسے میں یہ خصوصیت ہوتی ہے کہ یہ اپنے میں سے گزرنے والی سورج کی شعاعوں کے پھیلاؤ کو ایک نقطہ پر اکٹھا کر دیتا ہے۔ آپ دو سے تین انچ سائز کا ایک محدب عدسہ اور ایک عام کاغذ لیں۔ کاغذ کو دھوپ میں رکھ کر محدب عدسے کو کاغذ کے ٹکڑے پر رکھنے کے بعد آہستہ آہستہ اوپر اٹھاتے جائیں۔ آپ دیکھیں گے کہ جیسے جیسے آپ عدسے کو اوپر اٹھاتے جائیں گے، ویسے ویسے اس محدب عدسے میں سے گزر کر کاغذ پر گرنے والی سورج کی روشنی کا پھیلاؤ کم ہوتا جائے گا۔ جب کاغذ پر سورج کی روشنی کا پھیلاؤ ایک نقطہ یا مسور کے دانے کے برابر رہ جائے تو محدب عدسے کو اسی پوزیشن پر پکڑے رکھیں۔ تقریباً ایک منٹ کے بعد آپ دیکھیں گے کہ سورج کی روشنی کے اثر کے باعث کاغذ کو آگ لگ جائے گی۔ اس سے معلوم ہوا کہ اگر دو سے تین انچ سورج کی روشنی کو ایک نقطہ پر اکٹھا کیا جائے تو یہ روشنی اتنی طاقتور ہو جاتی ہے کہ اس کے ذریعے کاغذ یا انسانی جسم وغیرہ کو جلا سکتے ہیں۔ لیکن اگر یہی عدسہ ایک فٹ مستطیل کا ہو اور جب اس میں سے گزرنے والی ایک فٹ سورج کی روشنی کو ایک نقطہ پر اکٹھا کریں گے تو یہ روشنی نہ صرف لکڑی کو آگ لگا دے گی بلکہ ہر قسم کے پلاسٹک کو بھی پگھلا دے گی۔ اگر ایک میل تک پھیلی ہوئی سورج کی روشنی کو اکٹھا کر لیا جائے تو اس کی طاقت کئی ٹن بارود سے بھی زیادہ ہو جائے گی اور اگر صرف لاہور شہر پر پھیلی ہوئی سورج کی روشنی کو اکٹھا کر لیا جائے تو یہ روشنی اتنی طاقتور ہو جائے گی کہ کسی پہاڑ کو چند سیکنڈ میں راکھ کا ڈھیر بنا دے اور سورج کی اس روشنی کی طاقت کے آگے اس وقت تک کے تمام ایجاد کردہ ہتھیار اور دفاعی ٹیکنالوجیز (Technologies) ہیچ ہو جائیں۔

سوال:۔ کیا سورج کے صرف اتنے ہی اثرات ہیں جو سائنس اب تک دریافت کر چکی ہے؟

جواب:۔ جی نہیں! سورج کے صرف اتنے اثرات نہیں ہیں جو سائنس دریافت کر چکی ہے ورنہ چند سال پہلے ہمیں یہ بات معلوم نہ ہوتی کہ سورج کی توانائی سے بجلی بھی پیدا کی جاسکتی ہے اور سولر سیل ایجاد نہ ہوتا۔ آئندہ آنے والے سالوں میں سولر ٹیکنالوجی اتنی عام ہو جائے گی کہ پٹرول، ڈیزل وغیرہ کا استعمال ختم ہو جائے گا اور ہر چیز سورج کی توانائی پر چلے گی۔

چاند کی روشنی کے اثرات

ستاروں اور سیاروں کی شعاعوں کے اثرات انسانی جسم، جذبات واعصاب وغیرہ پر کس طرح ہوتے ہیں۔ اس کے متعلق اس ٹاپک میں مزید وضاحت اہل تجربہ افراد کے بیانات کی روشنی میں چاند کے اثرات کے حوالے سے کریں گے۔

چاند کا بڑھنا اور گھٹنا امراض کی کمی وزیادتی کا سبب

بعض امراض کا تعلق چاند کے گھٹنے اور بڑھنے سے ہوتا ہے، خاص کر عورتوں کے مخصوص امراض اور دماغی امراض کا تعلق۔ جیسے کچھ پاگل چاند کی تیرہ اور چودہ تاریخ کو انتہائی جنونی ہو جاتے ہیں اور پندرہ تاریخ کے بعد نارمل ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔

ڈاکٹر کولن:۔ ☆ ڈاکٹر کولن بیان کرتے ہیں کہ بعض مریضوں میں کیڑوں کی تکلیفات پورے چاند پر بڑھتی ہیں۔

☆ گھیگھا کم وبیش گھٹتے ہوئے چاند پر کم ہوتا ہے۔

☆ اکثر خواب۔ بیداری یعنی جاگنے کا مرض چاند کے اثر کے باعث ہوا کرتا ہے۔

(انسائیکلو پیڈیا آف ہومیو پیتھک ڈرگز، ص1165، مکتبہ دانیال)

ڈاکٹر میبوریٹ:۔ ڈاکٹر میبوریٹ لکھتے ہیں کہ جلدی تکلیفات میں اکثر چاند کے اثر دیکھے جاتے ہیں۔انہوں نے ایک اکوتہ کا کیس بیان کیا کہ یہ اکوتہ ہمیشہ گھٹتے ہوئے چاند پر بڑھا کرتا تھا اور نئے چاند پر اس کی حالت انتہائی بُری ہو جاتی تھی۔ جوں جوں چاند بڑھتا، تکلیف کم ہوتی جاتی۔ یہاں تک کہ پورے چاند پر مریض کا جسم صاف معلوم ہوتا۔مزید فرماتے ہیں کہ سائیکوٹک مریض کی اعصابی تکلیف اکثر چاند کے زیر اثر آتی ہے۔

(انسائیکلو پیڈیا آف ہومیو پیتھک ڈرگز، ص1165، مکتبہ دانیال)

ڈاکٹر موڈیز:۔ ڈاکٹر موڈیز نے مشاہدہ کیا کہ ایک لڑکی کا پورا جسم نئے چاند پر متورم ہو جاتا تھا اور گھٹتے ہوئے چاند پر ورم بالکل جاتا رہتا تھا۔

(انسائیکلو پیڈیا آف ہومیو پیتھک ڈرگز، ص1165، مکتبہ دانیال)

ڈاکٹر گیل:۔ ڈاکٹر گیل لکھتے ہیں کہ بعض کمزور انسانوں کیلئے مہینہ کے دو حصے ہوتے ہیں۔ایک حصہ میں تکلیف بڑھتی ہے اور دوسرے میں کم ہوتی ہے اور یہ چاندنی راتیں اور اندھیری راتیں ہوتی ہیں۔

(انسائیکلو پیڈیا آف ہومیو پیتھک ڈرگز، ص1165، مکتبہ دانیال)

ڈاکٹر سوان:۔ ڈاکٹر سوان نے اپنے ایک مریض جس کے چہرے، گردن اور ہاتھوں میں بے حد ورم تھا اور متورم حصوں میں اعصابی درد تھے لونا میڈیسن (چاند کی کرنوں سے تیار کردہ میڈیسن) سے درست کیا۔

(انسائیکلو پیڈیا آف ہومیو پیتھک ڈرگز، ص1165، مکتبہ دانیال)

چاند کی کرنوں سے تیار کردہ ہومیو پیتھک میڈیسن

ہومیو پیتھک کی اس دوائی کا نام لونا (Lona) ہے۔ ڈاکٹر میگن نے خالص پانی کو چاند کی کرنوں کے سامنے چار گھنٹے تک رکھا اور اس کے بعد اس پانی سے دوائی کی طاقتیں تیار کیں۔ اس دوائی کو صحت مند انسانوں پر آزمایا گیا اور آزمائش کے دوران، دماغ، سر، آنکھ، منہ، سینہ، قلب، گردن، پیٹھ، معدہ، شکم، پاخانہ، مثانہ، مخصوص خواص، آلات تناسل زنانہ، جلد، نیند، بخار وغیرہ کی کئی علامات یا بیماریاں ظاہر ہوئیں۔ ان ظاہر ہونے والی بیماریوں میں یہ میڈیسن بڑی کامیابی کے ساتھ استعمال کی جاتی ہے۔ یہاں پر صرف دماغ کی علامات تحریر کی جارہی ہیں۔

دماغی علامات:۔ اگر مریض سے بات کی جائے تو چڑ چڑا پن پیدا ہو، مریض اکیلا رہنا چاہے، دماغ صاف نہ ہو، دماغی اور جسمانی محنت کی رغبت نہ ہو، غمگین اور پست حوصلہ ہو، گرم ملک میں دماغی قوی خصوصاً باتوں کو سمجھنا اور یاد رکھنا اور خیالات کو ظاہر کرنا ماؤف ہو جائے۔ (انسائیکلوپیڈیا آف ہومیو پیتھک ڈرگز، ص 1165، مکتبہ دانیال)

چاند اور مرگی:۔ اگر پورے چاند پر مرگی کے مریض کی تکلیفات بڑھتی ہوں تو سلیشیا میڈیسن سے مرگی کا یہ مریض ٹھیک ہو جاتا ہے۔ اگر کسی بھی بیماری کی علامات پورے چاند پر بڑھتی ہوں تو سپانجیا (Spongia) میڈیسن سے مریض ٹھیک ہو جاتا ہے۔

چاند کی روشنی اور برص کا مرض

حضرت علی:۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول مبارک ہے کہ چاندنی رات میں برہنہ لیٹنا برص پیدا کرتا ہے اور کپڑا دھو کر جب چاندنی میں پھیلایا جائے تو رنگ اسکا تبدیل ہو جاتا ہے۔ (امام بونی، شمس المعارف، ص 63، شبیر برادرز)

ننگے جسم سے مراد یہ ہے کہ جیسے کئی لوگ گرمیوں میں صرف تہبند باندھ کر چھت پر سو جاتے ہیں، خاص کر چاند کی 12 سے 16 تاریخوں میں، کیونکہ ان تاریخوں میں چاند کی روشنی کافی تیز ہوتی ہے۔

اعتراض:- بعض لوگ اس روایت پر اعتراض کرتے ہیں کہ یہ ضعیف ہے لہٰذا اس کا بیان کرنا مناسب نہیں۔

جواب:- یہ روایت اگرچہ ضعیف ہے مگر ہم اس کو درست تسلیم کریں گے کیونکہ اس میں خلاف شریعت کوئی بات نہیں ہے۔ ستاروں کی روشنیوں میں اللہ تعالیٰ نے اثرات رکھے ہیں یہ بات سائنس بھی ثابت کر چکی ہے اور آیت میں بھی اللہ تعالیٰ نے سورج کی روشنی کی قسم کھائی اور دیگر تحریر کردہ مثالوں سے بھی یہ بات ثابت کر دی گئی ہے کہ ستاروں کی روشنیوں میں اثرات ہیں۔ لہٰذا ہم اس روایت کا انکار نہیں کریں گے اور نہ ہی اس کا تجربہ کر کے برص کے مرض میں مبتلا ہونے کا خطرہ مول لیں گے۔ جیسا کہ ایک محدث کے واقعے کا مفہوم ہے کہ ان کو برص ہو گیا کیونکہ انہوں نے ایک ضعیف حدیث کے خلاف عمل کرتے ہوئے بدھ والے دن ناخن کاٹ لئے تھے اور یہ محدث برص کے مرض میں مبتلا ہو گئے تھے۔ کافی عرصہ تکلیف اٹھانے کے بعد ایک دن خواب میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت ہوئی تو عرض گزار ہوئے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ''کیا تمہیں میری حدیث معلوم نہیں تھی۔'' جواب دیا: معلوم تھی لیکن میں نے اس کو ضعیف جانتے ہوئے بدھ والے دن ناخن کاٹ لیے۔ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: ''چاہے ضعیف تھی لیکن تھی تو حدیث۔''

یہاں یہ بات بھی قابل نوٹ ہے کہ چاند کی اپنی کوئی روشنی نہیں ہوتی۔ چاند سورج سے روشنی حاصل کرتا ہے۔ سورج کی روشنی جب چاند کی سطح سے ٹکرا کر منعکس ہوتی

ہے تو اس کا اثر تبدیل ہو جاتا ہے۔ اگر کوئی شخص سارا دن برہنہ جسم سورج کی روشنی میں رہتا ہے تو اس کو برص نہیں ہوگا جبکہ چاند کی روشنی کے باعث ایسا ہو سکتا ہے۔ پھلوں کے رنگ و بو میں فرق سورج کے باعث نہیں بلکہ چاند کی روشنی کے باعث ہے۔ لیکن درحقیقت چاند کی روشنی سورج کی روشنی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ جب سورج اور دیگر ستاروں کی روشنیاں آپس میں ملتی ہیں یا دوسرے ستاروں، سیاروں پر پڑتی ہیں تو مزید نئی روشنیاں پیدا ہوتی ہیں۔ جن کے اشیاء پر اثرات بھی مختلف ہوتے ہیں۔

چاند اور شب بیداری

ڈاکٹر کولن ایک پندرہ سال کے نوجوان کا کیس بیان کرتے ہیں۔ اس لڑکے کو پاگل خانے میں صرف اس لئے بھیج دیا گیا کہ یہ چاند کے طلوع ہونے پر آنکھیں بند کئے چھت پر چلا جاتا تھا اور پوری رات چاند غروب ہونے تک اسی حالت میں ہی رہتا، صبح اس کو کچھ بھی یاد نہ رہتا تھا۔ پاگل خانے والوں نے ان کو ایک ایسے کمرے میں رکھا جہاں چاند کی روشنی نہیں آسکتی تھی۔ مگر جوں ہی چاند طلوع ہوتا یہ لڑکا بستر سے نکلتا اور آنکھیں بند کئے چھت پر پہنچ جاتا اور اگر کمرے کا دروازہ بند ہوتا تو کمرے کی کھڑکیوں کے راستے باہر نکل جاتا، ایک دفعہ تین محافظوں نے پکڑ لیا اور کمرے میں واپس لے آئے، جہاں وہ اس وقت سو سکا جب چاند غروب ہوگیا۔ بیدار ہونے کے بعد اس کو کچھ یاد نہ رہا تھا۔

پورے چاند پر سمندر کا طوفانی ہونا

چاند کی 13,14 تاریخ کو سمندر بھی انتہائی طوفانی ہو جاتا ہے۔ جس کا تجربہ اور مشاہدہ ساحل سمندر کے پاس رہنے والوں اور سمندر پر کام کرنے والوں کو ہر ماہ بخوبی ہوتا رہتا ہے۔ آج تک سائنسدان اس کی صحیح وجہ دریافت نہیں کر سکے کہ چاند کی ان مخصوص تاریخوں میں سمندر کے مد و جزر میں اتنا زبردست تغیر کیسے پیدا ہو جاتا ہے اور

جس دن انہوں نے یہ راز جان لیا تو سائنسدان ایسی مشین تیار کریں گے۔ جس کے ذریعے کسی بھی ملک کے سمندر میں اپنی مرضی کا مصنوعی طوفان برپا کر کے، دشمن ملک کو مشکلات میں مبتلا کر سکیں۔

شعاعوں کا سمندر

قدرتی شعاعوں کے علاوہ ہمارے اردگرد کروڑوں مصنوعی شعاعوں کا جال بھی پھیلا ہوا ہے۔ یہ مصنوعی لہریں اتنی طاقتور ہیں کہ ان کے اندر نہ صرف اربوں افراد کی آوازیں بلکہ تصاویر بھی محفوظ ہیں۔ اگر ہم صرف ٹی۔ وی کی مثال لیں تو دنیا میں ہزاروں ٹی۔ وی چینلز (Chanals) موجود ہیں۔ جو بیک وقت اپنی نشریات پوری دنیا میں بذریعہ شعاعیں نشر کر رہے ہیں۔ اگر کسی کے پاس اس کا رسیور یعنی ڈش انٹینا موجود ہو تو اس ڈش کا رخ کسی ایک سمت میں کر کے ٹی۔ وی پر چینلز کی تعداد چیک کریں تو یہ تقریباً 200 ہوگی۔ اگر اس ڈش کو مزید ایک ڈگری گھمائیں تو مزید نئے چینلز سامنے آجائیں گے۔ اسی طرح ڈش کو ایک ایک ڈگری گھماتے ہوئے 360 ڈگری تک لے جائیں تو ٹی۔ وی ہزاروں چینلز کیچ کرے گا۔ اب ان ہزاروں چینلز پر لاکھوں، کروڑوں افراد بمعہ اپنی آوازوں اور تصویروں کے موجود ہوتے ہیں۔ ان ہزاروں چینلز کی لہریں یا شعاعیں ہر وقت ہمارے اردگرد غیر مرئی طور پر موجود ہوتی ہیں۔ ان شعاعوں کو ہم دیکھ نہیں سکتے اور نہ ہی ہمیں ان لہروں میں موجود آوازیں اور تصویریں بغیر ٹی۔ وی کے سنائی اور دکھائی دیتی ہیں۔ اس کے علاوہ کسی بھی ملک میں لاکھوں افراد بیک وقت موبائل فون کے ذریعے ایک دوسرے سے رابطہ میں ہوتے ہیں۔ یہ شعاعیں بھی بمعہ ان افراد کی آوازوں کے ہمارے اردگرد موجود ہوتی ہیں جن کو ہم محسوس نہیں کر سکتے۔ مزید پوری دنیا میں کروڑوں افراد بیک وقت سٹیلائٹ کے ذریعے موبائل فون پر بات چیت کر رہے ہوتے ہیں۔ ان کی کروڑوں شعاعیں بھی ہم پر ہر وقت برس رہی ہوتی ہیں۔ اس کے

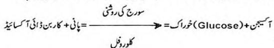
علاوہ انٹرنیٹ، جاسوس اور پرائیویٹ سٹیلائٹ، پوری دنیا میں موجود ریڈیو چینلز کی لہریں بھی ہمارے اردگرد موجود ہوتی ہیں۔ اس کے علاوہ سورج، چاند اور دیگر ہزاروں ستارے، جن کی شعاعیں زمین پر اثر انداز ہو رہی ہوتی ہیں ان کو بھی اوپر بیان کردہ مصنوعی شعاعوں میں شامل کر لیا جائے تو یہ شعاعوں کا سمندر بن جائے گا جس میں ہم اور دنیا کی ہر چیز ہر وقت ڈوبی ہوئی ہے۔

کچھ مصنوعی شعاعیں ایسی ہیں جن کے ذریعے ہم اشیاء کو کنٹرول کرتے ہیں مثلاً بچوں کے وائرلیس کھلونوں کے ریموٹ کنٹرول، ٹی۔وی، اے۔سی، ایمرجنسی لائٹس کو آن، آف کرنے والے ریموٹ کنٹرول وغیرہ۔ اب تو انسان نے ایسی طاقتور شعاعیں ایجاد کر لیں ہیں جو اتنے بڑے ڈارون جہاز کو میلوں کی دوری سے کنٹرول کر لیتی ہیں۔ کچھ شعاعیں میڈیکل میں مختلف بیماریوں کے علاج کیلئے استعمال کی جاتیں ہیں۔ مثلاً موتیا بند کا علاج، رسولی کو تحلیل کرنا، کینسر، مختلف قسم کے ناسور یا زخموں کو مندمل کرنے کیلئے بھی شعاعوں کا استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ مختلف قسم کے ٹیسٹ جیسے X.Rays، الٹرا ساؤنڈ، سی۔ٹی سکین وغیرہ میں بھی مختلف ریز (Rays) استعمال کی جاتی ہیں۔ مزید یہ کہ ریز ٹیکنالوجی سے بننے، چلنے اور کنٹرول ہونے والی بہت سی ایجادات اور اشیاء ایسی ہیں جن کا پوری دنیا میں استعمال ہو رہا ہے۔ انسان کی ایجاد کردہ ان مصنوعی شعاعوں میں اتنی طاقت اور افادیت موجود ہے کہ پوری دنیا کے لوگ ان ریز سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ لیکن اللہ عزوجل ان کی قسم نہیں کھائی ہے۔ اس سے اندازہ لگالیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان ستاروں، چاند اور سورج کی روشنیوں یا شعاعوں کے اندر کتنے زبردست اثرات، کتنی افادیت اور کتنی طاقت پیدا کی ہے۔ لیکن بات یہی ختم نہیں ہو رہی ہے۔ اب تک کے دریافت شدہ حقائق میں سے صرف چند یہاں بیان ہوئے اور ستاروں سے متعلق مزید حقائق دریافت ہونا ابھی باقی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے نظام شمسی کے باقی سیارگان میں بھی ایسے اثرات رکھے ہیں جو ہم پر اثر انداز ہوتے ہیں۔لیکن صرف سورج اور چاند کی مثالیں اس لئے دی گئیں کہ ان کا مشاہدہ عام ہوتا ہے جن کیلئے کسی ثبوت کی ضرورت نہیں۔

اعتراض:۔ آپ نے مفتی احمد یار خان نعیمی کا جو قول بیان کیا ہے کہ ''ہر نباتات اور حیوانات کی بقائے زندگی سورج سے ہے۔'' یہ قول غلط ہے کیونکہ اگر کسی پودے کو دھوپ میں رکھنے کے بعد پانی نہ دیا جائے تو یہ پودا کچھ عرصہ کے بعد ختم ہو جائے گا۔اگر اس پودے کو شیشے کے جار میں بند کر کے دھوپ میں رکھ دیں تو ہوا نہ ملنے کے باعث بھی پودا ختم ہو جائے گا۔اسی طرح اگر کسی جاندار کو پانی نہ ملے تو وہ کچھ دنوں کے بعد ختم ہو جائے گا اور اگر اس کا سانس بند کر دیا جائے تو بھی چند منٹ کے بعد مر جائے گا۔لہٰذا یہ کہنا غلط ہے کہ ہر جاندار کی بقائے زندگی سورج سے ہے کیونکہ چمگادڑ اور اُلو تو سورج غروب ہونے کے بعد ہی نکلتے ہیں۔لہٰذا صحیح قول یہ ہے کہ ہر جاندار کی بقائے زندگی ہوا اور پانی سے ہے۔

جواب:۔ کسی بھی نباتات کیلئے ہوا اور پانی سورج کی روشنی کے بغیر بیکار ہیں۔پودے بطور ہوا کاربن ڈائی آکسائیڈ اور پانی کے ذریعے اپنی خوراک تیار کرتے ہیں اور نشو ونما پاتے ہیں۔لیکن ان دونوں کاربن ڈائی آکسائیڈ اور پانی کا پودوں کیلئے جزو بدن ہونے کیلئے سورج کی روشنی کا ہونا ضروری ہے۔سائنسی اصلاح میں اس کو فوٹوسینتھسز (Photosynthesis) کا عمل کہتے ہیں۔جس کا فارمولہ مندرجہ ذیل ہے۔



نباتات میں فوٹوسینتھسز کے عمل کیلئے سورج کی براہ راست روشنی کی موجودگی

ضروری ہے۔ پودے، سورج کی روشنی میں ہوا سے کاربن ڈائی آکسائیڈ اور زمین سے پانی جذب کرتے ہیں اور ردعمل میں آکسیجن گیس خارج کرتے، اپنی خوراک تیار کرتے اور نشوونما پاتے ہیں۔ اس لئے اگر کسی پودے کو کمرے کے اندر رکھ دیا جائے تو وہ مرجھا کر ختم ہو جاتا ہے۔ کیونکہ سورج کی براہ راست روشنی نہیں پہنچتی ہے اور نتیجتاً پودے ہوا اور پانی کو جذب نہیں کر پاتے اور مرجھا جاتے ہیں۔ یہ بالکل ایسے ہی جیسے انسان کو کھانے اور سانس لینے کیلئے منہ اور ناک کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر ان دونوں کو بند کر دیا جائے تو خوراک، پانی اور ہوا انسان کے اندر نہیں جاسکیں گیں اور انسان مرجائے گا۔

نباتات کے علاوہ باقی جانداروں کیلئے سورج کیوں ضروری ہے؟ اس کیلئے اگر ہم صرف پاکستان کی مثال لیں تو سردیوں کے موسم میں پاکستان کے کچھ شہروں کا درجہ حرارت 8- سے 12- سینٹی گریڈ تک چلا جاتا ہے اور پاکستان میں سیاچن کے مقام پر درجہ حرارت سارا سال اتنا کم رہتا ہے کہ وہاں موجود فوجی دستے کو ایک یا دو ماہ کے بعد تبدیل کر دیا جاتا ہے ورنہ اتنی احتیاطی تدابیر (گرم خوراک، لباس اور آگ وغیرہ کے استعمال) کے باوجود ان فوجی نوجوانوں کی موت واقع ہو جائے۔ جبکہ بحرِ منجمد شمالی میں ہر وقت برف جمی رہتی ہے۔ اس علاقے میں کسی جاندار کا زندہ رہنا ناممکن ہے۔ دنیا میں سورج کے روزانہ طلوع ہونے کے باوجود پاکستان کے کسی شہر کا درجہ حرارت 10- یا 12- تک چلے جانا اور بحرِ منجمد شمالی کا درجہ حرارت کا اتنا کم رہنا کہ وہاں زندگی ناممکن ہو تو اس سے آپ اس بات کا اندازہ لگا لیں کہ اگر دنیا سے سورج کا وجود ختم ہو جائے تو دنیا کا درجہ حرارت اس حد تک کم ہو جائے گا کہ تمام جانداروں کے جسم میں گردش

کرنے والا خون ایک سیکنڈ سے بھی کم عرصے میں جم جائے گا اور ہر جاندار کی موت واقع ہو جائے گی۔ خوراک اور پانی نہ ہونے کے باعث کسی جاندار کو ہلاک ہونے میں کچھ دن چاہئیں اگر سانس بند کر دیا جائے تو پھر بھی مرنے کیلئے چند منٹ درکار ہیں۔ لیکن سورج کی عدم موجودگی کے باعث ہر جاندار کی ایک سیکنڈ میں موت واقع ہو جائے گی۔ لہٰذا جانداروں کیلئے پانی اور خوراک سے زیادہ ضروری سورج کا وجود ہے۔ اس لئے مفتی احمد یار خان نعیمی کا قول ''کہ ہر نباتات اور حیوانات کی بقائے زندگی سورج سے ہے۔'' بالکل درست ہے۔

☆☆☆☆

باب نمبر 2 (حصہ سوئم)

ستاروں کے متعلق سعد ونحس کا نظریہ

علم نجوم کے متعلق دوسرا غلط نظریہ جو عوام میں مشہور ہے کہ فلاں ستارے کی نحوست کے باعث اس شخص کے ساتھ بُرا ہو رہا ہے تو یہ بھی غلط ہے۔ ستارے سعد یا نحس نہیں ہوتے یا ان کی نحوست نہیں ہوتی ہے۔ مثلاً آگ چیزوں کو جلاتی ہے یہ اس کا اثر ہے تو اب آگ کے متعلق یہ عقیدہ رکھنا کہ آگ کی نحوست کے باعث کسی کے گھر میں آگ لگ گئی یا کوئی آدمی جل کر مر گیا یا کوئی نقصان ہو گیا اور جب آگ سعد ہوتی ہے تو دنیا میں مزے مزے کی ڈشیں اور کھانے تیار ہوتے ہیں یا اس کا سعد اثر جب کسی شخص پر پڑتا ہے تو یہ فرد آگ میں پکے ہوئے لذیذ کھانے کھاتا ہے اور طرح طرح کے ذائقوں سے لطف اندوز ہوتا ہے، تو کیا ایسے شخص کا نظریہ ٹھیک ہے؟ بالکل نہیں۔ اسی طرح ستاروں کے اثرات ہیں، جس کی تفصیل ''ستاروں کے اثرات'' والے ٹاپک میں گزر چکی ہے کہ یہ کس طرح اثر انداز ہوتے ہیں۔ مگر ان اثرات کو ہم سعد یا نحس نہیں کہیں گے۔ جیسا کہ اسی باب کے حصہ اوّل میں گزرا کہ جب سورج مغرب سے طلوع ہوگا تو کسی کافر کا ایمان لانا اور کسی کی توبہ قبول نہیں ہوگی اور 120 سال کے بعد قیامت آجائے گی۔ یہاں پر ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ سورج کے رجعت کرنے کے باعث اس کے نحس اثرات ظاہر ہوئے اور ان نحس اثرات کی وجہ سے قیامت قریب آگئی اور اگر سورج کے یہ نحس اثرات دنیا پر نہ پڑتے تو قیامت بھی قریب نہ آتی بلکہ اللہ تعالیٰ نے سورج کے مغرب سے طلوع ہونے کو قرآن پاک میں ایک نشانی فرمایا۔ نحوست انسان کے اپنے گناہوں اور اللہ عزّ وجل کی نافرمانی کے باعث ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے۔

آیت نمبر 18:۔ ''اور تمہیں جو مصیبت پہنچی وہ اس کے سبب سے ہے جو تمہارے ہاتھوں نے کمایا اور بہت تو اللہ تعالیٰ معاف فرما دیتا ہے۔'' (سورہ شوریٰ، آیت 30)

اللہ عزوجل کی نافرمانی، ظلم و زیادتی، بے حیائی، شراب، جوا، نماز نہ پڑھنا وغیرہ جیسے گناہ انسان کرتا ہے تو ان گناہوں کے باعث قدرت کی طرف سے اس پر نحوست طاری ہو جاتی ہے اور روزمرہ کے کاموں میں بے برکتی پیدا ہو جاتی ہے اور ستارے علامت کے طور پر اس نحوست کو ظاہر کر رہے ہوتے ہیں، نہ کہ ستاروں کے نحس اثرات (جو کہ نہیں ہوتے) کی وجہ سے اس پر نحوست طاری ہوئی، اگر یہ شخص گناہوں سے توبہ واستغفار کرے، اللہ عزوجل کی فرمانبرداری اختیار کرے اور دعا کرے تو ضرور بہ ضرور نحوست دور ہو گی۔ اگر پھر بھی کچھ کمی ہو تو قرآن کے ذریعے یعنی کسی آیت یا اللہ عزوجل کے کسی نام کا وظیفہ کر کے اس کمی کو پورا کر سکتا ہے، مثلاً رزق کی کمی ہو تو اس سے متعلقہ وظیفہ اختیار کرنے سے اللہ تعالیٰ رزق میں اضافہ اور برکت پیدا فرما دے گا۔

قول نمبر 2: اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں کہ ''مسلمان مطیع (نیک مسلمان) پر کوئی چیز نحس نہیں اور کافروں کیلئے کچھ سعد نہیں اور مسلمان عاصی (گنہگار مسلمان) کیلئے اس کا اسلام سعد ہے، طاعت بشرط قبول (عبادت کی قبولیت) سعد ہے، معصیت (گناہ) بجائے خود نحس ہے اگر رحمت و شفاعت اس کی نحوست سے بچا لیں بلکہ نحوست کو سعادت کر دیں۔ (آگے یہ آیت ارشاد فرماتے ہیں۔)

آیت نمبر 19: ''یہی وہ لوگ ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی برائیوں کو بھلائیوں سے بدل دیتا ہے۔'' (سورہ فرقان، پ19، آیت 70)

بلکہ کبھی گناہ یوں سعادت ہو جاتا ہے کہ بندہ اس پر خائف و ترساں و تائب و کوشاں رہتا ہے۔ وہ (گناہ) ڈھل گیا اور بہت سی حسنات مل گئیں۔ (فتاویٰ رضویہ، ج21، ص223)

اعتراض:- شاہ محمد غوث رحمۃ اللہ علیہ نے جواہر الخمسہ میں زحل کو نحس اکبر اور مریخ کو نحس اصغر اور دیگر ستاروں کو سعد کہا ہے۔ یہاں پر ستاروں کے سعد و نحس سے کیا مراد ہے۔

جواب:- شاہ محمد غوث اور دیگر نیک، متقی و پرہیز گار بزرگان دین وغیرہ نے جو اپنی کتابوں میں ستاروں کو سعد و نحس تحریر فرمایا ہے اس سے مراد ستاروں کی منسوبات ہیں نہ کہ ستاروں کا بذات خود سعد و نحس ہونا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کی مختلف آیات کے ذریعے بار بار علم النجوم کا ذکر فرمایا ہے اس لئے علم النجوم نہ صرف سائنسی بلکہ ایک قدرتی علم بھی ہے۔ اب اس علم کو پڑھنے اور سمجھنے یا اس سے فائدہ اٹھانے کیلئے کچھ چیزوں اور الفاظ کو مختلف ستاروں کے ساتھ منسوب کیا گیا ہے۔ ان چیزوں اور الفاظ وغیرہ کو، ان ستاروں کی منسوبات کہتے ہیں مثلاً زحل زیادہ تر علامتی طور پر ناعاقبت اندیشی، بغاوت کاموں میں ماندگی، نقصانات اور غم و فکر وغیرہ جیسے حالات و واقعات کو ظاہر کرتا ہے۔ زحل بذات خود نحس نہیں بلکہ نحس حالات و واقعات کو علامتی طور پر ظاہر کرتا ہے۔ اس لئے بزرگوں نے علم النجوم پڑھنے اور سمجھنے کیلئے زحل کو نحس اکبر کہا، کیونکہ ان بزرگوں کے دور میں کوئی بھی مسلمان ستاروں کو حقیقی طور پر سعد یا نحس نہیں سمجھتا تھا، اس لئے آج کے دور میں اگر کوئی شخص ان ستاروں کو علامتی طور پر سعد و نحس کہتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ لیکن اگر ان ستاروں کو ذاتی طور پر (یعنی یہ ستارے بذات خود) سعد و نحس سمجھتا ہے تو سچ یہ ہے کہ ستارے بذات خود سعد و نحس نہیں ہوتے ہیں۔

دنوں کا سعد و نحس ہونا

دنوں کے متعلق یہ عقیدہ رکھنا کہ یہ سعد و نحس ہوتے ہیں یا ان کی تاثیرات اچھی یا بُری ہوتی ہیں تو یہ نظریہ بھی غلط ہے۔ جن روایات میں دنوں کو سعد و نحس فرمایا گیا ہے، وہاں مراد وقت کی نحوست ہے نہ کہ اس دن کی۔ کیونکہ اگر کسی دن کی تاثیر نحس ہو تو پھر

قیامت تک اس دن میں ساری دنیا والوں کیلئے بُرا ہی ہوتا رہے۔ جیسا کہ آگ ہر ایک کو جلاتی ہے، سوائے اللہ عزوجل کے حکم کے، نبی کے معجزے کے یا کسی ولی کی کرامت کے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں قوم عاد کے عذاب کے متعلق بیان کرتے ہوئے فرمایا:

آیت نمبر 20:۔ ''بے شک ہم نے ان پر ایک سخت آندھی بھیجی ایسے دن میں جس کی نحوست ان پر ہمیشہ کیلئے رہی۔'' (سورہ قمر، آیت 19)

مولانا محمد نعیم الدین اس آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''کہ یہ مہینہ کا آخری بدھ تھا۔''

مفتی احمد یار خان نعیمی اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔ ''بعض لوگ مہینہ کے آخری بدھ کو منحوس کہتے ہیں اور یہ آیت پیش کرتے ہیں مگر یہ غلط ہے، اس بدھ کی نحوست ان (قوم عاد) کیلئے تھی۔'' لیکن اس آیت کی تفسیر کے شروع میں فرماتے ہیں: ''اس آیت سے معلوم ہوا کہ بعض دن منحوس ہوتے ہیں۔'' یہاں پر پہلے دن کیلئے منحوس کا لفظ بولا اور بعد میں اس کی وضاحت کردی کہ یہ صرف قوم عاد کیلئے تھا۔

اگر اللہ تعالیٰ نے آخری بدھ میں یہ اثر رکھا ہوتا تو قیامت تک جاری رہتا اور جب بھی مہینے کا آخری بدھ آتا تو پوری دنیا میں موجود تمام لوگ اور قومیں جو اللہ عزوجل کی نافرمان ہوتیں، ان پر عذاب آتا رہتا، جبکہ ایسا نہیں ہے۔ باقی صرف ایک ہی نتیجہ نکلتا ہے کہ اس دن قوم عاد کیلئے خدا کی طرف سے عذاب والا (بُرا) وقت تھا، نہ کہ اس دن کی تاثیر۔ باقی تمام روایات جن میں کسی دن، مہینہ وغیرہ کو منحوس کہا گیا ہے مذکورہ تفصیل پر قیاس کرلیں تو تمام باتیں واضح ہوجائیں گی کہ وہاں پر ان سے مراد وقت ہے نہ کہ اس دن یا مہینہ کی تاثیر نفسی، جیسے کہ آگ میں ہے۔ لیکن چونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کی

مذکورہ آیت میں دن کیلئے نحوست کا لفظ استعمال فرمایا ہے۔ لہٰذا اگر کوئی شخص بُرے وقت کے باعث کسی فرد کیلئے اس دن کو منحوس کہتا ہے تو اس لحاظ سے کسی دن کو منحوس کہنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ دنوں کے متعلق جو اقوال بزرگان دین سے منقول ہیں کہ فلاں کام فلاں دن کو کرو تو اس سے مراد ان دنوں کی برکات ہیں، جو انہوں نے اپنے علم، تجربے یا کشف سے معلوم کیں نہ کہ اس سے مراد تاثیرات کیونکہ اگر یہ دنوں کی تاثیرات ہوں تو پھر سب کے ساتھ اس دن اچھا ہی ہو۔ برکات اور تاثیرات دونوں میں فرق ہے اور آپ اس فرق کو ضرور ذہن میں رکھیں۔

ستاروں کے موثر حقیقی ہونے کا عقیدہ

ستاروں یا کسی بھی چیز کے متعلق موثر حقیقی ہونے کا عقیدہ رکھنا کفر ہے۔ موثر حقیقی سے مراد یہ ہے کہ اللہ عزوجل کی عطا کے بغیر کسی بھی چیز کی تاثیر اس چیز کے اندر موجود عناصر اور مالیکیول کے خاص ترکیب میں اکٹھا ہونے کے باعث پیدا ہوتی ہے۔ اگر یہ عناصر اور مالیکیول اس ترتیب وترکیب سے موجود نہ ہوں یا ان کی یہ کیمیائی بانڈنگ ختم کر دی جائے تو ان اشیاء کی تاثیر بھی ختم ہو جائے گی جو ان کے اندر موجود ہے۔ مثلاً اگر ہم دودھ کا تجزیہ کریں تو اس کے اندر مختلف کیمیاوی اجزاء مثلاً پروٹین، کیلشیم وغیرہ موجود ہوتے ہیں۔ یہ اجزاء جس خاص تعداد اور وزن میں دودھ کے اندر موجود ہوتے ہیں، ان کو اگر اسی تعداد اور وزن میں مصنوعی طریقے سے اکٹھا کر لیا جائے تو ہمیں دودھ حاصل ہو جاتا ہے یا یہ دودھ بن جاتا ہے، جیسا کہ مصنوعی خشک دودھ، پانی کے علاوہ باقی اجزاء کو اکٹھا کر کے تیار کیا جاتا ہے۔ اسی نظریہ پر آپ لوہے کو بھی فرض کر لیں۔ اب غیر مذہب سائنسدان اور لوگ یہ کہتے ہیں کہ لوہے کے اندر جو سختی اور دوسری خصوصیات ہیں وہ اس

کے اندر موجود کیمیائی اجزاء، عناصر، مالیکیول، مرکبات وغیرہ کے خاص انداز میں اکٹھا ہونے کی وجہ سے ہیں۔ اگر ان میں کمی وبیشی کردی جائے یا اس ترکیب کو توڑ دیا جائے یا بدل دیا جائے تو پھر فولاد، فولاد نہیں رہے گا۔ اس کی خصوصیات تبدیل ہو کر فولاد کچھ اور چیز بن جائے گا۔ یعنی اگر اللہ عزوجل چاہے بھی تو کیمیائی اجزاء کی اس ترکیب کے علاوہ کسی اور ترکیب سے لوہا بن ہی نہیں سکتا ہے۔ کسی مسلمان کے لئے ستاروں یا کسی چیز کے متعلق ایسا عقیدہ رکھنا کفر ہے کہ چیزیں اللہ عزوجل کی عطا کے بغیر بذات خود موثر ہیں۔ جبکہ اسلامی نظریہ کے مطابق اگر اللہ عزوجل چاہے تو فولاد میں یہی کیمیائی ترکیب رہے، لیکن اس کو مائع کر کے دودھ بنا دے اور اس میں دودھ کا اثر پیدا ہو جائے اور اگر چاہے تو دودھ کی موجودہ کیمیائی ترکیب کے مطابق اس کو سخت کر کے فولاد جیسی خصوصیات پیدا کر دے۔

مفتی غلام رسول سعیدی صاحب شرح مسلم شریف میں فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے اس دنیا کو عالم اسباب بنایا ہے اور ہر چیز کو موجود کرنے کا ایک سبب بنایا ہے۔ لیکن یہ اسباب موثر حقیقی نہیں ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو ان اسباب کے بغیر اس چیز کو موجود کر دے اور اگر وہ کسی چیز کو پیدا نہ کرنا چاہے تو ان اسباب کے باوجود وہ چیز موجود نہیں ہوتی، مثلاً اللہ تعالیٰ نے مرد اور عورت کے اختلاط کو انسان کی پیدائش کا سبب بنایا لیکن اس نے عورت کے بغیر حضرت حوا کو پیدا کر دیا اور مرد کے بغیر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پیدا کر دیا اور مرد اور عورت دونوں کے بغیر حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کر دیا، اس سے ظاہر ہو گیا کہ مرد اور عورت انسان کی پیدائش کا سبب ہیں، موثر حقیقی نہیں ہیں اور ایسا بھی ہوتا ہے کہ مرد اور عورت کے اختلاط کے باوجود بچہ پیدا نہیں ہوتا۔ اسی طرح دوائیں علاج کا سبب ہیں لیکن کبھی دوا کو استعمال کرنے کے باوجود شفا نہیں ہوتی اور کبھی استعمال کے بغیر شفاء ہو

جاتی ہے۔ ایسا اس لئے ہوتا ہے کہ لوگوں کی نظر اسباب پر نہ رہے، مسبب الاسباب پر رہے اور لوگ اسباب کو نہیں اللہ تعالیٰ کو موثر حقیقی سمجھیں اور کسی چیز کے سبب کو حاصل کرنے کے باوجود اس کے حصول کیلئے اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتے رہیں اور دوا استعمال کرنے کے باوجود اسی سے شفاء کی اُمید رکھیں۔ سو جو شخص اسباب حاصل کرنے کے باوجود اللہ تعالیٰ ہی کو موثر حقیقی گردانتا ہے تو وہ مومن ہے اور جو شخص ان اسباب کو موثر حقیقی مانتا ہے وہ کافر اور دہریہ ہے۔

(شرح صحیح مسلم، ج 1، ص 528، باب: کتاب الایمان، فرید بک سٹال لاہور)

''اچھا اور بُرا وقت''

صحابہ کرام کے وہ قول جن میں انہوں نے روزمرہ کے مختلف کاموں میں علم النجوم کی ساعتوں کا لحاظ رکھنے کا حکم دیا ہے جیسے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول جو کہ فتاویٰ رضویہ میں موجود ہے کہ ''سفر نہ کرو جبکہ چاند برج عقرب میں ہو'' یا بزرگانِ دین جو کہ علم النجوم کے ماہر تھے، جیسے کہ امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ اور امام بونی وغیرہ نے اپنی کتابوں کے اندر وقت کے لئے سعد و نحس اثرات علم النجوم کے حوالے سے بیان کئے، ان سے یہ مراد نہیں کہ اچھا یا بُرا، سعد و نحس وقت ستاروں کے اثرات کے باعث پیدا ہوتا ہے۔ بلکہ یہ لوگ اس (علم النجوم، ستاروں، ساعتوں) کے ذریعے، کسی بھی کام کیلئے مثلاً تعویز لکھنا، وظائف شروع کرنا، سفر کرنا وغیرہ کیلئے موافق وقت کا استخراج کرتے تھے اور ستاروں اور ان کی ساعتوں کو وقت کی کیفیت معلوم کرنے کیلئے بطور اسباب یا علامات لیتے تھے۔ ستاروں کا سبب ہونا اور ان کے اثرات ہونا، دونوں میں بہت فرق ہے۔ مثلاً ہم نمازوں کے اوقات اور انگریزی مہینوں کا حساب سورج کے ذریعے معلوم کرتے

ہیں۔اسلامی مہینوں اور تہواروں کا حساب و نظام چاند سے معلوم کرتے ہیں۔ یہاں پر نمازوں، دنوں، مہینوں یا اسلامی تہواروں مثلاً عیدین وغیرہ کو سورج نے پیدا نہیں کیا یا یہ چاند اور سورج کے اثرات کی وجہ سے نہیں بنیں، بلکہ سورج اور چاند اسباب ہیں جن کے ذریعے ہم نے دنوں، مہینوں، سالوں اور اسلامی تہواروں کو معلوم کیا یا ان کا حساب رکھا اور نمازوں کیلیے وقت کا استخراج کیا۔

سورج اور چاند کے نظر نہ آنے کے باعث وقت رکتا نہیں:۔ زمین کے عمودی ایکویٹر یعنی ایل۔ٹی۔ چوڑ (Altitude) کے 90 ڈگری کے زاویہ پر جو اوپر والا حصہ ہے وہاں سال کے چھ ماہ میں دن کے وقت سورج نظر نہیں آتا اور باقی چھ ماہ میں دھندلا سا نظر آتا ہے اور چاند تو شاید پورا سال نظر نہیں آتا۔زمین کے اس حصہ پر پہلے چھ ماہ اندھیرا رہتا ہے اور باقی چھ ماہ مغرب جیسا وقت۔ تو اب ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ اس حصہ زمین پر چونکہ چاند اور سورج طلوع ہوتے نظر نہیں آتے، لہٰذا یہاں پر نہ تو جنوری ،فروری کے مہینے آتے ہیں اور نہ ہی رمضان کا مہینہ اور نہ ہی پہلے چھ ماہ اس جگہ نمازیں ہوتی ہیں۔ بلکہ ہم اس جگہ کے درجات اور قریبی علاقہ یا شہر، جہاں سورج اور چاند طلوع ہوتے نظر آتے ہیں، کے درجات معلوم کر کے ان علاقوں کے درمیان کا فرق معلوم کریں گے اور اس فرق کے مطابق اندھیرے والی جگہ پر پانچوں نمازوں کی ادائیگی کریں گے اور انہی درجات کے فرق کے حساب سے رمضان کے روزے رکھیں گے۔

حدیث نمبر 37:۔ مسلم شریف کی ایک طویل حدیث کا مفہوم ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دجال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:" کہ اس کی زمین پر رہنے کی مدت چالیس دن ہوگی۔جن میں سے ایک دن ایک سال کے برابر ہوگا اور ایک دن ایک مہینہ کے برابر اور ایک دن ایک ہفتہ کے برابر اور باقی دن ایسے ہی ہوں گے جیسے تمہارے دن

ہوتے ہیں۔'' حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے سوال کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جودن ایک سال کا ہوگا اس میں ہمیں ایک دن کی نماز پڑھ لینی کافی ہوگی؟ ارشاد فرمایا: ''نہیں! بلکہ حساب لگالینا اور اپنے دنوں کے انداز سے روزانہ کی طرح پانچ نمازیں پڑھنا'' (علامات قیامت، ص 104,103، مکتبہ خلیل)

حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ سورج کے طلوع وغروب ہونے یا نہ ہونے سے وقت رکتا نہیں بلکہ دن اور رات گزرتے جاتے ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں سورج اور دن و رات کا الگ الگ ذکر فرمایا۔ عام طور پر پانچ نمازوں میں سے تین نمازیں مغرب، عشاء اور فجر سورج غروب ہونے کے بعد رات کے وقت ادا کی جاتی ہیں۔ ان تین نمازوں میں سورج طلوع نہیں ہوتا یا ہمیں نظر نہیں آتا۔ لیکن جب دجال زمین والوں پر ظاہر ہوگا تو زمین پر اس کا پہلا دن ایک سال کے برابر ہوگا یعنی ایک سال تک سورج غروب نہیں ہوگا۔ زمین پر ایک سال تک دن جیسا وقت رہے گا، اب ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ ہم اس عرصے میں صرف دو نمازیں ظہر اور عصر ادا کرتے کیونکہ سورج غروب نہیں ہو رہا۔ لہٰذا مغرب کا وقت بھی شروع نہیں ہونا چاہیے تھا۔ لیکن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پانچوں نمازیں ادا کرنے کی تلقین فرمائی۔ اس سے معلوم ہوا کہ سورج دن اور رات کو ظاہر کرنے کی صرف علامت ہے، نہ کہ اس کی وجہ سے دن اور رات پیدا ہو رہے ہیں۔

مذکورہ حدیث اور اس سے اوپر والے پیراگراف سے یہ معلوم ہوا کہ سورج اور چاند کے نظر آنے یا نہ آنے سے وقت رکتا نہیں ہے۔ مہینے اور سال گزرتے جاتے ہیں اور نہ ہی چاند اور سورج کے باعث مہینے، دن اور نمازیں بنیں۔ جیسا کہ اسلامی مہینہ کے آخری دو دنوں میں چاند ہمیں نظر نہیں آتا، (اس کی مکمل تشریح باب نمبر 5 کے تحت الشعاع والے ٹاپک میں دیکھیں) لیکن تاریخ آگے بڑھتی جاتی ہے۔ ہاں اللہ تعالیٰ نے

دن اور رات کا ظاہر فرمانا سورج کے باعث رکھا۔

قدرت کی طرف سے فضا کے اندر مختلف روحانی کیفیات اور اچھے بُرے اوقات پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ جن کے لئے اس بات کی ضرورت ہوتی ہے کہ ان کیفیات یا روحانیت یا اچھے بُرے وقت کے موافق مادہ مہیا کیا جائے تو یہ روحانی کیفیت اس مادہ میں جذب ہو کر، قبولیت اور عدم قبولیت پیدا کرتی ہے۔ جیسے سامری جادوگر نے حضرت جبرائیل کے گھوڑے کے پاؤں کے نیچے کی مٹی لے کر اور اس کو مختلف دھاتوں میں ملا کر ایک ایسا مادہ تیار کر لیا تھا جو اس کے جادو کو جذب کر سکتا تھا۔ روح کیلئے جسم مادہ ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام کی روح مبارک کو پیدا فرمانے کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے جسم تیار کیا تا کہ روح اس مادہ یعنی جسم میں جذب ہو سکے۔ اس مادہ یعنی جسم کو بنانے سے پہلے کن کیفیات سے گزارا اس کا تفصیلاً ذکر قرآن پاک میں موجود ہے۔ ان کیفیات کی قبولیت کرنے کی صلاحیت کے بارے میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اشارہ دیا کہ جب بارش کیلئے دعا کرو تو منزل قمر کا لحاظ رکھو۔ یہاں قمری منزل اس کیفیت یا وقت کا استخراج ہے جس میں دعا قبول ہو گی نہ کہ چاند کے اثرات۔

ایسی ہی کیفیات (جن میں دعائیں قبول ہوتیں ہیں) کیلئے وقت کا استخراج کرتے ہوئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمان کی صورت میں کثیر تعداد میں احادیث کتب کے اندر موجود ہیں، جن میں دعاؤں کی قبولیت کے اوقات بتائے گئے ہیں کہ کن راتوں میں یا کس وقت میں کوئی دعا رد نہیں ہوتی اور وظائف کے متعلق بتایا گیا کہ یہ کب شروع کرنے ہیں۔ مثلاً ایک صحابی کو رزق کے متعلق وظیفہ (جو کہ پہلے باب کے آخر میں موجود ہے) صبح صادق کے وقت پڑھنے کی ہدایت کی اور نحس وقت کے اثرات کے متعلق بھی احادیث موجود ہیں۔ چنانچہ،

حدیث نمبر 38:۔ ترمذی شریف میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے

کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے چاند کی طرف نظر کر کے ارشاد فرمایا: ''اے عائشہ، اللہ کی پناہ لو اس کے شر سے، یہ اندھیری ڈالنے والا ہے جب ڈوبے''۔
اسی حدیث کو مولانا سید محمد نعیم الدین رحمۃ اللہ علیہ نے بھی سورۃ الفلق کی آیت نمبر 3، ''اور اندھیری ڈالنے والے کے شر سے جب وہ ڈوبے'' کی تفسیر میں روایت کیا۔

قول نمبر 3: مفتی احمد یار خان نعیمی اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں: ''یعنی چاند جب گرہن میں سیاہ ہو جائے یا آخری مہینہ میں غائب ہو جائے، کیونکہ ان اوقات میں جادو زیادہ کیا جاتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ بعض اوقات نحس ہوتے ہیں ان سے رب کی پناہ مانگے۔

مذکورہ باتوں سے معلوم ہوا کہ اچھا، برا یا سعد و نحس وقت ہوتا ہے اور ہم وقت کو سعد و نحس کہہ سکتے ہیں۔ کسی بھی فرد، شہر یا ملک پر اچھا، برا وقت آ سکتا ہے۔ ایسا وقت ستاروں کے اثرات نہیں بلکہ ستاروں یعنی علم النجوم کے ذریعے ہم سعد و نحس وقت کا استخراج کر سکتے ہیں۔

قول نمبر 4: اعلیٰ حضرت: اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں ''صالح اہل تجربہ اپنے تجربے سے جانتے ہیں کہ ان امور (ستاروں کے ذریعے وقت کا استخراج و کیفیات کا معلوم کرنا) کی رعایت کرنا بالکل اسطرح ہے جس طرح اوزان اور بے شمار تخصیصات کی رعایت کرنا دواؤں میں مناسب و مقصود اور وہ اللہ عزوجل کے فیصلے کے مطابق ہو تو اس صورت میں کچھ ڈر نہیں۔'' مزید فرماتے ہیں: ''کہ خود حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، جو اللہ عزوجل کے معاملات میں بہت سخت تھے، طلب دعا کیلئے منزل قمر کی رعایت کرنے کا حکم دیا''۔

(فتاویٰ رضویہ، ج 21، ص 223)

''نحس وقت کے اثرات کو زائل کرنے والا وظیفہ''

حضرت سہل بن یعقوب فرماتے ہیں جس کا مفہوم ہے کہ میں نے ایک مرتبہ

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کی کہ اے شیر خدا عزوجل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ مجھے دن، ماہ اور وقت کے اختلاف کے متعلق معلوم ہوا ہے اگر آپ اجازت دیں تو بیان کروں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اجازت دینے پر میں نے بیان کیا تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بعض جگہوں پر میری اصلاح فرمائی، تب میں نے کہا کہ کچھ دن ایسے ہوتے ہیں کہ ان میں بعض کام کرنے کی ممانعت ہوتی ہے مگر ان دنوں میں وہ کام کرنے ضروری ہوں تو کیا کریں۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ''کہ میرے پاس ایک ایسی چیز ہے جو بائیس عالم پر اختیار رکھتی ہے۔ خواہ اس سے جنگلوں کو پار کریں یا دریاؤں کو عبور کریں یا جانوروں، درندوں، دشمنوں، جن وانس کے درمیان رہیں۔ حفاظت میں رکھے گی۔ ان کے خوف کو کم کردے گی اور اثر کو زائل کردے گی۔ میرے کہنے پر اعتبار کرو، میں تم کو بہت بڑی نعمت دے رہا ہوں۔ صبح وشام تین مرتبہ اَصْبَحْتُ اَللّٰهُمَّ مُعْتَصِمًا پڑھ لیا کرو تو گویا تمام دن ایک محفوظ قلعے میں آگئے تم کو دنیاوی خوف کچھ نہیں لپٹ سکیں گے۔ اسکو اپنا عمل بنالو اور اگر کسی دن کوئی خاص مقصد ہو اور اس دن کی نحوست (یعنی وقت کی) کا خوف بھی ہو تو کام کرنے سے پہلے الحمد شریف (پوری سورت)، آیت الکرسی، سورہ آل عمران کی آخری پانچ آیات، سورہ قدر، سورہ اخلاص، سورہ فلق، سورۃ الناس پڑھنے کے بعد اپنے مقصد کیلئے دعا مانگو تو یہ ایک اٹل اثر ہوگا۔''

اس روایت کی افادیت بیان کرتے ہوئے کافی سالوں کے بعد، حضرت امام جعفر صادق کے دور میں، ایک شخص علی ابن سباط نے امام جعفر سے عرض کیا: ''کہ میں اور ایک اور شخص سفر کیلئے تیار ہوئے تو میں نے اپنے علم سے معلوم کیا کہ ہم دونوں کیلئے یہ سفر اچھا نہیں تھا۔ تب میں نے اس دعا سے کام لیا، جس کی برکت سے سفر میں مجھ کو بہت فائدہ ہوا اور میرے ساتھی پر سخت مصیبت آئی۔ اس نے میرے لئے حیرانی ظاہر کی تو میں نے اسے بتایا۔ یہ اس دعا کی برکت ہے جو کہ ایک صدقہ ہے، جو شخص بھی صبح کی شروعات

اس دعا سے کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس سے نحوست ختم کر دے گا۔ مشکلوں اور بلاؤں کو صدقہ ختم کرتا ہے اور دعائیں ان کو روکتی ہیں۔''

(عامل کامل از کاش البرنی، ص 88,89، فرید بک ڈپو، انڈیا)

لیکن جو اللہ والے ہوتے ہیں ان کو کسی نحوست یا برے وقت کا خوف نہیں ہوتا ہے۔

آیت نمبر 21:۔ ''سن لو بیشک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے اور نہ کچھ غم۔''

(سورہ یونس، آیت 62)

ستارے ہمیشہ ایک حالت میں نہیں رہتے ہیں

یہ بات بھی یاد رکھیں کہ ستاروں کی پوزیشن تبدیل ہوتی رہتی ہے اگر کوئی کسی ماہر علم النجوم سے اپنا زائچہ بنواتا ہے اور زائچہ میں ستارے علامتی طور پر اس شخص کے برے حالات کو ظاہر کر رہے ہیں (یہ حالات ستاروں کے اثرات نہیں ہیں) تو اب یہ شخص اپنے ذہن میں اس بات کو پختہ نہ کرلے کہ اس کے یہ برے حالات ہمیشہ رہیں گے بلکہ معلوم ہونے کے بعد اس کے دفع کیلئے تدابیر اختیار کرے، مثلاً دعائیں مانگے، صدقات دے، اپنے گناہوں سے توبہ و استغفار کرے یا اس کے متعلقہ وظائف کو اختیار کرے تو ضرور بہ ضرور حالات تبدیل ہو جائیں گے اور یہ بھی ضروری نہیں کہ حالات اور علامتیں تدابیر اختیار کرنے سے دور یا تبدیل ہوں بلکہ اللہ عزوجل جب اور جس وقت چاہے ان حالات وعلامتوں کو تبدیل کر دے جیسا کہ اعلیٰ حضرت کے بارش والے واقعہ میں منقول ہے کہ علم النجوم کے ماہر مولوی غلام حسین صاحب پیشن گوئی کر رہے ہیں کہ اس ماہ بارش نہیں ہے لیکن تھوڑی دیر کے بعد کسی دعا یا وظیفہ کو کئے بغیر بارش شروع ہوگئی۔

واقعہ نمبر 10:۔ اسی طرح ایک ماہر علم النجوم کا بیان ہے کہ میرے پاس ایک میاں بیوی آئے۔ دونوں میں جھگڑا چل رہا تھا۔ میں نے دونوں کا زائچہ بنایا تو علم النجوم کے

مطابق طلاق واضح تھی لیکن میں نے ان سے جھوٹ بولا کہ آپ دونوں کے درمیان کبھی بھی طلاق نہیں ہوگی۔ چند سال بعد جب ان سے ملاقات ہوئی تو وہ بڑی خوش وخرم زندگی گزار رہے تھے، پوچھا تو بولے: کہ جب آپ نے ہمیں بتایا، طلاق کسی صورت نہیں ہوسکتی تو ہم نے سوچا کہ جب طلاق نہیں ہونی تو کیوں نہ مل جل کر زندگی گزاری جائے۔ اس دن کے بعد سے ہم دونوں خوش ہیں۔ (بدشگونی، ص 70، مکتبۃ المدینہ)

یہ دونوں واقعات ظاہر کر رہے ہیں کہ معاملات ستاروں کے تابع نہیں ہیں بلکہ ستارے معاملات کے تابع ہیں۔ جونہی معاملات ٹھیک ہوتے ہیں، ستارے بھی تبدیل ہوجاتے ہیں۔

واقعہ نمبر 11:۔ امیر المومنین حضرت سیدنا عمر بن عبدالعزیز کے غلام مزاحم کا بیان ہے کہ جب ہم مدینہ طیبہ سے نکلے تو میں نے دیکھا کہ چاند ''دَبَران'' میں تھا (دبران چاند کی ایک منزل کا نام ہے جو کہ نحس وقت کو ظاہر کرتی ہے) میں نے ان سے کہنا مناسب تو نہ سمجھا بلکہ یہ کہا: ذرا چاند کی طرف نظر فرمائیں کتنا خوبصورت لگ رہا ہے۔ آپ نے چاند کی طرف دیکھا تو فرمایا: مزاحم شاید تم مجھے یہ بتانا چاہتے ہو کہ چاند دبران میں ہے۔ مزاحم ہم چاند، سورج کے ساتھ نہیں بلکہ اللہ عزوجل واحد وقہار کے حکم ومشیت کے ساتھ نکلتے ہیں۔ (حضرت عمر بن عبدالعزیز کی 425 حکایات، ص 90، مکتبۃ المدینہ)

اعتراض: بعض بزرگان دین کی عملیات کی کتب میں قمر، شمس، مریخ وغیرہ کی تسخیر کے مجرب عملیات درج ہوتے ہیں اور بعض کتب میں ان کواکب کو مختلف کاموں میں مدد کیلئے پکارا گیا ہے۔ بقول آپ کے اگر یہ تمام سیارے یا کواکب صرف پتھر ہیں اور ان کے تدبیر عالم کے حوالے سے کوئی اثرات نہیں اور یہ صرف حالات و واقعات کو ظاہر کرنے والی علامتیں اور نشانیاں ہیں تو پھر ان سیاروں کی تسخیر و مدد سے کیا مراد ہے؟ کیا

ان بزرگوں نے اپنی کتابوں میں یہ ساری باتیں جھوٹ لکھ دیں یا یہ بزرگ کم علم تھے؟

جواب: یہ ایک ایسا راز ہے جس کے معلوم نہ ہونے کے باعث عوام میں غلط فہمی پھیلی اور مسلمانوں کی ایک بہت بڑی تعداد گمراہ ہوئی اور ہو رہی ہے۔ یہ سچ ہے کہ بزرگان دین کی مختلف کتابوں کے اندر قمر، عطارد، زہرہ، شمس، مریخ، مشتری اور زحل کی تسخیرات کے عملیات لکھے ہوئے موجود ہیں اور بعض کتب کے اندر ان کو مدد کیلئے بھی پکارا گیا ہے، مگر اس سے مراد ستارے، سیارے یا کواکب نہیں ہیں بلکہ اس سے مراد موکلات اور فرشتے ہیں جن کے نام مریخ، مشتری، شمس وغیرہ ہیں۔ کچھ بزرگوں نے اپنی کتابوں کے اندر شمس، قمر، زحل وغیرہ کی تسخیرات کے صرف عملیات درج کر دیئے لیکن ان کی وضاحت نہیں کی، کیونکہ ان بزرگوں کے دور میں ایسی جاہلیت نہیں تھی، بعد میں آنے والے پیشہ ور لوگوں نے بغیر کی تحقیق اور تجربہ کے ان بزرگوں کی کتابوں سے ایسے عملیات کو ہو بہو نقل کر دیا۔ ایسے پیشہ ور لوگوں کی کتابوں کو پڑھنے کے باعث لوگوں میں یہ غلط نظریہ پھیلتا گیا کہ ستارے مدبر عالم کرتے ہیں اور کواکب کی تسخیر کر کے ان کو مختلف کاموں میں مدد کیلئے پکارا جا سکتا ہے، جبکہ بعض بزرگوں نے اپنی کتب کے اندر ان موکلات کی تسخیر کے وظائف کے ساتھ ان کی شکل وصورت اور ان کے حاضر ہونے کے بعد عامل کے ساتھ ہونے والی بات چیت کو بھی تحریر کیا ہے، جیسا کہ جواہر خمسہ میں شاہ محمد غوث گوالیاری نے مریخ کی تسخیر کا عمل تحریر کیا ہے، جو مندرجہ ذیل ہے۔

تسخیر مریخ: يَا عَظِيْمُ ذَا الثَّنَاءِ الْفَاخِرِ وَالْعِزِّ وَالْكِبْرِيَاءِ فَلَا يَذِلُّ عِزُّهٗ.

مریخ کی تسخیر کے لیے چالیس روز تک برابر چار ہزار بار پڑھے آخر روز ایک غلغلہ اور آشوب صعب اور سخت دہشت پیدا ہو اور پانچ ساعت تک ایسا ہی رہے، ناگاہ ایک مرد با مہابت عظیم مثال گنبد سرخ تند خو خونخوار تیز چشم با سبت و ریش دراز دونوں ہاتھوں میں تلواریں لیے ہوئے خلوت میں آئے اور مسبح کو سلام کر کے بیٹھے اور وہ تیغ اپنے زانو کے

نیچے رکھے اور ہونٹ ہلائے مگر یہ نہ معلوم ہو کہ یہ کیا کہتا ہے۔ مسخ کو لازم ہے کہ ایسے وقت میں ہرگز نہ ڈرے اور اسم کے پڑھنے میں مشغول رہے بلکہ پکار پکار کر پڑھنا شروع کرے اگر خدانخواستہ اس کے خوف سے ترک کردیا یا بھول گیا تو بڑا غضب ہوگا۔ مریخ فوراً اس کو قتل کردے گا۔ ایک ساعت تک مریخ بیٹھا رہے۔ اس کے بعد دریافت کرے کہ اے مسخ تیرا کیا مقصد ہے بیان کر، عامل بیان کرے کہ میرا مقصود تیری تسخیر ہے میں چاہتا ہوں کہ میری موافقت کر اور جو سعادت اور فتوح تیرے متعلق ہے وہ میرے نصیب کر۔ مریخ قبول کرے اور کہے کہ میں تیرا مددومعاون ہوں کہ تونے مجھ کو اس اسم کی برکت سے آسمان پنجم سے زمین پر بلالیا اور اب جو کوئی تیرا مخالف ہوگا میں اُس کو اس تیغ سے ہلاک کروں گا۔ اور تجھ کو اقلیم پنجم کی ماہیت سے آگاہ کروں گا۔ تجھ کو لازم ہے کہ اس اسرار کو کسی سے ظاہر نہ کرنا۔ ورنہ اس تصرف سے ہاتھ دھو بیٹھنا اور علویات کی نظریں تجھ سے پھر جائیں گی۔ جب مریخ یہ بیعت تمام کر چکے ایک عقیق کی انگوٹھی اس کو عطا کرے اور وہ عقیق جو ہر آسمانی سے ہوگا۔ ماہیت اس کی سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا۔ اگر کسی کو دکھلائے گا وہ انگوٹھی جاتی رہے گی۔ اور تصرف ہفت اقلیم اٹھ جائے گا۔ جب یہ خاتم مسخ لے چکے تو عرض کرے کہ میری یہ آرزو ہے کہ اس خاتم کے نقش سے مجھ کو مطلع فرمایئے۔ وہ بتائے نقش یہ ہے تخیثا تمشیثا و یا سطحی و سطحی یہ اسمائے عبرانی ہیں ان کو یاد کرے اور اجازت چاہے۔ جب مریخ اجازت دے چکے، یکایک نظر غائب ہو۔ جب اس کو بلانا منظور ہو انگشتری روبرو رکھے اور اسم پڑھنا شروع کرے فوراً حاضر ہو۔

(جواہر خمسہ، ص 271,270، مکتبہ رحمانیہ)

کسی بھی شخص یا چیز کی تسخیر کرنے کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ وہ شخص یا چیز آپ کے تابع ہو جائے اور آپ کی حکم عدولی نہ کر سکے۔ اگر کوئی شخص ساری زندگی بھی کواکب یا سیاروں وغیرہ کی تسخیر کے عملیات پڑھتا رہے تو یہ کواکب اور سیارے عامل کے حکم کے

پابند نہیں ہوسکتے۔ مثلاً اگر کوئی عامل یہ دعویٰ کرے کہ میں نے سورج (ستارے) کی تسخیر کا عمل کیا ہے تو عامل کا یہ دعویٰ غلط ہے۔ کیونکہ عامل کے حکم سے سورج ایک سیکنڈ کیلئے بھی اپنی گردش نہیں روکے گا یا عامل سورج کو مشرق کی بجائے شمال، جنوب یا مغرب کی جانب سے طلوع نہیں کروا سکے گا، بلکہ عامل اگر اپنی ساری زندگی بھی سورج کو پکارتا رہے کہ میں نے تمہاری تسخیر کا عمل کیا ہے اس عمل کے واسطے صرف ایک مرتبہ شمال سے طلوع ہو جاؤ تو ایسا کبھی نہیں ہوگا۔ لہٰذا ایسا غلط نظریہ رکھنے والے عاملین و کاملین کو سمجھ جانا چاہیے کہ بزرگان دین کی کتابوں میں لکھے ہوئے ایسے عملیات سے مراد کواکب کی تسخیر نہیں بلکہ موکلات کی تسخیر ہے جن کے نام زحل، مشتری، مریخ، شمس، زہرہ، عطارد اور قمر وغیرہ ہیں۔

☆☆☆☆☆

باب نمبر 2، (حصہ چہارم)

علم النجوم سے متعلقہ قرآنی آیات

آیت نمبر 22:- ''اور اس نے تمہارے لئے مسخر کئے رات اور دن اور سورج اور چاند اور ستارے اس کے حکم باندھے ہیں۔ بے شک اس آیت میں نشانیاں ہیں عقل مندوں کو۔'' (سورۃ النحل، آیت 12)

آیت نمبر 23:- ''تو قسم ہے ان (ستاروں) کی جو الٹے پھریں، سیدھے چلیں تھم رہیں۔'' (سورۃ التکویر، آیت 15,16)

آیت نمبر 24:- ''اور علامتیں اور ستاروں سے وہ (لوگ) راہ پاتے ہیں۔'' (سورۃ النحل، آیت 16)

آیت نمبر 25:- ''قسم آسمان کی جس میں برج ہیں۔'' (سورۃ البروج، آیت 1)

آیت نمبر 26:- ''اور چاند گہے (بالکل سیاہ ہو جانا) گا اور سورج اور چاند ملا دیئے جائیں گے۔'' (سورۃ القیامۃ، آیت 8,9)

یعنی جب قیامت آئے گی تو چاند سیاہ ہو جائے گا اور سورج اور چاند آپس میں ٹکرا جائیں گے۔

آیت نمبر 27:- ''اور سورج چلتا ہے اپنے ایک ٹھہراؤ کیلئے۔ یہ حکم ہے زبردست علم والے کا اور چاند کیلئے ہم نے منزلیں مقرر کیں یہاں تک کہ پھر ہو گیا جیسے کھجور کی پرانی ڈال (ٹہنی)۔ سورج کو نہیں پہنچتا کہ چاند کو پکڑ لے اور نہ رات دن میں سبقت لے جائے

اور ہر ایک ایک گھیرے (اپنے مرکز، مدار) میں تیر رہا ہے۔''

(سورہ یٰسین، آیت 38,39,40)

آیت نمبر28:۔ ''سورج اور چاند حساب سے (چل رہے) ہیں۔''

(سورہ رحمٰن، آیت 5)

آیت نمبر29:۔ ''اے محبوب کیا تم نے اپنے رب کو نہیں دیکھا کہ کیسا پھیلایا سایہ اور اگر چاہتا تو اس کو ٹھہرایا ہوا کر دیتا، پھر ہم نے اس پر سورج کو دلیل کیا پھر ہم نے آہستہ آہستہ اسے اپنی طرف سمیٹا۔

(سورۃ الفرقان، آیت 44,45)

آیت نمبر30:۔ ''اور وہی ہے جس نے تمہارے لئے تارے بنائے کہ ان سے راہ پاؤ خشکی اور تری کے اندھیروں میں۔''

(سورہ انعام، آیت نمبر 97)

آیت نمبر31:۔ ''وہی ہے جس نے سورج کو جگمگاتا بنایا اور چاند چمکتا اور اس کیلئے منزلیں ٹھہرائیں کہ تم برسوں کی گنتی اور حساب جانو۔ اللہ نے اسے نہ بنایا مگر حق نشانیاں مفصل بیان کرتا ہے علم والوں کیلئے۔ بے شک رات اور دن کا بدلتا آنا اور جو کچھ اللہ نے آسمان وزمین میں پیدا کیا ان میں نشانیاں ہیں ڈروالوں کیلئے۔''

(سورہ یونس، آیت 5,6)

آیت نمبر32:۔ ''اور (اللہ عزوجل کے نیک بندے) آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں غور کرتے ہیں، (پھر کہتے ہیں) اے رب ہمارے تو نے یہ بیکار نہ بنایا''

(سورہ آل عمران، آیت 191)

آیت نمبر33:۔ ''کیا انہوں نے نگاہ نہ کی آسمانوں اور زمین کی سلطنت میں اور جو چیز اللہ نے (زمین و آسمان میں) بنائی اور یہ کہ شاید ان کا وعدہ (موت) نزدیک آ گیا۔''

(سورہ اعراف، آیت 185)

آیت نمبر 34:۔ ''بڑی برکت والا ہے وہ جس نے آسمان پر برج بنائے اور ان میں چراغ رکھا اور چمکتا چاند۔''
(سورہ فرقان، آیت 61)

آیت نمبر 35:۔ ''تم سے نئے چاند کو پوچھتے ہیں تم فرما دو وہ وقت کی علامتیں ہیں۔''
(سورۃ البقرہ، آیت 189)

آیت نمبر 36:۔ ''آسمان کی قسم اور رات کو آنے والے کی اور کچھ تم نے جانا وہ رات کو آنے والا کیا ہے خوب چمکتا تارا کوئی جان نہیں جس پر نگہبان نہ ہو۔''
(سورہ طارق، آیت 1,2,3,4)

آیت نمبر 37:۔ ''پھر اس نے (حضرت ابراہیم علیہ السلام نے) ایک نگاہ ستاروں کو دیکھا پھر کہا میں بیمار ہونے والا ہوں۔''
(سورۃ الصّٰفّٰت، آیت 88,89)

آیت نمبر 38:۔ ''کیا تم نے نہ دیکھا کہ اللہ نے تمہارے لئے کام میں لگائے جو کچھ آسمان اور زمین میں ہیں اور تمہیں بھرپور دیں اپنی نعمتیں ظاہر اور چھپی۔''
(سورہ لقمان، آیت 20)

آیت نمبر 39:۔ ''آرائش والے آسمان کی قسم۔'' (سورۃ الذّٰریٰت، آیت 7)

آیت نمبر 40:۔ ''اور آسمان اور اس کے بنانے والے کی قسم۔''
(سورۃ الشمس، آیت 5)

آیت نمبر 41:۔ ''سورج اور اس کی روشنی کی قسم اور چاند کی جب اس کے پیچھے آئے۔''
(سورۃ الشمس، آیت 1,2)

آیت نمبر 42:۔ ’’تو مجھے قسم ہے ان جگہوں کی جہاں تارے ڈوبتے ہیں اور تم سمجھو یہ بڑی قسم ہے۔‘‘ (سورہ واقعہ، آیت 75,76)

آیت نمبر 43:۔ ’’جس روز تمہارے رب کی ایک نشانی آپہنچے گی، کسی ایسے شخص کا ایمان اس کے کام نہ آئے گا جو پہلے سے مومن نہ تھا یا اپنے ایمان میں اس نے نیک عمل نہ کیا تھا۔ (سورہ انعام، آیت 158)

یہاں پر نشانی سے مراد سورج کا قیامت کے نزدیک مغرب سے طلوع ہونا ہے۔

علم النجوم سے متعلق احادیث واقوال

علم النجوم سے متعلق کافی احادیث و اقوال پیچھے گزر چکے ہیں۔ مزید مندرجہ ذیل ہیں اور باقی آگے مقدمہ والے باب میں بیان کئے جائیں گے۔

حدیث نمبر 39:۔ تفسیر خزائن العرفان میں، حضرت مولانا محمد نعیم الدین رحمۃ اللہ علیہ، سورہ بقرہ کی آیت 189 کی تفسیر بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ یہ آیت حضرت معاذ بن جبل اور ثعلبہ بن غنم انصاری کے جواب میں نازل ہوئی۔ ان دونوں نے دریافت کیا کہ: یارسول اللہ عزوجل صلی اللہ علیہ وسلم، چاند کا کیا حال ہے۔ ابتدا میں بہت باریک نکلتا ہے پھر روز بروز بڑھتا ہے یہاں تک کہ پورا روشن ہو جاتا ہے پھر گھٹنے لگتا ہے اور یہاں تک گھٹتا ہے کہ پہلے کی طرح باریک ہو جاتا ہے، ایک حال پر نہیں رہتا۔ اس سوال سے مطلب چاند کے گھٹنے بڑھنے کی حکمتیں دریافت کرنا تھا۔ بعض مفسرین کا خیال ہے کہ چاند کے اختلاف کا سبب دریافت کرنا تھا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے چاند کے گھٹنے بڑھنے کے فوائد بیان فرمائے (وہ فوائد تفسیر میں نہیں لکھے گئے۔ شاید یہ حدیث کا خلاصہ

ہو) کہ وہ وقت کی علامتیں ہیں اور آدمیوں کے ہزار ہا دینی و دنیاوی کام اس سے متعلق ہیں۔

حدیث نمبر 40:- حضور علیہ الصلوۃ والسلام کا ارشاد ہے کہ جب نجم طلوع ہوتی ہے تو پھلوں وغیرہ سے آفتیں دور ہوتی ہیں۔

(شمس المعارف ولطائف العوارف،ص 55،شبیر برادرز)

قول نمبر 5:- سورہ فرقان کی آیت 61 کی تفسیر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ بروج سے کواکب سبعہ سیارہ کے منازل مراد ہیں جنکی تعداد بارہ ہیں۔ حمل، ثور، جوزا، سرطان، اسد، سنبلہ، میزان، عقرب، قوس، جدی، دلو، حوت۔

(تفسیر خزائن العرفان)

قول نمبر 6:- سورۃ التکویر کی آیت نمبر 15 کی تفسیر میں حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ ان سے مراد وہ پانچ تارے ہیں جن کو خمسہ متحیرہ کہا جاتا ہے، زحل، مشتری، مریخ، زہرہ، عطارد۔ یہ اپنی رفتار میں تذبذب سے کبھی آگے دوڑتے معلوم ہوتے ہیں، کبھی ٹھہرے ہوئے، کبھی پیچھے لوٹتے۔ (تفسیر خزائن العرفان)

قول نمبر 7:- چونکہ آسمان اور اس کے برج دنیا کے نظام کی بقا کا ذریعہ ہیں کہ موسموں کا اختلاف، دانے اور پھل پکنا، آفتاب کے ان بروج میں جانے سے تعلق رکھتا ہے۔ اس لئے رب نے ان کی قسم کھائی۔ (نورالعرفان، سورہ برج، آیت 1)

قول نمبر 8:- سورج کیلئے بارہ برج منزلیں مقرر کیں، حمل، ثور، جوزا ربیع کے موسم کیلئے، سرطان، اسد، سنبلہ گرمی کیلئے، میزان، عقرب، قوس خریف کے موسم کیلئے، جدی، دلو، حوت سردی کیلئے......اس سے معلوم ہوا علم ریاضی اور علم ہیئت بڑا مفید علم ہے۔ اس سے اللہ کی قدرت معلوم ہوتی ہے، بشرطیکہ ان سے دینی علوم میں مدد لی جائے...... (تفسیر نعیمی، سورہ یونس، آیت 5,6)

قول نمبر 9:۔ اس سے معلوم ہوا کہ علم ہیئت وسائنس پڑھنا ثواب کا کام ہے۔ اگر اس کو معرفت الٰہی کا ذریعہ بنایا جائے۔ یہ بھی پتہ لگا کہ جیسے نماز و روزہ وغیرہ عبادات ادا کرنا چاہئیں، ایسے ہی عالم کی چیزوں میں غور وفکر بھی کرنا چاہیے کہ اس سے معرفت الٰہی نصیب ہوتی ہے۔ اس لئے رب تعالیٰ نے جگہ جگہ قرآن حکیم میں (کائنات کی چیزوں میں غور وفکر کرنے کا) حکم دیا۔ آسمان و زمین کے علاوہ بھی تمام مخلوق میں جہاں تک ہمارے علم کی رسائی ہے، جیسے چاند، تارے، نباتات، پہاڑ، درخت وغیرہ بلکہ خود ہماری ہستی (میں بھی غور وفکر کرنا چاہیے) (تفسیر نعیمی، سورۃ اعراف، آیت 185)

قول نمبر 10:۔ حضرت شیخ ابوالعباس احمد بن علی بونی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب شمس المعارف میں وقت کے استخراج کے حوالے سے چاند کی اٹھائیس منازل کا بیان کیا ہے جن میں سے چاند کی 20 ویں منزل نعائم کے الفاظ مندرجہ ذیل ہیں۔

حرف اس کا را ہے۔ جب قمر اس منزل میں نزول کرتا ہے تو عالم میں صفاء قلب کی روحانیت پیدا ہوتی ہے۔ مزاج اس کا آتشی سعید ہے۔ محبت اور سعادت اور نیک انجامی اس وقت میں ہوتی ہے اور کیمیا کے اعمال اس میں تیار ہوتے ہیں۔ وعظ وحکمت اور علوم فقہیہ کی ابتدا کی جاتی ہے اور طلسمات بنائے جاتے ہیں۔ مکان بنانے اور باغ لگانے اور نیا کپڑا پہننے کے واسطے بھی یہ وقت مناسب ہے۔ جب تک یہ کپڑا پہنے رہے گا، خوش وخرم رہے گا۔ یہاں تک کہ وہ کپڑا پرانا ہو جائے۔ جو بچہ اس منزل کے وقت پیدا ہوگا، مبارک اور سعید اور کل کاموں میں کامیاب ہوگا۔ بخور راس کا لبان ذکر ہے۔ (یہاں پر چاند کی منزل ان امور کو ظاہر کرنے والی علامت ہے نہ کہ چاند کا اثر)

(شمس المعارف، ص 53، شبیر برادرز)

قول نمبر 11:۔ شاہ محمد غوث رحمۃ اللہ علیہ، جواہر خمسہ میں اللہ عزوجل کے ناموں کی دعوت کے بیان میں فرماتے ہیں جس کا مفہوم ہے کہ جس اسم اعظم کی دعوت منظور ہو تو اس کے اعداد نکال کر بارہ پر تقسیم کر کے برج معلوم کریں اور اس برج سے اس کا ستارہ معلوم کریں۔ اسی طرح اپنے نام کا برج اور ستارہ معلوم کر کے! اپنے ستارے کی ساعت میں دعوت کا آغاز کریں۔ ہر دو برج اسم الٰہی اور اپنا برج کو موافق یا مصادق کرے یا فقط اسم الٰہی مشروط ہے۔ ورنہ وہ دعوت پوری نہ ہو گی اور تاثیر کم ہو گی۔

(جواہر خمسہ، ص 136، مکتبہ رحمانیہ)

امام بونی اور شاہ محمد غوث کے متعلق

یہ دونوں بزرگ اہل کشف اور معرفت الٰہی کے حامل تھے۔

شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب اخبار الاخیار میں شاہ محمد غوث گوالیاری کا اپنے مرشد حاجی حمید صاحب کی خدمت میں پہنچنا اور عرصہ دراز تک مجاہدہ و ریاضت کے بعد غوث کے لقب کا شرف پانے کا ذکر بھی لکھا ہے۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ نے فتاویٰ رضویہ میں، شاہ محمد غوث کو جلیل القدر بزرگ اور ان کی کتاب جواہر خمسہ کو عمدہ کتاب کہا ہے اور کتاب میں بیان کردہ علم النجوم کو درست کہا ہے۔

بقول شاہ محمد غوث گوالیاری رحمۃ اللہ علیہ کہ میں ایک مدت تک ہر ولایت میں پھرتا رہا لیکن مطمئن نہ ہوا اور آخر کئی سال بعد سلطان الموحدین شیخ ظہور حاجی حمید رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پہنچا تو ان کو کامل پایا۔ (اس کے بعد یہ 13 سال اور چند ماہ کوہستان کے قلعہ چنار میں ذکر و شغل میں مصروف رہے) یہ فقیر کئی سال تک ایک خلوت میں

مشغول بدعوت رہا اور اسی اثناء میں یکایک عالم مغیبات کا ظہور ہوا ایسا کچھ دیکھا (ان عالموں میں جسم کے ساتھ گئے بھی) کہ ہیئت اس کے احاطہ تقریر و تحریر سے باہر ہے آخر الامر بغایت ازل الازل و بہلایت حبیب لایزال و بامداد پیران کا مگار و مرشدان نامدار وہ مغیبات سب عمل میں آئے اور یہ عہد ہوا کہ قیامت تک اس فقیر کے سلسلہ میں رجعت نہ ہوگی۔

(جواہر خمسہ،ص 134,135، مکتبہ رحمانیہ)

حضرت شیخ ابوالعباس احمد بن علی بونی، شاہ محمد غوث سے بھی بلند مرتبہ اور کامل بزرگ تھے۔ حضرت امام بونی رحمۃ اللہ علیہ نے حروف کی تاثیرات اور اسماء الحسنیٰ (اللہ عزوجل کے ناموں) پر 50 سے زائد کتب لکھیں ہیں اور بقول ان کے کہ ان کتب کو صرف اللہ کے عارف ہی سمجھ سکتے ہیں یا وہ لوگ جو اس کے اہل ہیں جبکہ شمس المعارف سے ہر شخص فائدہ اٹھا سکتا ہے اس لئے مارکیٹ میں اس کتاب کے علاوہ ان کی کسی دوسری کتاب کا ترجمہ موجود نہیں۔امام بونی لکھتے ہیں کہ چاند اور سورج گول ہیں۔یہ گول کیوں ہیں؟ اس میں ایک راز ہے جس کو ظاہر نہیں کیا جاسکتا کیونکہ ربوبیت کے راز ظاہر کرنا منع ہیں۔ ان دونوں بزرگوں کا ذکر کرنے سے مقصود یہ تھا کہ کہیں کوئی ان کو سڑک چھاپ نجومی نہ سمجھ لے۔

علم النجوم کے نظریات کا خلاصہ

مختصر یہ کہ ستاروں کے اثرات ہیں یہ ہمارے جذبات واحساسات ونشوونما پر بذریعہ شعاع اثرانداز ہوتے ہیں۔لیکن یہ کسی کی تقدیر نہیں بناتے یا بگاڑتے ہیں۔ان کی سعدیت اور نحوست نہیں ہوتی۔ان کے اثرات کی وجہ سے نہ تو کسی پر اچھا یا برا وقت آتا ہے اور نہ ہی یہ اپنے اثرات کے باعث کسی فرد کی خوش قسمتی اور بدقسمتی کا باعث بنتے

ہیں۔ یہ کسی کی مدد نہیں کر سکتے اور نہ ہی موثر حقیقی ہوتے ہیں۔ ہم ان سے ہر طرح کے معاملات میں رہنمائی حاصل کر سکتے ہیں (بطور علامت)۔ کیونکہ یہ دنیا، کسی ملک، شہر یا کسی فرد کے حالات و واقعات کو ایک نبض کی طرح ظاہر کرتے ہیں۔ یہ ظنی علم ہے، یہ علم الغیب نہیں۔ اللہ تعالیٰ اگر چاہے تو ان علامتوں (علم النجوم) کو جب چاہے تبدیل کر دے اور اگر چاہے تو یہ علامتیں ایسے ہی رہیں لیکن ماہرین کی پیشن گوئیوں کو بھی غلط کر دے۔



باب نمبر 2 (حصہ پنجم)

مقدمہ مقدمہ مقدمہ

مسئلہ نمبر 1:۔ اس ٹاپک میں ہم علم النجوم کے ردوالی احادیث اور مفتیان کرام کے قول تحریر کریں گے۔ ان احادیث واقوال کا موازنہ پیچھے تحریر کردہ علم النجوم کے نظریات سے کریں گے کہ آیا کہ یہ احادیث واقوال ہمارے تحریر کردہ نظریات کے خلاف تو نہیں ہیں۔

حدیث نمبر 41:۔ صحیح مستدرک اور مسند احمد میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور تفسیر در منثور و مسند بزار میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور ترمذی شریف میں روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''من اتی عرافا او کاھنا وصدقه بما یقول فقد کفر بما انزل علیٰ محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

(فتاویٰ افریقہ، ص 161، مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد)

ترجمہ: جو کسی عراف (غیب بتانے والے) یا کاہن کے پاس آئے اور اس کی بات کو سچ سمجھے وہ کافر ہوا اس چیز سے جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی۔

حدیث نمبر 42:۔ معجم کبیر طبرانی میں واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ''من اتی کاھنا فاء سئله شئی حجبت عنه التوبه اربعین لیلة فان صدقه بما قال کفر''

ترجمہ: جو کسی کاہن کے پاس جا کر اس سے کچھ پوچھے اس کو 40 دن توبہ نصیب نہ ہو اور اگر اس کی بات پر یقین رکھے تو کافر ہو۔ (فتاویٰ افریقہ، ص 161، مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد)

حدیث نمبر 43:۔ حضرت امام مسلم نے اپنی سند سے اور مسند احمد میں ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ''من

اتی عرافا فسئلہ عن شئی لم تقبل لہ صلوٰۃ اربعین لیلۃ۔"

(مسلم شریف، ج4، ص1751، دار احیاء التراث، بیروت)

ترجمہ:۔ جو کسی عراف (غیب گو) کے پاس جا کر کوئی غیب کی بات دریافت کرے تو اس کی 40 دن نماز قبول نہ ہو (یا نماز قبول نہیں ہوتی)۔

حدیث نمبر 44:۔ مسند احمد میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: "من اتی کاھنا وصدقہ بما یقول او اتی امرأۃ حائضا او اتی امرأۃ فی دبرھا فقد برئی مما انزل علیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔"

(فتاوی افریقہ، ص160)

ترجمہ:۔ "جو شخص کسی کاہن کے پاس گیا اور اس کے قول کی تصدیق کی یا حالت حیض میں عورت سے قربت کرے یا دوسری طرف دخول کرے وہ اس چیز سے بری ہو گیا جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اتاری گئی۔"

حدیث نمبر 45:۔ مسلم شریف میں حضرت معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امورا کنا نصنعھا فی الجاھلیۃ ناتی الکھان قال فلا تاتوا الکھان۔"

ترجمہ:۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! زمانہ جاہلیت میں کچھ کام کرتے تھے ہم کاہنوں کے پاس جاتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کہ تم کاہنوں کے پاس نہ جاؤ۔"

(مسلم شریف، ج2، ص232، قدیمی کتب خانہ کراچی)

حدیث نمبر 46:۔ مسند بزار میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: "لیس منا تطیر لہ او تطیر لہ او من تکھن او تکھن لہ او من سحر او سحر لہ۔"

ترجمہ: جس نے بدشگونی لی یا جس کے لئے بدشگونی لی گئی یا جس نے کہانت کی یا جس کیلئے کہانت کی گئی یا جادو کرنے اور کروانے والا ہم میں سے نہیں۔

(وہ ہم میں سے نہیں، ص 31، مکتبۃ المدینہ)

روایت نمبر 4:۔ البحر الذخار کی جلد نمبر 5 میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: جو کاہن یا جادوگر کے پاس گیا اور اس کے قول کی تصدیق کی تو اس نے کفر کیا اس کے ساتھ جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔

اوپر تحریر کردہ تمام احادیث میں دو الفاظ استعمال ہوئے ہیں، ایک کاہن اور دوسرا عراف۔ احادیث میں نجومی کا لفظ کہیں بھی استعمال نہیں کیا گیا۔ ان دونوں الفاظ کی تعریفات مندرجہ ذیل ہیں۔

کاہن کی تعریف

حدیث نمبر 47: صحیح مسلم و بخاری کی جلد نمبر 2 میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں کہ کچھ لوگوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کاہنوں کے بارے میں پوچھا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''ان کی باتوں کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔'' لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! جو خبر وہ دیتے ہیں بعض اوقات وہ سچ نکلتی ہے۔ ارشاد فرمایا: ''وہ کلمہ جن سے سنا ہوا ہوتا ہے جسے جنی اچک لیتی ہے اور اپنے دوست (کاہن) کے کان میں اس طرح ڈال دیتی ہے جس طرح ایک مرغی دوسری مرغیوں کے کان میں آواز پہنچاتی ہے۔ پھر کاہن اس کلمہ میں سو سے زیادہ جھوٹی باتیں ملا دیتے ہیں۔ (بدشگونی، ص 70، مکتبۃ المدینہ کراچی)

حدیث نمبر 48:۔ صحیح بخاری کی جلد نمبر ۲ میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: ''فرشتے بادلوں میں اترتے ہیں اور اس بات کا ذکر کرتے ہیں جس کا آسمان پر فیصلہ ہوا، پس شیطان چوری چھپے سنتا ہے اور نجومیوں (کاہنوں) کے کان میں ڈالتا ہے اور وہ اس میں اپنی طرف سے ایک سو جھوٹ ملاتے ہیں۔ (کتاب الکبائر، ص 288، فرید بک سٹال لاہور)

قول نمبر 12:۔ مفتی احمد یار خان نعیمی فرماتے ہیں کہ کاہنوں کا دعوی تھا کہ جنات ہمارے پاس آکر ہم کو غیبی چیزیں، غیبی خبریں بتاتے ہیں۔ (مراۃ المناجیح، جلد 2، ص 267)

قول نمبر 13:۔ حدیقہ ندیہ میں زیر حدیث امام بن حصین در بارۂ کہانت ہے: یہاں کہانت سے مراد جن سے کسی غیب کا پوچھنا ہے، جیسے ہمارے زمانے میں مندل کا عمل۔

(فتاوی افریقہ، ص 161، مکتبہ نوریہ رضویہ)

قول نمبر 14:۔ علامہ خطابی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کاہن اسے کہتے ہیں جو علم الغیب پر اطلاع کا دعویدار ہو اور مستقبل میں ہونے والے واقعات کی خبر دیتا ہو۔

(76 کبیرہ گناہ، ص 143، مکتبۃ المدینہ)

مذکورہ دونوں احادیث اور اقوال سے ثابت ہوا کہ کاہن سے مراد ایسا شخص ہے جو جنات یا موکلات کے ذریعے غیب کا دعویدار ہو۔

عراف کی تعریف

مفتی احمد یار خان نعیمی فرماتے ہیں کہ بعض کاہن خفیہ علامات واسباب سے غیبی چیزوں کا پتہ بتاتے ہیں انہیں عراف کہتے ہیں اور اس عمل کو عرافت۔ یہ دونوں عمل (کہانت

اور عرافت) حرام ہیں اور ان کی اجرت لینا اور دینا دونوں حرام ہیں۔

(مراۃ المناجیح، ج 6، ص 267)

آسان الفاظ میں کاہن سے مراد ایسا شخص ہے جو غیب کا دعوی بذریعہ جنات و موکلات کرے اور عراف سے مراد ایسا شخص ہے جو غیب کا دعوی جنات و موکلات کے علاوہ کسی دوسرے اسباب سے کرے۔ اب یہ اسباب چاہے علم النجوم ہو، علم الرمل ہو، ہاتھ کی لکیریں ہوں یا علم الاعداد وغیرہ۔

قول نمبر 15: ۔ جیسا کہ مفتی غلام رسول تبیان القرآن کی جلد 6، صفحہ نمبر 533 پر ارشاد فرماتے ہیں: کہ پیشن گوئیوں کو ظن کے درجہ میں مان لینا درست ہے۔ البتہ ہاتھ کی لکیروں سے علم النجوم سے یا علم جفر کے ذریعے غیب دانی کا دعوی کرنا اور ان مدعیان علم غیب سے غیب کے متعلق سوال کرنا اسلام میں جائز نہیں ہے۔

اہم بات: اوپر بیان کردہ احادیث کے بعض تراجم میں عراف اور کاہن کی جگہ لفظ نجومی لکھا ہوا ملتا ہے۔ جبکہ مذکورہ احادیث واقوال کی روشنی میں کاہن کے لئے لفظ نجومی یا نجومی کے لئے لفظ کاہن کسی مسلمان علم النجوم کے ماہر کے خلاف استعمال کرنا کسی بھی طرح مناسب اور جائز نہیں، کیونکہ علم نجوم والوں کے پاس ستاروں کا علم ہوتا ہے نہ کہ شیطانی جنات وموکلات کی تسخیر اور لفظ عراف کی جگہ نجومی اس وقت استعمال کریں گے جب یہ نجومی یا علم النجوم کا ماہر شخص ستاروں کے ذریعے غیب کا دعویدار ہو۔ لیکن اگر یہ شخص غیب کا دعویدار نہیں اور اپنے اس علم کو پیشن گوئی یا ظنی علم کہتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں اور نہ ہی ہم ایسے شخص کو عراف کہیں گے۔ کیونکہ بعض اوقات بولنے والا اپنے طویل تجربات کے بنا

پر یقینی بات کا دعویٰ کر رہا ہوتا ہے، جیسے کوئی ڈاکٹر اپنی بار ہا کی آزمودہ دوائی کے متعلق مریض کو بتاتا ہے کہ اس سے ضرور شفاء ہوگی اور اگر اس ڈاکٹر یا علم النجوم کے ماہر سے پوچھا جائے کہ اگر اللہ عزوجل نہ چاہے تو پھر بھی ایسا ہی ہوگا جو آپ بتا رہے ہیں یا آپ غیب کا دعویٰ کر رہے ہیں تو یہ دونوں فوراً جواب میں انکار کر دیں گے اور وضاحت کریں گے کہ ہم نے یہ بات ظنی طور پر اپنے تجربات کی روشنی میں بولی ہے نہ کہ علم الغیب کے دعوے میں۔ لیکن اس کے باوجود اگر کچھ افراد علم النجوم کو غیب سمجھتے ہیں یا غیب کا دعویٰ کرتے ہیں وہ تجدید ایمان کریں (یعنی توبہ کر کے دوبارہ کلمہ پڑھیں) اور آئندہ کے لئے اس قبیح وحرام کام سے باز رہیں۔

مسئلہ نمبر 2 (ستاروں سے طلب امداد)

حدیث نمبر 49:۔ صحیح مسلم وصحیح بخاری اور سنن ابی داؤد میں حضرت سیدنا خالد جُہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حدیبیہ کے مقام پر بارش کے بعد صبح کی نماز پڑھائی، جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف رخ انور کیا اور ارشاد فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو تمہارے رب عزوجل نے کیا ارشاد فرمایا؟'' لوگوں نے عرض کی: اللہ عزوجل اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: ''اللہ عزوجل نے فرمایا ہے کہ میرے بندوں نے صبح کی تو کچھ مومن ہوئے اور کچھ کافر۔ جس نے کہا: ہم پر اللہ عزوجل کے فضل اور اس کی رحمت سے بارش ہوئی تو وہ مجھ پر ایمان رکھنے والا ہے اور جن لوگوں نے کہا: ہم پر فلاں فلاں ستارے کے سبب بارش ہوئی، وہ میرے منکر اور ستاروں کے ماننے والے ہوئے۔ (بدشگونی، ص 64، مکتبۃ المدینہ)

(بخاری شریف، ج 1، ص 295، ح 846، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

حدیث نمبر 50:۔ صحیح مسلم کی جلد 1 میں حضرت ابو مالک سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: "دور جاہلیت کی چار چیزیں ایسی ہیں جنہیں میری امت نہیں چھوڑے گی۔ اپنے حسب ونسب پر فخر کرنا، نوحہ کرنا، دوسروں کے حسب ونسب پر طعن کرنا، تاروں سے بارش طلب کرنا۔ (مسلم شریف، کتاب الایمان، ج 1، ص 72)

مذکورہ دونوں احادیث میں وعید صرف ان لوگوں کیلئے ہے جو ستاروں سے مدد طلب کرتے ہیں جیسا کہ کچھ عامل حضرات ایسی تسخیر کواکب والی دعائیں اور عمل پڑھتے ہیں جن میں ان کواکب سے طلب امداد والے الفاظ ہوتے ہیں اور یہ حرام ہے۔ جیسا کہ اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں چونکہ اصل مقصود ستاروں سے طلب امداد ہے اس لئے حرام ہے، اس لئے کہ ان اشیاء سے مدد لینا جائز نہیں (فتاوی رضویہ، ج 21، ص 223)

پہلی حدیث کے تحت مفتی محمد امجد شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: اگر یہ اعتقاد ہو کہ ستارے ہی بارش برساتے ہیں تو یہ اعتقاد کفر ہے اور اگر یہ اعتقاد ہو کہ بارش اللہ تعالیٰ کی اجازت سے برستی ہے۔ مختلف ستاروں کا طلوع وغروب اس کی علامت ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ مزید فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں کفر اور ایمان کے لغوی معنی مراد ہیں یعنی میرا انکار کرنے والا اور ستاروں کی منزل کا ماننے والا ہے۔

(نزہۃ القاری، ج 2، ص 495، فرید بک سٹال)

نوٹ:۔ یہاں پر ستاروں سے طلب امداد سے مراد کسی حاجت روائی میں ستاروں کو براہ راست مخاطب کرنا ہے۔

مسئلہ نمبر 3

(علم النجوم کے رد میں علماء کرام کے اقوال)

قول نمبر 16: اعلیٰ حضرت فتاوٰی رضویہ کی جلد 21، ص 223 میں ارشاد فرماتے ہیں: چونکہ اصل مقصود ستاروں سے طلب امداد ہے۔اس لئے حرام ہے۔اس لئے کہ ان اشیاء سے (یعنی ستاروں سے) مدد لینا جائز نہیں کہ جس کا استقلال مشرکین کے خیال میں پختہ ہوگیا ہے ورنہ مکروہ اور ترک اولیٰ ہے اس لئے کہ یہ ارباب توکل کے اعمال میں نہیں بلکہ دوسرے لوگوں (مشرکین) کے افعال کے مشابہ ہے۔

اور یہ ظاہر ہے (یعنی درست ہے) بشرطیکہ طلب امداد ستاروں سے نہ ہو اور صاحب اہل تجربہ اپنے تجربہ سے جانتے ہیں کہ ان امور (علم النجوم) کی رعایت کرنا بالکل اسی طرح ہے جس طرح اوزان اور بے شمار تخمینات کی رعایت کرنا دواؤں میں مناسب مقصود اور وہ اللہ عزوجل کے فیصلہ کے مطابق واقع ہو۔پس اس صورت میں کچھ ڈر نہیں (کیا غور نہیں کرتے) کہ خود وہ بزرگ ہستی جو اللہ عزوجل غالب اور جلیل القدر کے معاملات میں بہت سخت گیر تھے یعنی مومنوں کے امیر حضرت عمر (فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ)، سب سے بڑے فرق کرنے والے (حق و باطل میں) نے طلب بارش کی دعا مانگتے وقت منزل قمر کی رعایت کرنے کا حکم دیا (اس قول کی تفصیل کیلئے زائچہ اور پیشن گوئی والے ٹاپک میں فقہی دلیل نمبر 3 ملاحظہ کریں) اور اسی پر وہ سب باتیں قیاس شدہ ہیں جو شاہ محمد غوث گوالیاری اور حضرت شیخ محمد شاذلی اور ان کے علاوہ دیگر جلیل القدر اکابرین نے اپنی عمدہ کتابوں میں ذکر فرمائیں۔جیسا کہ جواہر خمسہ اور اس کی شروح میں ان کی صراحت فرمائی۔لہٰذا توفیق ہونی چاہیے اور حصول توفیق اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہی ہو سکتی ہے۔

(فتاوٰی رضویہ، ج 21، ص 223)

وضاحت:۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے اس قول کے دو حصے کیے گئے ہیں۔ جن کی الگ الگ تشریح کی جائے گی۔ پہلے پیراگراف میں اعلیٰ حضرت نے مشرکین کے غلط عقائد کی وجہ سے علم النجوم کا رد کیا ہے کہ ان کفار کے ذریعے مسلمانوں میں ستاروں سے مدد طلب کرنے کا بُرا عقیدہ پھیلا۔ لہٰذا اگر کوئی مسلمان کسی ہندو کافر یا مشرک وغیرہ سے (جو کہ علم النجوم کا ماہر ہو) متاثر ہو کر علم النجوم سیکھنے کی طرف رجوع کرتا ہے یا مائل ہوتا ہے اور ستاروں سے طلب امداد کا عقیدہ رکھتا ہے تو یہ حرام ہے اور اگر ستاروں سے امداد وطلب نہیں کرتا اور نہ ہی ان کو پکارتا ہے تو پھر بھی علم النجوم سیکھنے کو اعلیٰ حضرت نے مکروہ کہا (مشرکین کے باعث)، کیونکہ احادیث میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مشرکین و کفار کی پیروی یا مشابہت اختیار کرنے سے منع فرمایا ہے۔ اس لئے علم النجوم کا ترک کرنا افضل ہے، چاہے اس مسلمان سے کوئی غلط قول و فعل علم النجوم کے حوالے سے ظاہر نہ بھی ہو لیکن مشرکین و کفار کی صحبت کے باعث اس مسلمان کا اتنا نقصان ضرور ہو گا کہ یہ اللہ تعالیٰ پر توکل کی بجائے ستاروں پر توکل کرے گا یا اس کا دھیان معاملات میں اللہ عزوجل کی بجائے ستاروں کی طرف لگا رہے گا۔ اس لئے پہلے پیراگراف میں اعلیٰ حضرت نے اس کو مکروہ اور خلاف توکل فرمایا۔

جبکہ اسی پیراگراف کے دوسرے حصے میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، شاہ محمد غوث گوالیاری رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر متقی، نیک اکابرین اور بزرگان دین کا ذکر کیا ہے اور ان کے بیان کردہ علم النجوم کو درست قرار دیا ہے۔ لہٰذا اگر کوئی شخص صحابہ کرام یا کسی متقی، پرہیزگار، نیک، اہل کشف، کسی ولی یا مفتی صاحب وغیرہ سے متاثر ہو کر یا ان میں سے کسی کو استاد جان کر اور ان سے رہنمائی حاصل کرتے ہوئے علم النجوم سیکھتا ہے یا اس کی طرف مائل ہوتا ہے یا قرآن کی آیات پر عمل کرتے ہوئے اس علم کی طرف متوجہ ہوتا

ہے تو پھر علم النجوم کو حاصل کرنے اور اس سے فائدہ اٹھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ لیکن ایسا شخص پہلے علم النجوم کے صحیح وغلط عقائد اور نظریات کا علم ضرور حاصل کرے ورنہ گمراہی کا خطرہ ہے۔

قول نمبر 17:۔ اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں: کہ کاہنوں (بذریعہ موکلات وجنات غیب کا دعویٰ کرنے والوں) یا جوتشیوں (ہندوؤں) کو ہاتھ دکھا کر تقدیر کا بھلا برا دریافت کرنا (یعنی ان سے غیب کی بات پوچھنا) اگر بطور اعتقاد ہو۔ یعنی جو یہ بتائیں حق ہے تو کفر خالص ہے۔ اسی کو حدیث میں فرمایا: یعنی اس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہونے والی شے کا انکار کیا۔ اگر بطور اعتقاد ویقین (یعنی یقین رکھنے کے) نہ ہو مگر میل و رغبت کے ساتھ ہو تو گناہ کبیرہ ہے۔ اسی کو حدیث میں فرمایا: اللہ تعالیٰ چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں فرمائے گا اور اگر بطور ہزل و استہزا (بطور ہنسی مذاق) ہو تو عبث (بیکار) و مکروہ وحماقت ہے ہاں اگر بقصد تعجیز (اس جوتشی کو عاجز کرنے کیلئے) ہو تو حرج نہیں۔

(فتاویٰ رضویہ، ج 21، ص 155)

وضاحت:۔ اس قول میں اعلیٰ حضرت نے لفظ کاہن اور جوتشی استعمال کیا ہے۔ کاہن کی تفصیل وتعریف ٹاپک ''کاہن کی تعریف'' میں گزر چکی اور جوتشی لفظ خاص کر ہندوؤں کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ اس پورے قول کا مفہوم یہ ہے کہ اگر کوئی مسلمان کسی غیب کا دعویٰ کرنے والے کاہن یا مشرک یا عراف کے پاس جا کر غیب کی بات پوچھے تو ایسے شخص پر احادیث میں سخت وعیدات ہیں۔ ان احادیث کا ذکر اس حصہ کے شروع میں گزر چکا ہے۔ چونکہ اعلیٰ حضرت ہندوستان کے رہنے والے تھے اور ہندوؤں، جوتشیوں میں غیب دانی کا دعویٰ عام تھا اور ہے۔ ہندوؤں کا ستاروں کے متعلق یہ عقیدہ ہے کہ ستارے ہماری تقدیر پر اثر انداز ہوتے ہیں اور ان ستاروں کے موثر حقیقی ہونے کے اثرات کے

باعث ہماری تقدیر بنتی اور بگڑتی ہے۔ ایسا عقیدہ کسی مسلمان کیلئے خالصتاً کفر ہے۔ اگر آج کے دور میں پاکستانی یا انڈین مفتی سے کسی مسلمان کا ہندو جوتشی کے پاس جا کر آئندہ کے واقعات کے بارے میں سوال پوچھنے کا فتویٰ دریافت کیا جائے تو حکم یہی ہوگا جو اعلیٰ حضرت نے ارشاد فرمایا۔ لیکن اگر معاملہ کسی مسلمان زائچہ ساز یا نجوی کا ہو تو اس کے خلاف ہم اعلیٰ حضرت کا یہ قول پیش نہیں کر سکتے جب تک براہ راست اس سے ملاقات کر کے اس بات کی تصدیق نہ کر لیں کہ آیا کہ یہ شخص غیب دانی کا دعویٰ کرنے والا یعنی عراف ہے بھی کہ نہیں۔ کیونکہ خود اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں۔

کسی کو کافر کہنے پر اہم مسئلہ

اگر کسی کلام (بات چیت) میں 99 احتمال کفر کے ہوں اور ایک اسلام کا تو واجب (ضروری) ہے کہ احتمال (شک) اسلام پر کلام محمول کیا جائے جب تک اس کا خلاف ثابت نہ ہو۔ (فتاویٰ رضویہ ج 14، ص 604,605)

بہار شریعت میں ہے کہ اگر کسی (شخص کے) کلام میں چند معنے بنتے ہیں بعض کفر کی طرف جاتے ہیں اور بعض اسلام کی طرف تو اس شخص کی تکفیر (حکم کفر) نہیں کی جائے گی۔ ہاں اگر معلوم ہو کہ قائل (کہنے والے) نے معنی کفر کا ارادہ کیا مثلاً وہ خود کہتا ہے کہ میری مراد یہی (یعنی کفر) ہے تو کلام محتمل ہونا نفع نہ دے گا (یعنی اب کوئی تاویل نہیں نکالی جائے گی اور اس شخص کو کافر ہی کہا جائے گا)۔

(بہار شریعت، حصہ 9، ص 173، مکتبۃ المدینہ کراچی)

قول نمبر 18:۔ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ بہار شریعت میں فرماتے ہیں قمر در عقرب یعنی جب چاند برج عقرب میں ہوتا ہے تو سفر کرنے کو بُرا

جانتے ہیں اور نجومی اسے منحوس بتاتے ہیں اور جب برج اسد میں ہوتا ہے تو کپڑے کٹوانے اور سلوانے کو بُرا جانتے ہیں ایسی باتوں کو ہرگز نہ مانا جائے، یہ باتیں خلاف شرع اور نجومیوں کے ڈھکوسلے ہیں۔ نجوم کی اس قسم کی باتیں جن میں ستاروں کی تاثیرات بتائی جاتی ہیں کہ فلاں ستارہ طلوع ہوگا تو فلاں بات ہوگی، یہ بھی خلاف شرع ہے۔ اس طرح پچھتروں (ستاروں کی منزلوں) کا حساب کہ فلاں پچھتر (ستاروں کی منزل) سے بارش ہوگی یہ بھی غلط ہے۔ حدیث میں اس پرختی سے انکار فرمایا۔

(بہار شریعت، ج3، ص659، مکتبۃ المدینہ کراچی)

وضاحت:۔ اس قول میں بھی ستاروں کی تاثیرات کے حوالے سے بیان کیا گیا ہے کہ اگر کوئی شخص عقیدہ رکھے کہ ستارے ہی بارش برساتے ہیں یا ان کے اثر کے باعث بارش ہوتی ہے تو یہ غلط ہے اور اگر ستاروں کے اثرات کے باعث سفر کرنے یا کپڑے سلوانے کو بُرا جانتا ہے تو یہ بھی غلط ہے اور اگر ان معاملات میں ستاروں کو علامتی طور پر لیتا ہے تو پھر جائز ہے جس کا تفصیلاً ذکر "ستاروں سے طلب امداد" والے ٹاپک میں گزر چکا ہے اگر ہم اس بات کے فرق کی باریکی کو نہیں سمجھیں گے تو مفتی محمد امجد رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اقوال میں زبردست تضاد پیدا ہو جائے گا کیونکہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے کہ سفر نہ کرو جب چاند برج عقرب میں ہو۔ (اس قول کی تفصیل کیلئے حصہ اول میں زائچہ اور پیشن گوئی والے ٹاپک سے فقہی دلیل نمبر 3 کو ملاحظہ کریں)



مسئلہ نمبر 4

(علم النجوم اور جادو)

حدیث نمبر 51:۔ سنن ابی داؤد کی جلد 2 اور کتاب الکبائر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: ''جس نے علم النجوم کا ایک شعبہ حاصل کیا اس نے جادو کا ایک شعبہ حاصل کیا اس نے زیادہ کیا جس قدر زیادہ کیا۔ (کتاب الکبائر، ص 289، فرید بک سٹال)

وضاحت:۔ یہ حدیث مشرکین عرب اور کفار کے بارے میں ہے نہ کہ صحیح العقیدہ مسلمانوں کے متعلق۔ اگر ہم یہ قیاس یا فرض کریں کہ یہ حدیث مسلمانوں کیلئے ہے تو پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بارش کیلئے دعا کرنے کے حوالے سے قول، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا برج عقرب میں سفر نہ کرنے والا قول، اعلیٰ حضرت کا زائچہ دیکھ کر پیشن گوئی کرنے والا واقعہ، اعلیٰ حضرت کا زائچہ بنانا، مقدمہ والے ٹاپک میں پہلے قول کا دوسرا پیراگراف، شاہ محمد غوث کا علم النجوم، امام بونی، امام فخر الدین رازی، محمد ظفر الدین بہاری کا تصدیقی قول اور بہت سے مفتیان کرام، صحابہ کرام، اہل کشف بزرگ اور دیگر اکابرین وغیرہ کو اس حدیث کے مطابق معاذ اللہ، معاذ اللہ جادوگر ماننا لازم آتا ہے۔ کیونکہ ان بزرگان دین کی کتب اور اقوال سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ان سب کو صرف اتنا علم النجوم معلوم نہیں تھا جس سے یہ حضرات نمازوں کے اوقات کا استخراج یا سالوں اور مہینوں کی گنتی معلوم کرتے تھے بلکہ یہ حضرات علم توقیت اور علم ہیئت کے علاوہ بہت سارے دوسرے معاملات میں بھی علم النجوم کا استعمال کرتے اور اس سے فائدہ اٹھاتے یا

استفادہ حاصل کرتے تھے۔مثلاً وظائف شروع کرنے،تعویزات لکھنے،دعا کرنے اور سفر کرنے وغیرہ میں علم النجوم کا لحاظ رکھتے تھے اور آج کے دور میں بھی بہت زیادہ عامل علماء کرام ایسے ہیں جو تعویزات لکھتے وقت قمر درعقرب کا لحاظ رکھتے ہیں تو اس حدیث کے مطابق ان سب کو معاذ اللہ جادوگر تسلیم کرنا ہوگا۔اللہ تعالیٰ ایسی گمراہی سے محفوظ رکھے (آمین)

اصل حقائق یہ ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دنیا میں تشریف آوری سے پہلے مشرکین مکہ وعرب کہانت کرتے تھے اور کاہن وہ شخص ہے جس کے پاس موکلات ہوں اور جنات کو وہ شخص قابو کرسکتا ہے جو جادو کے عملیات میں ماہر ہو،کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دنیا میں تشریف آوری سے پہلے قرآن نازل نہیں ہوا تھا اور نہ ہی قرآنی عملیات تھے۔مشرکین عرب میں کہانت کرنے والے دوسرے وہ لوگ تھے جو یہ کام علم النجوم کے ذریعے کرتے تھے۔ان میں سے کچھ قبائل سورج کو اور کچھ چاند کو پوجتے اور ان کو معاذ اللہ خدا مانتے تھے۔لیکن جو نجومی باقاعدہ دوکانداری کرتے تھے ان نجومیوں نے بھی جادو کا کچھ نہ کچھ حصہ ضرور سیکھا ہوتا تھا جس کی تصدیق حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس قول مبارک سے ہوتی ہے۔"نجومی جادوگر ہے اور جادوگر کافر ہے۔"

(کتاب الکبائر،ص 289،فرید بک سٹال لاہور)

اسلام کے ابتدائی دور میں نجومی صرف مشرکین عرب ہی تھے۔کسی صحابی کیلئے نجومی کا لفظ استعمال نہیں کیا جاتا تھا اور بعد میں جب مکہ فتح ہوا اور اسلامی سلطنت کا عروج ہوا یا جو صحابہ کرام کا دور رہا،اس عرصہ میں کوئی ایسی روایت نہیں ملتی کہ کسی صحابی نے علم النجوم سیکھنے کے بعد دوکانداری کی ہو اور یہ صحابی نجومی کے طور پر مشہور ہوئے ہوں۔اس دور میں نجومی صرف مشرکین عرب ہی کو کہا جاتا تھا اور وہ کافر تھے اس لئے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

ان کو کافر کہا اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی ان نجومیوں کے علم النجوم کو جادو کا ایک شعبہ قرار دیا۔ زمانہ جاہلیت میں جادوگر، علم النجوم اس لئے حاصل کرتے تھے کہ جادو کرنے کیلئے علم النجوم کے ذریعے مناسب وقت کا استخراج کر سکیں۔ اس کے دلائل مندرجہ ذیل ہیں۔

☆ ترمذی شریف میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے چاند کی طرف نظر کر کے فرمایا: ''کہ اے عائشہ! اللہ کی پناہ لو اس کے شر سے یہ اندھیری ڈالنے والا ہے، جب ڈوبے۔

☆ جادو کے وہ عمل جو بیمار کرنے کیلئے ہیں وہ اس وقت میں کئے جاتے ہیں جب چاند چھپ جائے۔ (خزائن العرفان، سورہ فلق، آیت 3 کی تفسیر)

☆ جب چاند گرہن میں سیاہ ہو جائے یا مہینہ کے آخر میں غائب ہو جائے کیونکہ ان اوقات میں جادو زیادہ کیا جاتا ہے۔ (نور العرفان، سورہ فلق، آیت 3 کی تفسیر)

مذکورہ دونوں اقوال اور حدیث سے معلوم ہوا کہ علم النجوم سے صرف روحانی عملیات کیلئے وقت کا استخراج نہیں کیا جاتا بلکہ اس کے ذریعے جادو کرنے کیلئے بھی بُرے وقت کا استخراج کیا جاتا ہے۔ اس لئے زمانہ جاہلیت میں لوگ علم النجوم کو حاصل کرتے اور اس کے ذریعے عرافت (غیب گوئی) کرتے اور جادو کرتے تھے۔ مزید وضاحت کیلئے ایک حدیث پیش خدمت ہے۔

حدیث نمبر 52:۔ ''نحوست عورت میں، گھر میں اور گھوڑے میں ہے۔''

(بخاری، کتاب النکاح، ج 3، ص 430، ح 5093)

اگر اس حدیث کے ظاہری معنوں میں عورت کو منحوس سمجھا جائے تو تمام صحابیات، نبی، پیغمبروں کی مائیں، خاتون جنت، امہات المومنات، نیک اور پرہیزگار خواتین وغیرہ سب عورتیں ہیں۔ ان عورتوں کے متعلق ایسی بات سوچنا بھی حماقت ہے۔ لہٰذا علماء کرام

نے اس حدیث کی بہت زیادہ تاویلات بیان کیں ہیں۔لیکن اس حدیث کی اصل حقیقت سے پردہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اٹھایا۔ چنانچہ فتاویٰ رضویہ کا مفہوم ہے کہ جب یہ حدیث ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو پہنچی تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بہت غضبناک ہوئیں اور قسم کھا کر فرمایا: کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے یہ ارشاد نہیں فرمایا تھا بلکہ یوں ارشاد فرمایا تھا: کہ دور جاہلیت والے ان چیزوں (عورت، گھر اور گھوڑے) سے نحوست لیتے تھے۔''

(فتاویٰ رضویہ، ج24، ص246)

اس سے معلوم ہوا کہ یہ حدیث مشرکین عرب کے غلط نظریہ کا بیان ہے نہ کہ مسلمان عورتوں یا مسلمانوں کے گھر اور گھوڑوں کیلئے۔جس طرح یہ حدیث مشرکین عرب اور کفار کیلئے ہے اسی طرح حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی علم النجوم کو جادو کا شعبہ کہنے والی حدیث اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نجومی کو جادوگر اور کافر کہنے والا قول بھی کفار کیلئے ہے۔جس طرح اس حدیث میں تمام عورتوں اور گھروں کا منحوس ہونا ناممکن اور عقلاً محال ہے اسی طرح تمام مسلمان نجوم جاننے والوں کا کافر اور جادوگر ہونا بھی ناممکن اور عقلاً محال ہے۔

مسئلہ نمبر5

قول نمبر19:۔ فتاویٰ شامی کی جلد1، صفحہ33 پر علم النجوم کے حصول کو تین وجوہات کی وجہ سے منع کر دیا گیا ہے۔

1:۔ جب عوام یہ علم سیکھیں گے تو یہ سمجھیں گے کہ یہ آثار ستاروں کی گردش کے بعد پیدا ہوئے ہیں یا ان ستاروں کو موثر حقیقی سمجھیں گے۔

2:۔ ستاروں کے احکام محض اندازوں اور تخمینوں پر مبنی ہوتے ہیں۔

3:۔ اس علم کا کوئی فائدہ نہیں جو چیز مقدر کر دی گئی ہے وہ ہونی ہے۔

وضاحت نمبر 1:۔ جہاں تک موثر حقیقی کی بات ہے تو برصغیر پاک و ہند میں کوئی ایسا مسلمان موجود نہیں جو کسی بھی چیز کے متعلق یہ عقیدہ رکھتا ہو کہ اس چیز میں تاثیر اللہ عزوجل کی عطا کردہ نہیں ہے۔ ہاں ستاروں کی گردش یا اثرات کا معاملات پر اثر انداز ہونے کا عقیدہ مسلمانوں میں پایا جاتا ہے۔ ستاروں کی ایسی تاثیرات کے عقیدے کے رد میں اس باب کے حصہ اول میں کئی صفحات تحریر کر دیئے گئے ہیں۔ کیونکہ علم النجوم کے نظریات کے متعلق پورا باب لکھنے کا مقصد بھی یہی ہے کہ علماء کرام کی عوام کو علم النجوم سیکھنے یا اس کی طرف مائل ہونے سے روکنے کی اتنی زبردست کوششوں کے باوجود لوگ اس کی طرف مائل ہو رہے ہیں اور اس کو سیکھ رہے ہیں اور ایسے لوگوں کی تعداد میں دن بدن اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ چونکہ عوام میں علم النجوم کے متعلق غلط نظریات پھیلتے جا رہے ہیں اور عوام علم النجوم سیکھنے اور اس کی طرف مائل ہونے سے رکتے نہیں ہیں لہٰذا آج کے دور میں یہ ضروری ہو گیا تھا کہ علم النجوم کے متعلق صحیح نظریات واضح کئے جائیں کیونکہ علم کا چھپانا بذات خود گناہ و جرم ہے۔

حدیث نمبر 53:۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: ”جس شخص سے کوئی علمی بات پوچھی گئی پس اس نے اسے چھپایا تو قیامت کے دن اسے آگ کی لگام ڈالی جائے گی۔“

(الترغیب والترہیب، ج 1، ص 121)

وضاحت نمبر 2:۔ علم النجوم کے احکام محض اندازوں پر مبنی نہیں ہیں بلکہ یہ ایک حسابی اور قدرتی علم ہے۔ جس طرح علم توقیت والے نمازوں کے اوقات کا استخراج بذریعہ حساب کتاب کرتے ہیں۔ اسی طرح علم النجوم کے دوسرے معاملات میں بھی بہت باریک حساب کتاب اور حسابی پیچیدگیاں ہیں۔ چاہے کسی کا زائچہ بنانا ہو، سورج اور چاند کے مختلف برجوں میں داخل ہونے اور قیام کرنے کے اوقات نکالنا ہوں یا چاند کی منزلوں

کے متعلق معلوم کرنا ہو، اس کے لئے علم الریاضی میں ماہر ہونا ضروری ہے۔ اگر کسی شخص کا الجبرا کمزور ہو تو ایسے شخص کا علم نجوم کو سیکھنا اور سمجھنا بہت مشکل ہے۔

وضاحت نمبر 3:۔ جو چیز مقدر میں لکھ دی گئی ہے اس کو ہم ٹال تو نہیں سکتے لیکن احتیاطی تدابیر ضرور اختیار کر سکتے ہیں۔ مثلاً اگر کسی ملک یا شہر کا موسم بہت سرد ہے اور ہمارا اس شہر یا ملک میں سفر کر کے جانا ضروری ہے تو ہم اس ملک کے درجہ حرارت کو تو کم نہیں کر سکتے، لیکن اس ملک کا موسم معلوم ہو جانے کے بعد ہم اپنے سامان سفر میں رضائی، کمبل، گرم لباس، ہیٹر وغیرہ رکھ کر کسی حد تک اس سردی سے محفوظ ضرور رہ سکتے ہیں۔ اس طرح ہم بارش برسنے کو نہیں روک سکتے، لیکن بارش برسنے کی پیشن گوئی معلوم ہونے کے بعد اپنے پروگرام میں تبدیلی ضرور کر سکتے ہیں۔ ہم گرمی کو نہیں روک سکتے، لیکن اے۔ سی، ائیرکولر وغیرہ جیسے اسباب اختیار کر کے گرمی کی اس شدت اور نقصان سے ضرور محفوظ رہ سکتے ہیں۔ بلکہ اسلام میں علم کی روشنی میں اسباب کو اختیار کرنے اور کوشش کرنے کا حکم دیا ہے ورنہ کوئی بھی شخص روزگار اختیار نہ کرے، گھر بیٹھ جائے اور خیال کرے کہ جتنا رزق میرے مقدر میں ہے وہ مجھے مل جائے گا اس لئے کمانے کی ضرورت نہیں اور نہ نمازیں پڑھے اور نہ ہی تقویٰ اختیار کرے اور یہ سمجھے کہ اگر میری قسمت میں دوزخ میں جانا لکھ دیا گیا ہے تو میں چاہے کتنی ہی عبادت کروں، دوزخ میں ضرور جاؤں گا اور اگر میرے مقدر میں جنت ہے تو میں کتنے ہی گناہ کیوں نہ کروں جنت ہی میں جاؤں گا۔ اسلام میں ایسے نظریات کی ممانعت اور کوشش اور اسباب کو اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ لیکن توکل اللہ عزوجل پر رکھیں نہ کہ اسباب پر جیسا کہ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے احیاء العلوم میں توکل والے باب میں اس کی وضاحت کی ہے جس کا مفہوم ہے: کہ اگر کوئی شخص کسی سفر کا ارادہ رکھتا ہو اور سفر تین دن کا ہے۔ علاقہ ویران ہے اور راستے میں

کوئی آبادی بھی نہیں ہے تو اگر اس شخص کی تین سے چار دن تک بھوکا رہنے کی ریاضت ہے اور اسے معلوم ہے کہ اتنے دنوں تک کسی آبادی وغیرہ میں پہنچ جاؤں گا تو بغیر زادِ راہ (کھانے پینے کے سامان کے) اللہ عزوجل پر توکل کرتے ہوئے سفر پر نکل سکتا ہے اور اگر اس شخص کو بھوک، پیاس برداشت کرنے کی عادت نہیں تو سفر کیلئے زادِ راہ ساتھ لیکر نکلے لیکن اس زادِ راہ پر بھروسہ نہ کرے کیونکہ کھانا خراب ہوسکتا ہے، کہیں گر سکتا ہے، چوری ہو سکتا ہے۔ لہٰذا ہر حالت میں توکل اللہ عزوجل پر کرے چاہے اس کے پاس زادِ راہ ہو یا نہ ہو۔

مسئلہ نمبر 6

قول نمبر 20:۔ ان کے علاوہ اور اجزاء فروع فلسفہ بھی کفریات صریحہ ومحرمات قبیحہ سے مملو ہیں مثلاً.......... علم النجوم واحکام زائچہ عالمہ وزائچہ مولید

(فتاویٰ رضویہ، ج 23، ص 634)

اور زائچہ بنوانا بھی ناجائز ہے۔

(وقار الفتاوی، ج 3، ص 434)

وضاحت:۔ ان دونوں فتاوں میں، دیگر فقہی کتابوں میں اور علماء کرام جس زائچہ کے بنانے کو قبیح وحرام وناجائز قرار دیتے ہیں اس سے مراد وہ زائچہ ہے جس میں لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اچھے اور بُرے حالات ستاروں کے اثرات کے باعث پیدا ہوتے ہیں یا ستارے ہماری تقدیر پر اثر انداز ہوتے ہیں یا ہمارے معاملات کا بگڑنا اور بننا ستاروں سے منسلک ہے یا ستارے تدبیر عالم کرتے ہیں تو ایسا زائچہ بنانا اور بنوانا ناجائز ہے۔ لیکن اگر کوئی زائچہ ساز ان معاملات میں ستاروں کو بطور علامت یا نشانی سمجھتا ہے اور جس کیلئے زائچہ بنایا اس کو یہ نظریہ واضح بھی کر دیتا ہے اور سائل کو یہ بھی بتاتا ہے کہ یہ زائچہ غیب نہیں بلکہ صرف پیشن گوئی ہے تو پھر ایسا زائچہ بنانے اور بنوانے میں کوئی حرج نہیں۔ اس مسئلے

کی تفصیل کیلئے اس باب کے شروع میں زائچہ اور پیشن گوئی والا ٹاپک دیکھیں۔

باب نمبر 2 کے اس حصہ پنجم میں علم النجوم کے اعتراضات والی صرف چند احادیث واقوال کے جوابات دیئے گئے ہیں۔ باقی جتنی بھی علم النجوم کی مخالفت والی احادیث واقوال ہیں، ان کو اگر اس باب میں بیان کردہ نظریات وجوابات پر قیاس کرلیں تو انشاءاللہ عزوجل تمام باتیں واضح ہو جائیں گیں۔ کسی قسم کی الجھن باقی نہیں رہے گی۔ اس کے علاوہ اگر کسی کے علم میں علم النجوم کے حق یا رد میں کوئی حدیث، قول یا واقعہ وغیرہ موجود ہو تو ہمیں ضرور آگاہ کریں۔

چونکہ مشرکین وکفار کا علم النجوم کے متعلق عقیدہ حرام اور کفر پر مشتمل ہے اور مسلمان بذریعہ ٹی۔ وی، انٹرنیٹ وغیرہ ان کو دیکھتے رہتے ہیں جس کے باعث علم النجوم کے متعلق عوام میں بہت سی غلط باتیں مشہور ہو چکی ہیں۔ ان غلط باتوں کے باعث علماء کرام زائچہ وغیرہ بنانے سے منع کرتے ہیں اور کسی عام آدمی کو علم النجوم کے متعلق اسلامی عقائد سمجھانے کیلئے طویل وقت چاہیے جو کہ فون کے ذریعے ممکن نہیں ہو سکتا۔ اس لیئے علماء کرام ظاہر پر قیاس کرتے ہوئے (یعنی عوام میں جو غلط نظریات مشہور ہیں) علم النجوم سے منع فرما دیتے ہیں۔ اس بات کی بھی کوئی گارنٹی نہیں ہوتی ہے کہ اگر کسی شخص کو علماء کرام اجازت دیں تو وہ آگے چل کر علم النجوم کے متعلق حرام وناجائز نظریات میں نہ پڑ جائے۔ لہٰذا علماء کرام کی بدگمانی سے بچنا ہی بہتر ہے۔ کیونکہ یہ سارا باب جو لکھا گیا، وہ علماء کرام کے تعاون ہی سے ممکن ہو سکا ہے۔ اگر کوئی شخص یہ کہتا ہے کہ میں صرف صحیح مسلم و بخاری کو مانتا ہوں تو یہ کتابیں لکھنے والے اور ان کے تراجم ہم تک پہنچانے والے علماء کرام ہی ہیں۔ یہ علماء کرام ہی ہیں جن کے ذریعے علم ایک زمانے سے دوسرے زمانے تک منتقل ہوتا ہے۔ اس لئے ان کو دین کا وارث فرمایا گیا اور یہ سلسلہ قیامت تک جاری

رہے گا اور علماء کرام سے بھی یہ گزارش ہے کہ وہ کسی شخص کی بات کو غور سے سنیں، خاص کر جب یہ شخص اس علم کا ماہر ہو اور اس کے پاس اس علم کا طویل تجربہ اور مشاہدہ موجود ہو۔

''ایک اہم بات''

مقدمہ والا ٹاپک ختم نہیں ہوا بلکہ جاری ہے ہر خاص و عام، علماء کرام آسٹرولوجسٹ وغیرہ کے لئے دروازہ کھلا ہوا ہے۔ اگر کسی کے پاس ایسے دلائل، کوئی بات یا حقائق وغیرہ ہوں، جو اس باب میں بیان کردہ نظریات کے علاوہ، رد میں یا مخالفت میں ہیں تو پورے حوالے کے ساتھ تحریری طور پر ہمیں ضرور بھیجیں۔ آپ کی تحریر میں اگر واقع کوئی دم ہے یا کوئی نئی بات موجود ہے تو اس کو ضرور شائع کیا جائے گا۔ بنا کسی جھجھک یا ہچکچاہٹ کے اپنی رائے ضرور پیش کریں۔ اڈریس فون کے ذریعے معلوم کریں۔

☆☆☆☆

باب نمبر 3

''کچھ اس باب کے متعلق''

''یہ باب عملیات سے متعلقہ ان تمام شرائط، احتیاطوں اور پرہیزوں پر مشتمل ہے۔ جن کا علم ہونے کے بعد کوئی بھی شخص اللہ عزوجل کے کسی نام، قرآن کی کسی آیت یا سورت یا کسی عمل کا نہ صرف عامل بن سکتا ہے بلکہ ان اعمال سے متعلقہ موکلات و جنات کو بھی قابو کر سکتا ہے۔ یہی وہ شرائط و پرہیزات ہیں جو ہر قسم کے عملیات میں کام دیتے ہیں۔''

بسم اللہ شریف کو عمل میں لانے کے طریقے

بسم اللہ شریف کو عمل میں لانے کے کئی طریقے ہیں یہاں پر صرف تین طریقے بیان کئے جا رہے ہیں۔ جو شخص نیچے دیئے گئے طریقوں میں سے کسی طریقہ کے مطابق بسم اللہ شریف کی ریاضت کرے گا وہ صاحب زکوٰۃ ہو جائے گا۔ صاحب زکوٰۃ ہونے کے بعد یہ شخص بسم اللہ کے وہ تمام اعمال کر سکے گا جو آئندہ ابواب میں دیئے گئے ہیں۔ ان اعمال کا پورا پورا اثر ہوگا۔ انشاء اللہ یہ شخص ان اعمال میں ناکام نہیں رہے گا۔ یہاں پر بسم اللہ کو عمل میں لانے سے یہ مراد نہیں ہے کہ معاذ اللہ بسم اللہ شریف میں اثر نہیں ہے اور نیچے دیئے گئے طریقوں کے مطابق ریاضت کر کے اس میں اثر پیدا ہو جائے گا۔ بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ ہماری زبان میں اثر نہیں ہے اور مندرجہ ذیل طریقوں کے مطابق ریاضت کر کے ہماری زبان اس قابل ہو جائے گی کہ جب ہم بسم اللہ شریف پڑھیں گے تو بسم اللہ شریف کے پڑھنے سے نور پیدا ہوگا۔ یہ نور موکلات کی غذا ہوتی ہے، جب تک عامل اپنا عمل پڑھتا رہتا ہے موکلات اپنی غذا یعنی نور حاصل کرتے رہتے ہیں اور اللہ عزوجل کے حکم سے عامل کی حاجت روائی کرتے ہیں۔

عمل کیلئے نیت

کوئی بھی عمل شروع کرنے سے پہلے نیت کرنا ضروری ہوتا ہے۔ عمل کی نیت اس طرح کریں۔ یا اللہ عزوجل تو نے بسم اللہ میں جو فوائد و برکات رکھیں ہیں۔ ان کو حاصل کرنے کیلئے اور تیری رضا کے لئے، بسم اللہ شریف کی زکوٰۃ 40 دن میں ادا کرنے کی نیت کرتا ہوں۔

طریقہ نمبر 1 (زکوٰۃ اکبر)

قبلہ رخ بیٹھ کر سب سے پہلے گیارہ مرتبہ درود و سلام اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہ پڑھیں، پھر بارہ مرتبہ عزیمت پڑھیں، پھر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کو تین ہزار ایک سو پچیس (3125) مرتبہ پڑھیں۔ جب مطلوبہ تعداد پوری ہو جائے تو پھر 7 مرتبہ عزیمت اور آخر پر گیارہ مرتبہ اوپر دیا گیا درود و سلام پڑھ کر عمل پورا کریں۔ یہ ایک دن کا عمل ہوا۔ اس طرح چالیس (40) دن تک پڑھیں۔

اگر ایک نشست میں یہ عمل پڑھنا مشکل معلوم ہو تو مطلوبہ تعداد کو دو حصوں میں تقسیم کر لیں مثلاً اگر آپ مطلوبہ تعداد کو بعد نماز عشاء اور فجر دو حصوں میں تقسیم کرتے ہیں تو بعد نماز عشاء 11 مرتبہ درود و سلام، 12 مرتبہ عزیمت، 2000 مرتبہ بسم اللہ اور بعد نماز فجر 7 مرتبہ عزیمت اور 1125 مرتبہ بسم اللہ شریف پڑھیں۔ اپنی مصروفیت کو مدنظر رکھ کر جس طرح آپ کو آسانی ہو، اس کے مطابق وقت مقرر کر لیں۔ عزیمت مندرجہ ذیل ہے۔

عزیمت:۔ اَقْسَمْتُ عَلَیْکُمْ یَا جِبْرَائِیْلُ یَا ھَمُوَاکِیْلُ یَا رَوْبَائِیْلُ یَا اِسْرَافِیْلُ یَا طَاطَائِیْلُ یَا دُوْزْ یَائِیْلُ یَا اَمْوَاکِیْلُ یَا تَنْکَفِیْلُ یَا حُوْ لَا ئِیْلُ یَا سَرَاکِیْتَائِیْلُ یَا وَفْدَئِیْلُ یَا ھَمْدَئِیْلُ یَا زِسْتَطِیْشُ یَا عَتِیُوْشُ یَا ھُعْتَھُوْشُ یَا کَمُوْمَدَئِیْلُ (حاجت) بِحَقِّ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اَلْعَجِلَ السَّاعَۃَ الْوَحَا۔

نوٹ: پہلے دن جب عمل پڑھنے کیلئے بیٹھیں تو درود و سلام کے بعد ننانوے (۹۹) مرتبہ عزیمت کو پڑھیں جبکہ باقی دنوں میں صرف بارہ اور سات مرتبہ عزیمت کر پڑھنا

ہے۔ زکوٰۃ کے دوران عزیمت کے اندر لکھا ہوالفظ ''حاجت'' ادانہیں کیا جائے گا۔

دُعا:۔ جب ایک دن کا عمل پڑھ لیں تو اس طرح دعا کریں۔یااللہ عزوجل میں نے آج جو عمل پڑھا ہے تیری بارگاہ میں پیش کرتا ہوں، اس کا ثواب اپنی شان شایان عطا فرما۔ یہ ثواب میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام، تمام نبیوں، پیغمبروں، تمام صحابہ کرام، حضور غوث اعظم اور اپنے پیرو مرشد کا نام لیں، اپنے والدین اور اس عمل کے جتنے موکلات ہیں، ان سب کی خدمت میں پیش کرتا ہوں، قبول فرمالے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وسیلہ سے بسم اللہ شریف کی تاثیر میری زبان پر جاری فرمادے۔بسم اللہ شریف میں تونے جو ظاہری و باطنی، اخروی و دنیاوی فوائد رکھے ہیں وہ مجھ کو اپنی شان شایان عطا فرمادے۔ امین

ختم شریف:۔ چالیسویں دن آدھا کلو یا ایک کلو مٹھائی خرید کر عمل پڑھنے کے دوران اپنے پاس رکھیں اور عمل پڑھنے کے بعد دعا میں مٹھائی اور ثواب اوپر مذکورہ لوگوں کے علاوہ تمام مسلمان مرد و عورتوں کو ایصال و نیاز کر دیں۔ مٹھائی کو بچوں میں تقسیم کر دیں۔

عمل کے بعد روزانہ بسم اللہ کا پڑھنا

زکوٰۃ کی ادائیگی کے بعد روزانہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو 786 یا 100 مرتبہ ورد میں رکھیں تاکہ عمل قابو میں رہے کوئی ایک وقت مقرر کر کے روزانہ مطلوبہ تعداد میں بسم اللہ کو پڑھ لیا کریں۔

طریقہ نمبر 2 (زکوٰۃ اکبر)

قبلہ رخ بیٹھ کر پہلے 7 مرتبہ عزیمت، پھر 100 مرتبہ درود وسلام، اس کے بعد 786 مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھیں، پھر 100 مرتبہ یَا شَیْخ عَبْدَالْقَادِرْ جِیْلَانِیْ

شَیْئًا اللّٰہِ۔ پھر سجدہ میں جا کر 100 مرتبہ رَبِّیْ اِنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ اور آخر میں بیٹھ کر 100 مرتبہ درود وسلام پڑھیں۔ یہ ایک مرتبہ کا عمل ہوا۔ اسی طرح 24 گھنٹوں میں تین مختلف وقتوں میں تین مرتبہ یہ عمل پڑھیں۔ یہ عمل روزانہ تین مرتبہ 40 دن تک پڑھنا ہوگا۔

روزانہ پڑھنے کیلئے عزیمت، دُعا، آخری دن ختم شریف اور زکوٰۃ کی ادائیگی کے بعد روزانہ پڑھنے کی تعداد کیلئے طریقہ نمبر 1 کے مطابق عمل کریں۔

نوٹ:- یہ دونوں طریقے زکوٰۃ اکبر کے ہیں زکوٰۃ اکبر کا حامل شخص دوسروں کو بھی اجازت دے سکتا ہے۔ لیکن آپ سے گزارش ہے کہ زکوٰۃ اکبر کی ادائیگی کے بعد بھی آپ ایک عرصہ تک دوسروں کو اس کی اجازت نہ دیں۔ جبکہ زکوٰۃ اصغر کے حامل شخص کی زبان کی تاثیر زکوٰۃ اکبر والے کی نسبت کم ہوتی ہے۔ زکوٰۃ اصغر کا عامل اگر کسی دوسرے شخص کو اس عمل کی اجازت دے گا تو اس کا اپنا عمل ختم ہو جائے گا اور یہ عمل اجازت والے شخص کو منتقل ہو جائے گا۔ زکوٰۃ اصغر کا طریقہ مندرجہ ذیل ہے۔

طریقہ نمبر 3 (زکوٰۃ اصغر)

زکوٰۃ اصغر کا طریقہ، طریقہ نمبر 2 کی طرح ہے۔ طریقہ نمبر 2 کے مطابق عمل کو روزانہ دو مرتبہ گیارہ (11) دن تک پڑھنے سے زکوٰۃ اصغر ادا ہو جائے گی۔

نوٹ:- طریقہ نمبر 2,3 میں پہلے دن 99 مرتبہ عزیمت لازمی پڑھنی ہوگی۔

عمل کی شرائط

اب عمل سے متعلقہ شرائط دی جا رہی ہیں اگر ان شرائط میں سے کوئی شرط رہ گئی تو آپ کو عمل پڑھنے کا ثواب ضرور ملے گا، لیکن زکوٰۃ ادا نہ ہوگی اور عمل کو نئے سرے سے

دوبارہ کرنا ہوگا۔شرائط مندرجہ ذیل ہیں۔

1:- عمل کو راز میں رکھنا

جب آپ اوپر دیئے گئے طریقوں میں سے کسی ایک کے مطابق زکوٰۃ شروع کریں گے تو زکوٰۃ شروع کرنے سے پہلے یا دوران میں کسی پر اس کا اظہار نہ کریں۔کسی کو یہ نہ بتائیں کہ میں بسم اللہ شریف کا وظیفہ شروع کر رہا ہوں۔اگر کسی کو بحالت مجبوری بتانا پڑے تو صرف اتنا بتائیں کہ میں ایک وظیفہ شروع کرنے لگا ہوں۔یہ بالکل نہ بتائیں کہ کونسا وظیفہ شروع کرنے لگا ہوں۔مثلاً اگر عمل کے دوران کچھ اشیاء کے کھانے کا پرہیز ہو تو گھر والوں کو بتا سکتے ہیں کہ میں ایک عمل شروع کرنے لگا ہوں،اس میں گوشت اور انڈے کا پرہیز ہے۔لہٰذا آئندہ آپ نے احتیاط کرنی ہے کہ مجھے کھانے میں گوشت اور انڈہ نہ دیا جائے اور اگر ایسی چیز گھر میں پکی ہو تو مجھے بتا دیا جائے تاکہ میں غلطی سے ان کو کھا نہ سکوں۔لیکن ہرگز ہرگز کسی کو یہ نہ بتائیں کہ کونسا عمل کرنے لگا ہوں اور اگر دوران عمل کسی پر اظہار کر دیا تو آپ کا زکوٰۃ ادا کرنے کا عمل ختم ہو جائے گا۔ہاں اگر آپ نے 40 دن کے بعد زکوٰۃ اکبر ادا کر لی تو بتانے میں حرج نہیں۔لیکن مشورہ یہ ہے کہ پھر بھی اظہار نہ کریں۔اگر آپ نے کسی سے عمل پڑھنے کی اجازت لی اور اجازت دینے والا خود بھی صاحب زکوٰۃ ہے تو اس کو بتانے میں حرج نہیں۔بلکہ آپ دوران عمل اس سے مشورہ بھی لے سکتے ہیں۔

2:- جائے عمل پر تنہا ہونا

اس بات کا بھی خیال رکھیں کہ آپ جس جگہ عمل پڑھ رہے ہیں وہاں کوئی دوسرا موجود نہ ہو۔بہتر ہے کہ کمرے کو بند کر لیں یا اگر آپ چھت پر عمل پڑھ رہے ہیں تو ایسے

وقت کا انتخاب کریں جب چھت پر کوئی نہ آتا ہو۔

3:- دوران عمل بات نہ کرنا

عمل کرنے کے دوران بات بالکل نہیں کرنی چاہیے مثلاً آپ نے 3125 مرتبہ بسم اللہ پڑھنی شروع کی تو جب تک مطلوبہ تعداد اور باقی عمل مثلاً درود وغیرہ کا پڑھنا پورا نہ ہو جائے، کسی سے بات نہ کریں۔ اگر دوران عمل آپ دروازہ بند کرنا بھول گئے اور کوئی کمرے میں آ گیا تو اشارے سے اس کو واپس جانے کا کہہ دیں یا اگر کوئی خادم رکھا ہے اور عمل پڑھنے کے دوران پانی یا کسی چیز کی ضرورت محسوس ہو تو اشارہ سے کہہ دیں۔ لیکن بہتر یہی ہے کہ عمل شروع کرنے سے پہلے وہ تمام چیزیں جن کی آپ کو دوران عمل ضرورت پڑ سکتی ہے پہلے ہی مہیا کر لیں تاکہ بعد میں آپ کو کوئی مشکل پیش نہ آئے۔

4:- لباس اور جگہ کا پاک ہونا

عمل کے دوران جو آپ لباس استعمال کریں گے اور جس جگہ عمل پڑھیں گے، دونوں کا پاک ہونا ضروری ہے۔ شرعی طور پر ایک درہم کی مقدار کے برابر اگر نجاست لگ جائے تو نماز اور عبادت وغیرہ قابل قبول ہے اور اگر اس سے زیادہ ہو تو نماز وغیرہ نہیں ہو گی۔ لیکن تقویٰ یہی ہے کہ کپڑے اور جگہ دونوں مکمل پاک ہوں۔

5:- باوضو ہونا

عمل پڑھنے کے دوران باوضو ہونا ضروری ہے۔ اگر دوران عمل وضو ٹوٹ جائے تو کسی سے بات چیت کیے بغیر دوبارہ وضو کر کے وہیں سے آگے عمل پڑھنا شروع کر دیں جہاں چھوڑ کر گئے تھے۔ لیکن دوران عمل وضو کا ٹوٹنا اچھا نہیں ہے تمام ضروریات سے اچھی طرح فارغ ہونے کے بعد عمل کیلئے وضو کریں۔

6:- ناغہ نہ ہونا

اس بات کا بھی خیال رکھیں کہ عمل کی زکوۃ ادا کرنے کے دوران ناغہ نہ ہو۔اگر زکوۃ ادا کرنے کے دوران آپ کا ایک دن کا بھی ناغہ ہوگیا تو آپ کا عمل ختم ہو جائے گا۔ مثلاً آپ نے سترہ دن تک روزانہ عمل پڑھا، اٹھارویں دن آپ کسی مجبوری کے باعث عمل کو نہیں پڑھ سکے تو آپ کے اس عمل کی زکوۃ ضائع ہو جائے گی۔اب نئے سرے سے دوبارہ 40 دن کا عمل کرنا پڑے گا۔

7:- تلفظ کا درست ہونا

درست تلفظ سے بسم اللہ کا ادا کرنا ضروری ہے۔بسم اللہ کی درست ادائیگی میں جو آپ کو مشکل پیش آسکتی ہے وہ ''ہ'' اور ''ح'' کی ہے۔ان دونوں حروف کی آواز اور مخارج میں فرق ہے۔اگر دونوں حروف کو ایک ہی مخارج سے پڑھیں گے تو بسم اللہ کا مطلب کچھ اور ہو جائے گا اور بجائے فائدے کے نقصان کا احتمال ہے۔اگر نقصان نہ بھی ہو تو آپ کی زکوۃ ادا نہیں ہوگی۔لہٰذا تلفظ کا خاص خیال رکھیں۔کسی قاری یا عالم دین سے درست تلفظ سے بسم اللہ کی ادائیگی سیکھیں اور اس کے بعد اس کی زکوۃ ادا کریں۔

8:- وقت کی پابندی کرنا

پہلے دن اگر آپ نے 6:00 بجے عمل پڑھنا شروع کیا تو روزانہ 40 دن تک یا 11 دن تک 6:00 بجے ہی آپ کو عمل پڑھنا ہوگا۔چند منٹ کی تاخیر سے فرق نہیں پڑتا لیکن زیادہ تاخیر نقصان دہ ہے۔کیونکہ جب آپ عمل پڑھنا شروع کرتے ہیں تو اس عمل کے موکلات روزانہ مقررہ وقت پر حاضر ہو جاتے ہیں۔اگر مقررہ وقت میں تاخیر ہوتی رہے تو ان کو آنے جانے میں مشقت ہوتی ہے، جس کے یہ عادی نہیں ہوتے ہیں اور عمل

میں اجابت نہیں کرتے اور آپ کی دعوت نامکمل رہ جاتی ہے یا اس کی تاثیر میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔ اگر 40 دن کے عمل کے دوران آپ کسی مجبوری کے باعث 30 منٹ تک لیٹ ہو گئے تو ایک یا دو مرتبہ تک تو کام چل جائے گا لیکن زیادہ مرتبہ یا اکثر ایسا ہونے کے باعث آپ کی زکوٰۃ ضائع ہو جائے گی۔

9:- جگہ کا ایک ہونا

جس جگہ پہلے دن عمل شروع کیا، آخری دن تک اسی جگہ پر عمل پڑھا جائے گا۔ جگہ کو تبدیل نہ کیا جائے۔ اگر کوئی ایسی مجبوری بن جائے کہ آپ کو شہر سے باہر جانا پڑ گیا تو ایک دن کیلئے بحالت مجبوری آپ نئی جگہ پر عمل پڑھ سکتے ہیں۔ لیکن وقت وہی رہے، وقت میں تبدیلی نہ ہو اور تنہائی ہو۔ لیکن جگہ کا تبدیل کرنا، چاہے کسی مجبوری کے باعث ہو بہتر نہیں ہوتا۔

نوٹ: کچھ لوگ کرایہ پر ایک کمرے کے اندر رہائش رکھتے ہیں اور بعض لوگ ایسے محدود گھر کے اندر رہتے ہیں کہ کمروں کی مناسبت سے گھر کے افراد کی تعداد زیادہ ہوتی ہے اور علیحدہ کمرے کا مہیا ہونا بہت مشکل ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں ''جاہ عمل پر تنہاہ ہونا'' والی شرط پوری نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ یہ مجبوری ہے اور اللہ تعالیٰ قبول کرنے والا ہے۔ لہٰذا بحالت مجبوری تنہا ہونے والی شرط کو نظر انداز کرتے ہوئے، آپ افراد کی موجودگی میں عمل کو پڑھ سکتے ہیں۔ لیکن وقت ایسا انتخاب کریں، جب ڈسٹربنس کم ہو۔ یعنی صبح، بعد نماز فجر کا وقت یا رات کا ایسا وقت جب سب افراد سوئے ہوئے ہوں۔

''احتیاطیں''

عمل سے متعلقہ کچھ احتیاطیں بھی ضروری ہیں۔ ان پر اگر عمل نہ ہو سکے تو آپ کی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ لیکن کوشش یہ ہونی چاہیے کہ ان پر عمل ہو اور ان احتیاطوں کو نظر انداز نہ کیا جائے۔

1:- یکسوئی کا ہونا

عمل پڑھتے وقت، آپ اپنی پوری توجہ بسم اللہ کے مطلب پر رکھیں یا اللہ عزوجل کے نام کا تصور کر کے بسم اللہ شریف کو پڑھیں۔ جتنی عمل کے دوران توجہ ہوگی، عمل میں زیادہ اثر پیدا ہوگا۔ آپ زکوٰۃ کے دوران ہی بہت جلد اس کے اثرات محسوس کرلیں گے۔ لیکن اگر آپ نے بے توجہی کے ساتھ عمل پڑھا اور دل اِدھر اُدھر کی فضول باتوں میں لگا رہا تو اثرات دیر سے ظاہر ہونگے۔ وسواس اور خیالات سے بچنا بہت مشکل کام ہے اور یہ تو ناممکن ہے کہ آپ کے ذہن میں بسم اللہ کے ترجمہ یا اللہ عزوجل کے نام کے تصور کے علاوہ کوئی خیال ہی پیدا نہ ہو۔ ذہن میں مختلف خیالات آئیں گے، دل باتوں میں لگے گا۔ لیکن آپ ان خیالات کو ذہن سے نکالنے اور یکسو رہنے کی کوشش کرتے رہیں۔ جس کا حل یہ ہے کہ عمل کے دنوں میں آپ فضول باتوں اور معاملات سے بچنے کی کوشش کریں، آپ جتنا مختلف معاملات میں الجھیں گے، اتنا ہی ذہنی سکون سے دور ہوتے جائیں گے اور جب آپ عمل پڑھنے بیٹھیں گے تو یہ سب کچھ خیالات کی صورت میں آپ کے ذہن میں جمع ہو جائے گا۔ آپ ذہنی انتشار میں مبتلا اور یکسوئی سے دور ہو جائیں گے۔ لہٰذا آپ عمل کے دوران ہر طرح کے معاملات سے دور رہیں۔ بلکہ مناسب یہ ہے کہ لوگوں سے ملنا جلنا، بات چیت کرنا حتی الامکان کم یا ترک کر دیں۔ فارغ وقت میں دینی کتب کا مطالعہ اور درود وسلام کا شغل اپنائیں تو زیادہ بہتر ہے۔ اس طرح سے دل و دماغ کو سکون ملے گا اور یکسوئی حاصل ہوگی۔

2:- تعداد میں کمی وبیشی سے بچنا

جتنی پڑھائی کی تعداد دی گئی ہے اس سے نہ تو زیادہ پڑھیں اور نہ ہی کم اگر پڑھنے میں بھول ہو جائے تو کم کو شمار کر کے تعداد پوری کریں مثلاً اگر یہ الجھن پیدا ہو جائے کہ 365 مرتبہ پڑھا ہے یا 367 مرتبہ تو کم یعنی 365 کو درست خیال کر کے آگے پڑھیں۔

3:- لباس کا علیحدہ ہونا

عمل کیلئے الگ لباس مخصوص کر لیں، جو صرف پڑھائی کے وقت پہنیں اور روزانہ عمل کے بعد اتار دیں۔ کچھ دن کے بعد اس کو تبدیل کر کے دوسرا صاف لباس مخصوص کر لیں۔ الگ لباس کی احتیاط اس لئے ہے کہ بعض اوقات پہنے ہوئے کپڑوں پر ناپاک چھینٹیں پڑ جاتیں ہیں جن کا پتہ نہیں چلتا۔ الگ لباس ہونے کی صورت میں یہ لباس ہر لحاظ سے پاک ہوگا۔

4:- حصار کرنا

عمل شروع کرنے سے پہلے حصار بھی کر لیں۔ حصار کے لئے تین مرتبہ آیۃ الکرسی اور تین تین مرتبہ سورہ فلق اور سورۃ الناس اوّل و آخر سات مرتبہ درود و سلام پڑھ کر اپنی شہادت کی انگلی پر دم کر کے اس انگلی کے ذریعے زمین پر اپنے ارد گرد ایک دائرہ کھینچیں۔ جس میں آپ با آسانی بیٹھ سکیں اور ضروریات کا سامان بھی رکھ سکیں اگر آپ کسی کامل مرشد سے بیعت ہیں تو روحانی عملیات میں حصار کی خاص ضرورت نہیں۔ اگر آپ کسی کے مرید نہیں یا آپ کا مرشد کامل نہیں تو حصار لازمی کریں۔ کامل مرشد کی پہچان یہ ہے کہ شریعت کا سختی سے پابند ہو، سنت رسول کے مطابق زندگی بسر کرنے والا اور عاشق رسول ہو۔ اگر آپ موکلات یا جنات کی تسخیر کی نیت سے عمل پڑھ رہے ہیں تو حصار ضرور کریں، چاہے آپ کسی کے بیعت ہوں یا نہ ہوں۔

"پرہیز"

عملیات میں پرہیز ایک اہم چیز ہے۔ پرہیز کرنے سے جسم میں مادیت کم ہوتی ہے اور روحانیت کے اثر پذیر ہونے کی صلاحیت بڑھ جاتی ہے۔ پرہیز سے مراد مجاہدہ ہے۔ مجاہدہ، نفس کے ساتھ جہاد کو کہتے ہیں۔ جس کا یہ مطلب ہے کہ اپنے آپ کو کسی ایسی

خواہش سے روک لینا، جس کی نفس کو حاجت یا طلب ہو۔ یہ باعث ثواب ہے۔ جیسا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جہاد سے واپسی پر فرمایا، جس کا مفہوم ہے۔

حدیث نمبر 54: ہم جہاد اصغر سے جہاد اکبر کی طرف لوٹ رہے ہیں صحابہ کرام کے استفسار پر آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: ''نفس کے ساتھ جہاد، جہاد اکبر ہے۔''

پرہیز دو طرح کے ہیں۔

(1) باطنی پرہیز یا روحانی پرہیز (2) کھانے میں پرہیز

(1) باطنی پرہیز

باطنی پرہیز سے مراد یہ ہے کہ آپ نے عمل کے دوران ہر قسم کے گناہ یعنی جھوٹ، غیبت، چغل خوری، بہتان، حسد، غیب جوئی، میوزک، فلمیں، ڈرامے، بدنظری، فحش گوئی، رشتہ داروں سے قطع تعلق کرنا، نماز چھوڑنا، مکر و فریب، بحث، تنقید، بدکلامی، گالی گلوچ، فضول گوئی، چغلی وغیرہ سے بچنا ہے یا بچنے کی ہر ممکن کوشش کرنی ہے۔ پنج وقتہ نماز با جماعت کی پابندی کرنی ہے۔ ہر ایسی جگہ، محفل اور لوگوں سے بچیں، جہاں آپ گناہوں میں مبتلا ہو سکتے ہیں۔ بچنے کی کوشش کرنے سے مراد یہ ہے کہ آپ نے ارادتاً گناہ نہیں کرنے ہیں مثلاً آپ کو بازار سے گزرتے ہوئے میوزک یا گانے کی آواز سنائی دے تو اس کی طرف دھیان نہ کریں۔ نہ یہ کہ آپ اپنے موبائل یا ٹی۔ وی وغیرہ پر خود گانے لگا کر سننا شروع کر دیں۔ گناہوں کے کرنے، گناہوں والے کاموں میں شامل ہونے یا سننے یا دلچسپی لینے سے بچیں۔ اگر آپ کسی ایسی جگہ موجود ہیں جہاں گناہوں بھری باتیں ہو رہی ہوں اور آپ کا اس جگہ رہنا مجبوری ہے تو دل میں ان باتوں کے لئے نفرت

اور بُرا جاننا ضروری ہے۔ مثلاً آپ اپنے دفتر یا کالج کے کمرے میں موجود ہیں اور آپ کے پروفیسر یا دفتر کا کوئی آدمی کسی کی غیبت یا بُرائی کر رہا ہے تو ان کو اس عمل سے روکیں یا کم از کم دل میں بُرا ضرور جانیں۔ ان کی باتوں کی طرف دھیان نہ دیں اور اپنے کام میں مصروف رہیں۔ اگر آپ ان باتوں میں دلچسپی لیں گے یا کسی بھی طرح شریک ہوں گے یا صرف سنیں گے یا دل میں بُرا نہیں جانیں گے تو آپ بھی اتنے ہی گنہگار ہوں گے جتنا کہ گناہ کرنے والے۔ لیکن اگر کوشش کے باوجود گناہ ہو جائے تو فوراً توبہ کر لیں۔ چند گناہوں سے متعلقہ آیات و احادیث مندرجہ ذیل ہیں۔ آگے بیان کردہ تمام آیات و احادیث کتاب الکبائر، فرید بک سٹال سے لی گئی ہیں۔

آیت نمبر 44: ''جھوٹوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔'' (سورہ آل عمران، آیت 61)

حدیث نمبر 55: حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ''چار ایسی باتیں ہیں جس میں پائی جائیں وہ خالص منافق ہے اور جس میں ان میں سے ایک پائی جائے، اس میں منافقت کی ایک علامت پائی جاتی ہے۔ جب تک اسے چھوڑ نہ دے۔ جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت کرے، بات کرے تو جھوٹ بولے، وعدہ کرے تو اسے پورا نہ کرے اور جب جھگڑا کرے تو گالی گلوچ سے کام لے۔ (صحیح مسلم، ج1، ص56)

حدیث نمبر 56: ''اس شخص کیلئے ہلاکت ہے جو لوگوں کو ہنسانے کیلئے جھوٹ بولتا ہے۔ اس کیلئے ہلاکت ہے۔ اس کیلئے ہلاکت ہے، اس کیلئے ہلاکت ہے۔''

حدیث نمبر 57: صحیح مسلم و بخاری شریف میں ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: ''کیا میں تمہیں سب سے بڑے کبیرہ گناہ کی خبر نہ دوں۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانا اور ماں باپ کی نافرمانی کرنا۔''

آیت نمبر 45: ''پس قریب ہے کہ اگر تم منہ پھیر لو تو تم زمین میں فساد پھیلاؤ اور رشتہ داروں سے تعلق توڑ دو، ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی، پس ان کو بہرہ اور ان کی آنکھوں کو اندھا کر دیا۔''

(سورہ محمد، آیت 22,23)

حدیث نمبر 58: ''رشتہ داروں سے قطع تعلق کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔''

(صحیح بخاری و مسلم، ج 2، ص 885، ج 2، ص 315)

حدیث نمبر 59: ''حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص شراب پیئے اور اسے نشہ نہ آئے اللہ تعالیٰ چالیس راتیں اس کی طرف توجہ نہیں فرماتا اور جو آدمی شراب پیئے اور اسے نشہ آئے اللہ تعالیٰ چالیس دن تک اس کی فرض اور نفل نماز قبول نہیں کرتا اور اگر اسی حالت میں مرجائے تو بت پرست کی طرح مرے گا اور اللہ تعالیٰ کو حق ہے کہ اسے ''طینۃ الخبال'' سے پلائے۔ عرض کیا گیا ''طینۃ الخبال'' کیا ہے؟ فرمایا: ''جہنمیوں کے جسم سے نکلنے والی پیپ اور خون۔''

(الترغیب والترہیب، ج 3، ص 265)

آیت نمبر 46: ''اور کسی سے بات کرنے میں اپنا رخسار ٹیڑھا نہ کرو اور زمین پر اتراتا نہ چل بے شک اللہ تعالیٰ کو اتراتا فخر کرتا آدمی پسند نہیں ہے۔''

(سورہ لقمان، آیت 18)

آیت نمبر 47: ''بے شک وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے وعدے اور اپنی قسموں کے بدلے تھوڑا مال لیتے ہیں ان کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں اور اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان سے نہ کلام کرے گا اور نہ ہی ان کو پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔''

(سورہ آل عمران، آیت 77)

یہ آیت جھوٹی قسمیں کھانے والوں کیلئے ہے۔

حدیث نمبر 60: حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: ''قیامت کے دن اللہ تعالی کے ہاں اس شخص کا مقام سب سے برا ہوگا جسے لوگ اس کی بدکلامی کی وجہ سے چھوڑ دیں۔''

آیت نمبر 48: ''اے ایمان والو! کوئی قوم دوسری قوم کا مذاق نہ اُڑائے۔ ہوسکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں ایک دوسرے کا مذاق اُڑائیں، ہوسکتا ہے وہ ان سے بہتر ہوں اور آپس میں طعنہ نہ کرو اور ایک دوسرے کے بُرے نام نہ رکھو۔ کیا ہی بُرا نام ہے مسلمان ہو کر فاسق کہلانا اور جو توبہ نہ کریں وہی ظالم ہیں۔''

(سورہ حجرات، آیت 11)

حدیث نمبر 61: حضور علیہ الصلوۃ والسلام سے عرض کیا گیا کہ فلاں عورت رات کو نماز پڑھتی اور دن کو روزہ رکھتی ہے اور اپنی زبان سے پڑوسیوں کو تکلیف پہنچاتی ہے۔ آپ علیہ الصلوۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: ''اس میں کوئی بھلائی نہیں، وہ جہنم میں جائے گی۔''

(المستدرک للحاکم، ج4، ص166)

حدیث نمبر 62: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: ''مجھے تم پر سب سے زیادہ خوف کسی عالم کی لغزش اور منافق کے قرآن پاک میں جھگڑنے اور دنیا کے بارے میں ہے، (جس کیلئے) تم ایک دوسرے کی گردنیں مارو گے۔''

(اتحاف، ج1، ص378)

حدیث نمبر 63: ''دھوکے باز، کنجوس اور احسان جتانے والا جنت میں داخل نہیں ہوں گے۔''

(مسند امام احمد، ج1، ص7)

اب کچھ وہ باطنی پرہیز بیان کئے جائیں گے جن پر عمل نہ کرنے سے آپ کی زکوۃ ادا نہیں ہوگی یا ختم ہوجائے گی۔

1:- مباشرت سے بچنا

اگر دوران عمل آپ نے بیوی کے ساتھ مباشرت کی تو زکوٰۃ کا عمل دوبارہ شروع کرنا پڑے گا۔عمل کی زکوٰۃ ادا کرنے کے بعد اس کی پابندی نہیں، آپ بیوی کے پاس جاسکتے ہیں، بوس وکنار سے بھی احتیاط کریں۔

2:- زنا سے بچنا

اگر آپ نے عمل کے دوران زنا، بدفعلی وغیرہ کی تو آپ کا عمل ختم ہوجائے گا۔ بلکہ زکوٰۃ کی ادائیگی کے بعد بھی کبھی آپ نے بدفعلی وزنا وغیرہ کیا تو زکوٰۃ ختم ہوجائے گی اور آپ کا عمل کام نہیں کرے گا۔زنا سے متعلقہ احادیث مندرجہ ذیل ہیں۔

آیت نمبر 49: ''اور زنا کے قریب نہ جاؤ بے شک یہ بے حیائی کا کام ہے اور بُرا راستہ ہے۔'' (سورہ بنی اسرائیل، آیت 32)

حدیث نمبر 64: ''جب بندہ زنا کرتا ہے تو اس سے ایمان نکل جاتا ہے پس وہ اس کے سر پر سائبان کی طرح ہوتا ہے پھر جب وہ اس حرکت کو چھوڑتا ہے تو ایمان لوٹ آتا ہے۔'' (درمنثور، ج4،ص180)

حدیث نمبر 65: حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ''بے شک ایمان ایک قمیص ہے، اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے پہناتا ہے۔ پس جب بندہ زنا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے ایمان کی قمیص لے لیتا ہے پھر اگر وہ توبہ کرے تو اس کی طرف لوٹا دیتا ہے۔'' (کتاب الکبائر،ص88)

حدیث نمبر 66: حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ''سات آدمی وہ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ لعنت فرماتا ہے اور قیامت کے دن ان کی طرف نظر نہیں فرمائے گا اور فرمائے گا جہنم

میں داخل ہونے والوں کے ساتھ تم بھی داخل ہو جاؤ۔ وہ لوگ ہیں فاعل اور مفعول (بدفعلی کرنے اور کروانے والا)، جانور سے بدفعلی کرنے والا، ماں اور بیٹی دونوں سے نکاح کرنے والا اور مشت زنی کرنے والا جب تک یہ توبہ نہ کرلیں۔

(کتاب الکبائر، ص 93,94)

3:- حرام مال کھانے سے بچنا

اگر آپ نے عمل کی زکوٰۃ کی ادائیگی کے دوران ارادتاً حرام مال کھایا تو آپ کی زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی۔ حرام مال سے مراد شراب، سود، جوئے بازی، ہیرا پھیری، چوری، لوٹ مار، ظلم و زیادتی، دھوکہ، ناپ تول میں کمی، رشوت، خیانت اور مکر و فریب وغیرہ سے حاصل کیا ہوا مال ہے۔ اگر کسی نے آپ کو کوئی چیز کھلائی، بعد میں پتا چلا کہ یہ حرام مال تھا تو آپ پر کوئی گناہ نہیں۔ اگر کسی شخص کا سودی کاروبار ہے یا کوئی شخص ایسے ادارے میں کام کرتا ہے جہاں سودی کاروبار ہوتا ہے یا شراب بنتی ہے تو اس سے کوئی چیز نہ کھائیں کیونکہ اس کا سارا مال ہی حرام ہے۔

حدیث نمبر 67: حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک شخص کا ذکر کیا جو لمبا سفر کرتا ہے اس کے بال بکھرے ہوئے اور چہرے پر گردوغبار ہے وہ اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اُٹھا کر پکارتا ہے، اے میرے رب! اے میرے رب! حالانکہ اس کا کھانا حرام ہے، اس کا پینا حرام ہے اور لباس حرام ہے (یعنی یہ سب کچھ حرام مال سے حاصل کیا ہوا ہے) اور اسے حرام مال سے غذا حاصل ہوئی تو اس کی دعا کیسے قبول ہوگی۔

(صحیح مسلم، ج 1، ص 326)

حدیث نمبر 68: حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ارشاد

فرمایا:...... ’’انس! اپنے کسب کو حلال رکھو۔ تمہاری دعا قبول ہوگی۔ ایک شخص حرام لقمہ منہ کی طرف لے جاتا ہے تو چالیس دن تک اس کی دعا قبول نہیں ہوتی۔

(صحیح مسلم، ج1، ص326)

حدیث نمبر 69: حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:...... ’’کوئی بندہ جب حرام مال کما کر اس سے خرچ کرے تو اس میں برکت نہیں ہوتی اور اس سے جو صدقہ کرتا ہے یا بعد کیلئے چھوڑتا ہے تو وہ جہنم کی آگ میں اضافہ کا باعث ہے اللہ تعالیٰ بُرائی کو بُرائی سے نہیں مٹاتا بلکہ بُرائی کو اچھائی سے مٹاتا ہے۔‘‘

(الترغیب والترہیب، ج2، ص550)

حدیث نمبر 70: حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: ’’جو شخص دس درہموں کے بدلے ایک کپڑا خرید لے اور ان میں سے ایک درہم حرام سے ہو تو جب تک اس کا یہ لباس اس پر موجود رہے گا۔ اللہ تعالیٰ اس سے نماز قبول نہیں فرمائے گا۔‘‘

(مسند امام احمد، ج2، ص98)

قول نمبر 21: حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ ہم حرام میں پڑنے کے خوف سے حلال مال کے دس میں سے نو حصے چھوڑ دیتے تھے۔

چونکہ حرام مال کھانے یا پہننے سے کوئی عبادت، نماز اور دعا قبول نہیں ہوتی۔ لہٰذا جو آپ روزانہ عمل پڑھیں گے وہ بھی قبول نہیں ہوگا۔ اس لئے حرام سے ہر صورت میں بچیں۔

’’کھانے میں پرہیز‘‘

عمل کے دوران کھانے سے متعلقہ پرہیز مندرجہ ذیل ہیں۔ اپنی ہمت اور جسمانی قوت کو پیش نظر رکھتے ہوئے ان میں سے کسی ایک پرہیز کو اختیار کریں۔ یہ پرہیز ہر قسم کے وظائف کی ادائیگی میں موثر ہیں لیکن صرف اس صورت میں جب کسی عمل کیلئے

کوئی خاص پرہیز نہ دیا گیا ہو۔

پرہیز نمبر 1: ہر قسم کے گوشت اور انڈے کا استعمال نہ کریں۔ نہ ہی کوئی ایسی چیز کھائیں جو گوشت سے پکی ہو۔ مثلاً گوشت والی سبزیاں، چنے، شوربہ یا بریانی وغیرہ۔ برگر اور Pizza نہ کھائیں کیونکہ اس میں کباب اور انڈہ استعمال ہوتا ہے۔ بغیر کباب و انڈے کا برگر کھا سکتے ہیں۔ بازاری سالن چنے وغیرہ استعمال نہ کریں کیونکہ دوکاندار چنوں یا دوسرے سالن کے اُوپر گوشت کا شوربہ یا تری ڈال دیتے ہیں۔ اکثر دوکاندار چنے یا دوسرے سالنوں کو تیار کرتے (پکاتے) ہوئے گوشت کے باریک ذرات یا گوشت کا بچا ہوا شوربہ یا سالم انڈے ان میں ڈال دیتے ہیں تاکہ ذائقہ مزے دار ہو جائے لہٰذا بازاری سالن سے پرہیز ہی کریں تو بہتر ہے۔

لہسن اور پیاز نہ کھائیں۔ جیسے بعض حضرات سلاد میں کچا پیاز شامل کرتے اور کھاتے ہیں۔ کیونکہ کچا لہسن اور پیاز کھانے سے منہ سے بُو آتی رہتی ہے یا ان کے ذائقہ کے ڈکار آتے رہتے ہیں۔ پکا ہوا لہسن و پیاز استعمال نہ کریں کیونکہ اسکی اصل پسینے اور جسم میں شامل ہو جاتی ہے۔ پرہیز نمبر 1 میں صرف ہر قسم کا گوشت، انڈہ، پیاز اور لہسن نہ کھانا شامل ہے۔

پرہیز نمبر 2: پرہیز نمبر 1 کے ساتھ ساتھ مزید جانوروں سے متعلقہ کوئی چیز نہ کھائیں مثلاً دودھ، دہی، گھی، لسی، مکھن وغیرہ۔ کھانے کا سامان کوکنگ آئل میں تیار کریں۔ کیونکہ یہ مختلف قسم کے بیجوں سے نکالا جاتا ہے۔ جن کا جانوروں سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ شہد استعمال نہ کریں۔ خشک میوہ جات، پھل ہر قسم، سبزیاں، سلاد، چینی، نمک وغیرہ استعمال کر سکتے ہیں۔ جانوروں سے بنی ہوئی چیزیں مثلاً چمڑے کے جوتے، جیکٹ وغیرہ استعمال کر سکتے ہیں۔ اس کو جمالی پرہیز بھی کہتے ہیں۔

پرہیز نمبر 3: پرہیز نمبر 2 کے ساتھ مزید جانوروں سے متعلقہ کوئی چیز نہ تو کھائیں اور نہ ہی استعمال کریں۔ چمڑے کے جوتے یا جیکٹ وغیرہ نہ پہنیں۔ کسی بھی جانور پر سواری نہ کریں۔ ایسی چھری جس کا دستہ ہاتھی دانت کا ہو استعمال نہ کریں۔ کسی جانور کی کھال یا چمڑے کے بنے ہوئے قالین پر نہ بیٹھیں۔ جسم سے خون نہ نکلے، بال نہ کٹوائیں۔ ضروری بال اتار سکتے ہیں لیکن زیادہ اہتمام نہ کریں۔ کسی درخت کا پتہ یا پھول نہ توڑیں۔ ایسے پھل یا میوہ جات استعمال نہ کریں جن پر مکھیاں بیٹھتی ہوں۔ چھلکے والے پھل استعمال کر سکتے ہیں۔ سیب اور گرم تاثیر والے میوہ جات استعمال نہ کریں کیونکہ ان کے باعث شہوت اور ذہنی انتشار میں اضافہ ہوگا۔ چینی استعمال نہ کریں۔ چینی کی کمی کو پورا کرنے کیلئے گنے کا رس پی سکتے ہیں یا کھجور استعمال کر سکتے ہیں۔ کھجور ڈبہ پیک خریدیں اور استعمال سے پہلے اچھی طرح دھولیں اور کھجور مصنوعی شیرے والی نہ ہو اور ایک یا دو سے زیادہ استعمال نہ کریں۔ خود ساختہ نمک استعمال نہ کریں۔ لاہوری نمک یعنی قدرتی نمک استعمال کریں۔ بہتر یہ ہے کہ گھر میں خود پیس کر رکھ لیں۔ سلا ہوا کپڑا نہ پہنیں۔ یہاں پر سلا ہوا کپڑا نہ پہنیں والی شرط صرف پڑھائی کے وقت ہے یعنی جب عمل کو پڑھنے کیلئے بیٹھیں تو 2 چادریں لیں۔ ایک چادر کو تہبند کی طرح باندھ لیں اور دوسری چادر کو اوپری جسم پر اوڑھ لیں۔ عمل کو پڑھنے کے بعد اور دعا وغیرہ مانگنے کے بعد دوبارہ سلے ہوئے کپڑے پہن لیں۔ کپڑوں والا پرہیز صرف آدمیوں کیلئے ہے عورتوں کیلئے نہیں۔ اس کو جلالی پرہیز بھی کہتے ہیں۔

پرہیز نمبر 4: صرف جَو یا گندم کی روٹی بغیر گھی کے پکی ہوئی استعمال کریں اور قدرتی نمک استعمال کریں۔ ابلے ہوئے چاول جو صرف پانی میں پکے ہوں کھا سکتے ہیں۔ ان کے علاوہ کوئی دوسری چیز نہ کھائیں۔ باقی احتیاطیں پرہیز نمبر 3 والی ہونگیں۔

”پرہیزوں کی فلاسفی“

یہاں پر سوالات یہ پیدا ہوتے ہیں کہ اگر دوران زکوٰۃ کھانے والے پرہیز نہ کیئے جائیں تو کیا ہوگا؟

کیا زکوٰۃ ادا ہو جائے گی؟

اگر زکوٰۃ ادا ہو جائے گی تو ان پرہیزوں کے دینے کا کیا فائدہ ہے؟

کیا پرہیزوں پر عمل کرنا ضروری ہے؟

ان تمام سوالوں کے جوابات یہ ہیں کہ دوران زکوٰۃ فرائض وواجبات و باطنی پرہیز پر عمل نہیں کریں گے تو ہو سکتا ہے کہ آپ کا عمل صرف چند بار کام دے اور اس کے بعد بے اثر ہو جائے یا بالکل ہی اثر نہ کرے لیکن دوران زکوٰۃ کھانے کا پرہیز ضروری نہیں ہے ہر وہ چیز جو شریعت نے حلال کی ہے آپ کھا سکتے ہیں۔ آپ کی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ آپ کے عملیات میں اثر پیدا ہوگا۔ آپ زکوٰۃ کی ادائیگی کے بعد کوئی عمل کریں گے تو وہ اثر ضرور کرے گا۔ لیکن جیسا کہ پہلے بھی عرض کیا جا چکا ہے کہ پرہیز کرنے سے جسم میں روحانیت کی اثر پذیری کی صلاحیت بڑھ جاتی ہے۔ پرہیز اصل میں عمل کی مختلف طاقتیں ہیں۔ جن سے عمل کی قوت میں اضافہ ہوتا ہے۔ جس کی مثال کچھ اس طرح ہے کہ اگر کوئی شخص زکوٰۃ کی ادائیگی کے دوران تمام چیزیں کھاتا ہے تو زکوٰۃ کے بعد اس کے عمل کی طاقت ایسی ہوگی جیسے 60 وولٹ کے بلب کی روشنی اور اگر کوئی پرہیز نمبر 1 پر عمل کرتا ہے تو اس کے عمل سے 100 وولٹ کی روشنی ہوگی۔ پرہیز نمبر 2 پر عمل کرنے سے 200 وولٹ اور نمبر 3 پر عمل کرنے سے 500 وولٹ اور چار پر عمل کرنے سے 1000 وولٹ کی روشنی پیدا ہوگی۔ پرہیز نمبر 3 اور 4 کو اختیار کرنے سے اس عمل کے موکلات بھی ظاہر ہو جاتے ہیں لیکن اس کیلئے 40 سے 120 دن تک عمل کو پڑھنا ہوتا ہے۔ دونوں پرہیزوں میں فرق یہ ہے کہ اگر بالفرض پرہیز نمبر 3 کو اختیار کرنے سے

موکلات کی حاضری 90 دن میں ہوئی تو پرہیز نمبر 4 سے 50 دن میں ہو جائے گی۔ لہٰذا دیئے گئے پرہیزوں میں سے کوئی ایک ضرور اختیار کریں۔ اگر اس کے باوجود کوئی مشکل پیش آتی ہے اور آپ زکوٰۃ بھی ادا کرنا چاہتے ہیں تو بغیر کھانے کے پرہیز کے زکوٰۃ ادا کر لیں۔ آپ کی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی لیکن باطنی پرہیز، شرائط اور احتیاطوں پر عمل کرنا ضروری ہے۔

"عمل کب شروع کریں"

کوئی بھی عمل شروع کرنے کیلئے وقت کا استخراج ایک مشکل امر ہے ہر کام کا ایک مخصوص وقت ہوتا ہے اور ہر وقت کا ایک اثر ہوتا ہے۔ اس کیلئے علم النجوم کا جاننا ضروری ہے لیکن چونکہ یہ کتاب عام لوگوں کیلئے لکھی گئی ہے اس لئے مندرجہ ذیل صرف چند باتوں کو نوٹ کر لیں۔

1:- قمر زائد النور ہو

قمر زائد النور چاند کی ایک تاریخ سے چودہ تاریخ تک کو کہتے ہیں۔ عمل شروع کرنے کیلئے چاند کی پہلی چودہ تاریخوں میں سے کوئی تاریخ ہونی چاہیے۔ اس کو عروج ماہ بھی کہا جاتا ہے۔

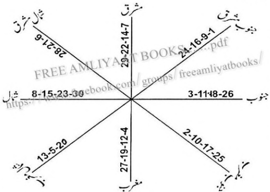
2:- دن کونسا ہو

ہفتہ اور منگل کا دن یا رات نہیں ہونی چاہیے۔ یہاں پر یہ بھی نوٹ فرما لیں کہ اسلامی تاریخ کے حساب سے دن بعد میں اور رات پہلے آتی ہے۔ جمعہ والے دن سورج غروب ہونے کے بعد یعنی مغرب کے وقت ہفتہ کی رات شروع ہو جائے گی۔ اس کی مثال یوں سمجھیں کہ رمضان کی آخری تاریخ کو افطاری کے بعد ہم چاند دیکھتے ہیں۔ اگر

چاند نظر آجائے تو رمضان کا مہینہ ختم ہو جاتا ہے اور وہ رات عید الفطر کی رات یعنی اگلے اسلامی مہینے کی پہلی تاریخ ہوتی ہے جو کہ مغرب کے وقت شروع ہو جاتی ہے۔

3:-رجال الغیب کا پشت پر ہونا

جب آپ پہلے دن قبلہ کی طرف منہ کر کے عمل پڑھنے کیلئے بیٹھیں گے تو رجال الغیب کا پشت پر یا بائیں طرف ہونا ضروری ہے۔ اس کیلئے مندرجہ ذیل نقشہ کو نوٹ فرمالیں۔



اوپر دیا گیا نقشہ رجال الغیب سے متعلق ہے کہ یہ دی گئی تاریخوں میں کس سمت میں ہوتے ہیں۔ تاریخیں چاند کی گردش کے حساب سے دی گئی ہیں۔ چاند کی تاریخوں سے مراد اسلامی تاریخ ہے جو کہ چاند کے مطابق لی جاتی ہیں۔ نقشہ کے مطابق ہم مغرب یعنی قبلہ کی طرف رخ کرتے ہوئے جن اسلامی تاریخوں میں عمل شروع کریں

گے وہ مندرجہ ذیل ہیں (14,11,9,7,6) پہلی تین تاریخوں کو ہلال کہتے ہیں ان کو شامل نہیں کیا جائے گا۔

بعض عملیات میں مختلف سمتوں میں رخ کر کے عمل پڑھنے کی ہدایت ہوتی ہے۔ ایسی صورت میں سمتوں کے حساب سے تاریخوں کا حساب کر لیں مثلاً اگر کسی وظیفہ میں جنوب کی طرف منہ کر کے پڑھنے کی شرط ہو تو آپ اسلامی تاریخ کے مطابق 8,7,6,5 اور 14 تاریخ کو عمل شروع کر سکتے ہیں۔

4:- عمل کس وقت شروع کریں

آخری بات جو معلوم کرنا باقی رہ گئی، وہ یہ ہے کہ ان دنوں میں کس وقت عمل کریں۔ اس کیلئے ہم اس دن یا رات کی تعداد کو لیں گے۔ ساعتوں کے نقشوں کیلئے باب نمبر 5 کے آخر میں دن اور رات کی ساعتوں والا ٹاپک دیکھیں۔ اوپر دیئے گئے تمام پوائنٹس کا یہ مطلب ہوا کہ ہم اللہ عزوجل کے کسی نام، قرآن کی کسی سورت یا آیت یا دیگر کسی روحانی وظیفہ کی زکوۃ کی ادائیگی چاند کی 11,9,7,6 اور 14 تاریخوں میں سے کسی تاریخ کو شروع کر سکتے ہیں۔ لیکن ان تاریخوں میں ہفتہ یا منگل کا دن یا رات نہیں ہونی چاہیے۔

نوٹ: اگر کسی شخص کو اس کے پیر و مرشد یا روحانی استاد کوئی وظیفہ کسی خاص وقت یا دن کو پڑھنے کی ہدایت کرتے ہیں تو ان کی ہدایت کے مطابق عمل کریں، چاہے اس مخصوص وقت یا دن پر اوپر بیان کردہ باتوں میں سے کوئی بھی پوری نہ آرہی ہو۔ اگر آپ کا روحانی استاد خود کامل نہیں ہے یا کم علم ہے یا اس کا مقصد آپ کو وظائف کے ذریعے محنت و مشقت میں ڈالنا یا اپنی جھوٹی شان قائم رکھنا یا آپ کو روپیہ بٹورنے کا ذریعہ بنانا ہے تو پھر

ایسے شخص کی پیروی اختیار نہ کریں۔ ایسے فراڈ استاد کو چیک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ آپ اس کی ہدایت کے مطابق کوئی عمل کریں اور چیک کریں کہ اس عمل کا کوئی اثر بھی ظاہر ہوا ہے کہ نہیں یا یہ عمل ایک یا دو مرتبہ کام کرنے کے بعد بے اثر ہو جائے تو آپ کا استاد ناقص ہے۔ کیونکہ ایک یا دو مرتبہ عمل کا اثر کر جانا آپ کی محنت کے باعث ہے۔ جب ایسی صورتحال ہو تو پھر آپ اس باب میں بیان کردہ ہدایات کے مطابق عمل کریں۔ آپ انشاء اللہ ضرور بہ ضرور کامیاب ہونگے۔

نوٹ: اگر آپ کو وظیفہ شروع کرنے کیلئے وقت کے استخراج میں مشکل محسوس ہو تو بذریعہ فون قیمتاً معلوم کر سکتے ہیں۔



باب نمبر 4

''کچھ اِس باب کے متعلق''

''یہ باب بسم اللہ شریف سے متعلقہ احادیث، صحابہ کرام اور علماء کرام کے اقوال اور شفاء امراض، حصول دولت، ترقی کاروبار، قضائے حاجت، خیر و برکت، کشف و اسرار کا حصول اور دیگر بسم اللہ شریف کے بہت سے عملیات پر مشتمل ہے۔ اس باب میں ان عملیات کی پریکٹیکلی وضاحت کر دی گئی ہے۔ تاکہ بوقت ضرورت ان عملیات سے پورا پورا فائدہ اٹھایا جا سکے۔''

بسم اللہ سے متعلقہ احادیث

کام ادھورا رہ جاتا ہے

حدیث نمبر 71: حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان ہے جو بھی اہم کام بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے ساتھ شروع نہیں کیا جاتا وہ ادھورا رہ جاتا ہے۔

(فیضان سنت، ج 1، ص 1، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

بسم اللہ اور اسم اعظم

حدیث نمبر 72: حضرت سیدنا عثمان ابن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے بارے میں پوچھا تو آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ''یہ اللہ عزوجل کے ناموں میں سے ایک نام ہے اور اللہ عزوجل کے اسم اعظم اور اسکے درمیان ایسا ہی قرب ہے جیسے آنکھ کی سیاہی اور سفیدی میں۔''

(تفسیر در منثور، ج 1، ص 41، ضیاء القرآن پبلشرز)

فرشتوں کا نیکیاں لکھنا

حدیث نمبر 73: حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: ''اے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب تم وضو کرو تو بِسۡمِ اللّٰہِ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰہِ کہہ لیا کرو۔ جب تک تمہارا وضو باقی رہے گا اس وقت تک تمہارے فرشتے (کراماً کاتبین) تمہارے لئے نیکیاں لکھتے رہیں گے۔

(فیضان سنت، ج 1، ص 27، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

شیطان کیلئے حلال کھانا

حدیث نمبر 74: حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ

والسلام کا فرمان ہے کہ جس کھانے پر بسم اللہ نہ پڑھی جائے وہ کھانا شیطان کیلئے حلال ہو جاتا ہے۔ (فیضان سنت، ج 1، ص 42، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

شیطان کا قے کرنا

حدیث نمبر 75: حضرت سیدنا اُمیۃ بن مَخشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف فرما تھے۔ ایک شخص بغیر بسم اللہ پڑھے کھانا کھا رہا تھا۔ جب کھانا کھا چکا اور صرف ایک ہی لقمہ باقی رہ گیا تو وہ لقمہ اٹھایا اور کہا بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مسکرا کر ارشاد فرمایا: ''شیطان اس کے ساتھ کھانا کھا رہا تھا، جب اسنے اللہ عزوجل کا نام لیا تو جو کچھ اس کے پیٹ میں تھا اُگل دیا''۔

(فیضان سنت، ج 1، ص 43، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

76 ہزار درجات کی بلندی

حدیث نمبر 76: حضرت سیدنا ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان ہے: ''جو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھے گا۔ اللہ عزوجل ہر حرف کے بدلے اس کے نامہ اعمال میں چار ہزار نیکیاں درج فرمائے گا، چار ہزار گناہ بخش دے گا اور چار ہزار درجات بلند فرمائے گا۔

(فیضان سنت، ج 1، ص 53، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

مصیبتوں کا دور ہونا

حدیث نمبر 77: شیر خدا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: ''اے علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) میں تمہیں ایسے کلمات نہ بتا دوں جنہیں تم مصیبت کے وقت پڑھ لو، عرض کیا، ارشاد فرمائیں! آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر میری

جان قربان! تمام اچھائیاں میں نے آپ سے سیکھیں ہیں۔ ارشاد فرمایا: ''جب تم کسی مشکل میں پھنس جاؤ تو اس طرح پڑھو۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ۔ پس اللہ عزوجل اس کی برکت سے جن بلاؤں کو چاہے گا دور فرمادے گا۔''

(فیضان سنت، ج 1، ص 80، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

بخشش کا ذریعہ

حدیث نمبر 78: حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: جس نے اللہ عزوجل کی تعظیم کیلئے عمدہ شکل میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم تحریر کیا اللہ تعالیٰ اسے بخش دے گا۔

(تفسیر درمنثور، ج 1، ص 45، ضیاء القرآن پبلیکیشنز)

ہر کتاب کی چابی

حدیث نمبر 79: اُم الحافظ ابو بکر البغدادی نے الجامع میں حضرت جعفر محمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بسم اللہ ہر کتاب کی چابی ہے۔'' (تفسیر درمنثور، ج 1، ص 44، ضیاء القرآن پبلیکیشنز)

اللہ تعالیٰ بخش دے گا

حدیث نمبر 80: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے تعظیم الٰہی کی خاطر خوبصورت (طریقے سے) بسم اللہ لکھی اللہ تعالیٰ اسے معاف فرمادے گا۔'' (تفسیر درمنثور، ج 1، ص 45، ضیاء القرآن پبلیکیشنز)

بسم اللہ کی بے ادبی کرنے والے پر لعنت

حدیث نمبر 81: حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ سے گزرے جہاں زمین پر کچھ لکھا ہوا تھا آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قریب بیٹھے ہوئے نوجوان سے استفسار فرمایا: ''یہ کیا لکھا ہوا ہے؟'' اس نے عرض کی ''بسم اللہ'' فرمایا: ''ایسا کرنے والے پر لعنت ہو۔ بسم اللہ کو اس کی جگہ پر ہی رکھو'' (تفسیر درمنثور، ج1، ص46، ضیاء القرآن پبلیکیشنز)

صحابہ کرام اور بزرگان دین کے اقوال

نیچے تحریر کی گئیں بسم اللہ کی فضیلت سے متعلق روایات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور بزرگان دین سے منقول ہیں۔ یہ معلوم نہیں ہو سکا یہ روایات ان لوگوں نے کہاں سے حاصل کیں۔ کیا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنی یا اپنے کشف کے ذریعے بسم اللہ کے یہ فوائد معلوم کئے۔ لہٰذا نیچے دی گئی روایات میں سے کچھ احادیث بھی ہو سکتی ہیں اور نہیں بھی چونکہ تحقیق نہیں ہو سکی اس لئے اسی طرح تحریر کر دی ہیں۔ اگر ان میں سے کوئی روایت آپ کے علم میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ثابت ہو تو ضرور مطلع کریں۔

ساز و سامان کی جنات سے حفاظت

قول نمبر 22: حضرت سیدنا صفوان بن سلیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ انسانوں کے ساز و سامان اور کپڑوں کو جنات استعمال کرتے ہیں۔ لہٰذا تم میں سے جب کوئی شخص کپڑا پہننے کیلئے اٹھائے یا اتار کر رکھے تو بسم اللہ شریف پڑھ لیا کرے۔ اس کیلئے اللہ تعالیٰ کا نام مُہر ہے (یعنی شیطان ان چیزوں کو استعمال نہیں کرے گا۔)

ہر قدم اور کشتی میں نیکیاں

قول نمبر 23: جو شخص کسی جانور پر سوار ہوتے وقت بِسْمِ اللّٰہ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ

پڑھ لیا کرے تو اس جانور کے ہر قدم پر اس سوار کے حق میں ایک نیکی لکھی جائے گی۔

قول نمبر 24: جو شخص کشتی میں سوار ہوتے وقت بسم اللہ اور الحمد للہ پڑھ لے۔ جب تک وہ اس میں سوار رہے گا۔ اسکے واسطے نیکیاں لکھی جاتی رہے گیں۔

(فیضان سنت، ج 1، ص 28، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

گھر میں اتفاق اور روزی میں برکت

قول نمبر 25: گھر میں داخل ہوتے وقت پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر دایاں قدم داخل کریں اور گھر والوں کو سلام کریں۔ اگر گھر میں کوئی نہ ہو تو یوں کہیں۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔ بعض بزرگ بسم اللہ کے ساتھ سورہ اخلاص بھی پڑھتے تھے اس سے گھر میں اتفاق رہتا ہے اور روزی میں برکت ہوتی ہے۔

(مراۃ المناجیح، ج 6، ص 9، ضیاء القرآن پبلیکیشنز)

قبر سے عذاب ختم

قول نمبر 26: مفہوم ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک قبر کے قریب سے گزرے تو اس میں عذاب ہو رہا تھا، کچھ وقفہ کے بعد پھر گزرے تو قبر میں نور ہی نور تھا۔ آپ نے اللہ عزوجل سے عرض کی کہ اس کا راز بتایا جائے۔ ارشاد ہوا: "کہ جب یہ بندہ فوت ہوا تو اس کے بعد اس کے گھر میں لڑکا پیدا ہوا، آج اس کو مکتب بھیجا گیا۔ استاد نے اس کو بسم اللہ پڑھائی۔ مجھے حیا آئی کہ میں اس شخص کو زمین کے اندر عذاب دوں کہ جس کا بچہ زمین کے اوپر میرا نام لے رہا ہے۔

(فیضان سنت، ج 1، ص 55، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

دردِ سر کا علاج

قول نمبر 27: قیصر روم نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خط لکھا کہ مجھے دائمی سر درد ہے۔ اگر آپ کے پاس اس کا علاج ہو تو دوا بھیج دیں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ

تعالیٰ عنہ نے اس کو ایک ٹوپی بھیجی۔ جب قیصر روم اس ٹوپی کو پہنتا تو دردِ سر ختم ہو جاتا۔ اگر اُتارتا تو سر درد لوٹ آتا۔ وہ بڑا حیران ہوا، اس نے ٹوپی کو ادھیڑ کر دیکھا تو اس کے اندر ایک کاغذ پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھی ہوئی تھی۔

(فیضان سنت، ج 1، ص 68، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

روح کا پیاسی ہونا

قول نمبر 28: اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وحی فرمائی کہ دنیا سے ہر روح پیاسی جاتی ہے سوائے اس کے جس نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھا ہوگا۔

(فیضان سنت، ج 1، ص 74، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

دوزخ کے 19 فرشتوں سے نجات

قول نمبر 29: حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جو یہ چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ دوزخ کے 19 فرشتوں سے اسے نجات دے تو وہ بسم اللہ پڑھیں تاکہ اللہ تعالیٰ اسکے ہر حرف کے بدلے جنت دے۔

(تفسیر درمنثور، ج 1، ص 43، ضیاء القرآن پبلیکیشنز)

بسم اللہ پڑھنے والے کی بخشش

قول نمبر 30: امام بیہقی نے شعیب الایمان میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص نے خوبصورتی اور ترتیب کے ساتھ بسم اللہ پڑھی تو اسے بخش دیا گیا۔

(تفسیر درمنثور، ج 1، ص 45، ضیاء القرآن پبلیکیشنز)

لوگ غافل ہیں

قول نمبر 31: امام بیہقی نے شعیب الایمان میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

روایت کیا ہے، فرماتے ہیں کہ لوگ اللہ تعالیٰ کی کتاب کی ایک آیت سے غافل ہو گئے ہیں جو ہمارے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علاوہ کسی نبی پر نہیں اُتری مگر یہ کہ سلیمان علیہ السلام پر اُتری تھی اور وہ آیت بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہے۔

(تفسیر درمنثور، ج 1، ص 47، ضیاء القرآن پبلیکیشنز)

عملیات سے متعلقہ ہدایات

آگے اس باب کو پڑھنے سے پہلے مندرجہ ذیل باتیں نوٹ فرمالیں۔

1- اس باب میں درج شدہ عملیات سے پورا فائدہ اٹھانے کیلئے بسم اللہ کا عامل ہونا ضروری ہے۔ عام شخص بھی یہ عملیات کرسکتا ہے لیکن اس کی کامیابی کی شرح کم ہوگی۔

2- عامل سے مراد وہ شخص ہے جو باب نمبر 2 کے کسی طریقہ کے مطابق بسم اللہ کی زکوٰۃ ادا کر چکا ہو۔

3- اس باب میں جتنے بھی عملیات دیئے گئے ہیں۔ ان تمام اعمال میں اول و آخر میں تین، سات یا گیارہ مرتبہ درود وسلام اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ یا کوئی سا درود وسلام پڑھنا ضروری ہے۔

4- عمل میں کسی جگہ بسم اللہ لکھا ہو تو اس سے مراد بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یعنی پوری بسم اللہ شریف ہے۔

5- اگر کسی جگہ دم کرنے کا ذکر ہو تو اس سے یہ مراد ہے کہ پہلے 7،3 یا 11 مرتبہ درود وسلام پڑھیں، پھر دی گئی تعداد کے مطابق بسم اللہ پڑھیں اور آخر میں 7،3 یا 11 مرتبہ درود وسلام پڑھ کر مطلوبہ جگہ یعنی مریض کے جسم کا کوئی حصہ یا پانی یا کھانے کی کوئی چیز وغیرہ پر پھونک ماریں۔ یہ ایک دم ہوا۔ حسب ضرورت یا عمل میں دی گئی تعداد کے مطابق اسی طریقہ سے دم کریں۔

6- سعد وقت، نحس وقت یا رجال الغیب کا ذکر ہو تو اس کیلئے باب نمبر 3 کے آخر پر دیکھیں۔

7- اگر عمل میں فلاں بن فلاں لکھا ہو تو اس سے مراد نام بمعہ والدہ ہے۔ آدمی کیلئے نام بمعہ والدہ کے درمیان لفظ "بن" استعمال کریں اور عورت کیلئے نام بمعہ والدہ کے درمیان لفظ "بنت" استعمال کریں۔ مثلاً اگر نام عتیق اور والدہ کا نام عروسہ ہے تو عتیق بن عروسہ لکھیں یا بولیں گے، عورت ہو تو شازیہ بنت عروسہ استعمال کریں گے۔

8- عمل میں کسی جگہ عزیمت کے بارے میں لکھا ہو تو اس سے مراد باب نمبر 2 کے اندر طریقہ نمبر 1 میں درج شدہ عزیمت اقسمت علیکم یا جبرائیل یا ہموا کیل .... العجل الساعۃ الوحا ہے۔

9- عامل کا دل اگر مطمئن نہیں ہے تو وہ عملیات کے دوران عزیمت نہ پڑھے۔ عزیمت کے بغیر بھی عملیات کا فائدہ ہوگا لیکن عزیمت کا پڑھنا بہتر ہوتا ہے۔ اس کے باعث موکلات کام کے پابند ہو جاتے ہیں۔ اس کی تفصیل کیلئے اس باب کے آخر میں اعتراض کا جواب دیکھیں۔

10- عملیات میں جو دم اور دنوں کی تعداد دی گئی ہے ان میں کمی وبیشی ہو سکتی ہے۔ مثلاً اگر عمل سات دن کا دیا گیا ہے تو یہ ضروری نہیں کہ آپ سات دن میں کامیاب ہوں بلکہ آپ تین دن میں بھی کامیاب ہو سکتے ہیں اور گیارہ دن میں بھی۔ اسی طرح اگر کسی دم کے متعلق تین مرتبہ لکھا ہوا ہے تو مریض ایک دم سے بھی ٹھیک ہو سکتا ہے اور تین کی بجائے پانچ دم بھی کرنے پڑ سکتے ہیں۔ یہ بات آپ کی زکوٰۃ کی ادائیگی، عمل کی قوت، یقین، اور تجربہ پر منحصر ہے۔ آپ نے جتنے اچھے طریقے سے بسم اللہ کی زکوٰۃ ادا کی ہوگی، مقاصد میں کامیابی اور امراض سے شفاء کا وقت اتنا ہی کم ہو جائے گا۔

"عملیات برائے شفائے امراض"

شفائے امراض کیلئے بسم اللہ شریف کو پڑھنے کے مندرجہ ذیل طریقے ہیں۔

عمل نمبر 1: انیس مرتبہ بسم اللہ شریف پڑھ کر مریض پر ایک، دو یا تین دم کریں۔

عمل نمبر 2: کسی بیماری پر روزانہ تین دن تک 100 مرتبہ بسم اللہ پڑھ کر دم کرنے سے وہ بیماری ختم ہو جاتی ہے۔

عمل نمبر 3: سات دن تک کسی مریض پر 786 مرتبہ بسم اللہ پڑھنے سے مریض صحت یاب ہو جاتا ہے۔

اب تینوں طریقوں کی تفصیلاً وضاحت کی جاتی ہے کہ یہ کیسے پتہ چلے گا کہ بسم اللہ شریف کب 19 مرتبہ، کب 100 مرتبہ اور کس وقت 786 مرتبہ پڑھی جائے۔ اس کیلئے مندرجہ ذیل باتیں نوٹ فرمالیں۔

اگر کوئی وقتی بیماری ہے جیسے سر درد، آنکھ کا درد، یا نظر لگ جانا وغیرہ تو 19 مرتبہ بسم اللہ شریف پڑھ کر دم کریں تو انشاء اللہ عزوجل افاقہ ہوگا۔ لیکن اگر وقتی بیماری نہیں بلکہ مستقل بیماری ہے جو اکثر و بیشتر ہوتی رہتی ہے۔ مثلاً ایسا سر درد جو اکثر رہتا ہو یا باری کا بخار تو ایسی بیماریوں میں عمل نمبر 2 یعنی تین دن تک 100 مرتبہ بسم اللہ پڑھ کر دم کریں تو یہ بیماری ختم ہو جائے گی۔ اگر کوئی سخت بیماری ہو جس کو لگے کافی عرصہ گزر چکا ہے تو ایسے مرض پر عمل نمبر 3 کے مطابق 786 مرتبہ، 7 دن تک بسم اللہ پڑھ کر دم کرنے سے انشاء اللہ عزوجل وہ بیماری ختم ہو جائے گی۔

دم کرنے کے طریقے

1- مطلوبہ تعداد میں بسم اللہ پڑھ کر مریض پر پھونک ماریں۔

2- مطلوبہ تعداد میں بسم اللہ پڑھ کر پانی پر دم کریں اور یہ پانی مریض دن میں 4 مرتبہ

سات دن تک پیئے۔ اگر بوتل میں پانی کم ہو جائے تو اس میں مزید پانی مکس کر لیں۔ 7 دن کے بعد تازہ پانی پر دوبارہ دم کر دیں۔

3- مطلوبہ تعداد میں بسم اللہ پڑھ کر تیل پر دم کریں اگر زیتون کا تیل ہو تو زیادہ بہتر ہے یہ دم کیا ہوا تیل مریض متاثرہ جگہ پر لگائے۔ تیل پر دم کر کے مریض کو لگانے کیلئے اس وقت دیا جاتا ہے، جب چوٹ کے باعث جلد پر ورم آ جائے۔ کسی جوڑ، گھٹنے، کلائی وغیرہ میں درد ہو، جسم کے کسی حصہ میں سوجن ہو، کان میں درد یا ورم ہو (تیل کا ایک قطرہ کان میں ڈالیں)، کمر درد یا کوئی جلدی بیماری ہو تو ایسی صورت میں تیل پر دم کر کے دیں۔ تیل متاثرہ حصہ پر اتنا ہی لگائیں کہ جذب ہو جائے۔ ورنہ زیادہ کی صورت میں کپڑوں پر لگے گا اور کپڑوں کی دھلائی کے ذریعے گندے پانی میں چلا جائے گا جو کہ بہتر نہیں ہے۔

4- تسخیر اور محبت کے اعمال میں مطلوبہ تعداد میں بسم اللہ پڑھ کر کھانے کی چیز پر دم کر کے وہ چیز مطلوب کو کھلائی جاتی ہے۔ ان اعمال کا بیان آگے آئیگا۔

مرگی

عمل نمبر 4: مرگی والے کے کان میں 40 مرتبہ بسم اللہ شریف پڑھ کر دم کریں اور دم کیا ہوا تیل دن میں تین مرتبہ دونوں کانوں میں ڈالنے کیلئے دیں اور اس کے ساتھ دم والا پانی بھی استعمال کریں تو انشاء اللہ عزوجل مرض ختم ہو جائے گا۔

سرخ بادہ

عمل نمبر 5: سرخ بادہ کا مریض تین دن تک اگر 1000 مرتبہ بسم اللہ پڑھے تو شفاء ہوگی۔ اس کے ساتھ پانی بھی استعمال کروائیں۔ بہتر یہ ہے کہ 1000 مرتبہ بسم اللہ

پڑھ کر پانی پر دم کریں اور مریض یہ پانی دن میں 4 مرتبہ 3 دن تک پیئے۔ 3 دن کے بعد نئے پانی پر دم کر دیں۔

داڑھ اور سر درد

عمل نمبر 6: بسم اللہ شریف کو ایک مرتبہ لکھ کر اور 19 یا 50 مرتبہ پڑھ کر بسم اللہ والے کاغذ پر دم کریں۔ اس کاغذ کو داڑھ یا سر درد کے مقام پر باندھیں تو درد ختم ہو۔ اگر پلاسٹک کوٹنگ کروالیں تو زیادہ بہتر ہے۔

عمل نمبر 7: اگر کاغذ پر 21 مرتبہ یا رحیم لکھ کر اور اتنی ہی مرتبہ پڑھ کر دم کرنے کے بعد سر پر باندھیں تو سر درد کو آرام ہو۔

ان دونوں عملوں میں کاغذ کے استعمال کے ساتھ مطلوبہ جگہ پر دم بھی کریں۔

زہر کا اثر زائل ہو

عمل نمبر 8: اگر زہریلا جانور کاٹ لے تو اس جگہ کے گرد دائرے کی صورت میں انگلی گھماتے ہوئے ایک سانس میں 7 بار بسم اللہ پڑھ کر دم کریں۔ انشاء اللہ عزوجل زہر کا اثر زائل ہوگا۔

عمل نمبر 9: اگر ایک مرتبہ کاغذ پر بسم اللہ لکھ کر اور 786 مرتبہ بسم اللہ اور 12 مرتبہ عزیمت پڑھ کر کاغذ پر دم کر کے انگوٹھی کے نگ کے نیچے رکھ دیں اور پھر اس انگوٹھی کو دودھ میں دھو کر جس کو زہریلے جانور نے کاٹا ہو اس کو یہ دودھ پلائیں تو انشاء اللہ عزوجل زہر خارج ہو جائے یا اس کا اثر زائل ہو جائے گا۔

نوٹ: انگوٹھی کو دودھ میں دھونے کے بعد 50 مرتبہ بسم اللہ اور 3 مرتبہ عزیمت پڑھ کر

دودھ پر دم کریں۔دونوں دفعہ (انگوٹھی تیار کرتے وقت اور دودھ پر دم کرتے وقت) قضائے حاجت کی جگہ یہ الفاظ بولے "ہر قسم کے زہر کا اثر زائل ہو"

عمل نمبر 10: اگر کھانے سے پہلے بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۔ پڑھ لیا جائے تو انشاءاللہ عزوجل کھانے والی چیزوں کے مضر اثرات اور کھانے میں زہر بھی ہو تو اس سے محفوظ رہیں گے۔

منقول ہے کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک شخص نے زہر کا پیالہ پیش کیا اور آپ نے صحابہ کرام کی موجودگی میں مذکورہ دعا پڑھ کر اس پیالہ کو پی لیا۔آپ صحیح سلامت کھڑے رہے۔آپ کو پسینہ آیا اور سارا زہر بہہ گیا۔

آنکھوں کی حفاظت اور کمزور نظری ختم ہو

عمل نمبر 11: بسم اللہ شریف کو 3 مرتبہ ہر نماز کے بعد پڑھ کر انگلیوں پر دم کر کے آنکھوں پر لگائیں۔انشاءاللہ عزوجل آپ کی آنکھوں کی حفاظت رہے گی، نظر کمزور نہیں ہو گی اور اگر کمزور نظر والا کرے تو نظر میں بہتری آئے گی۔یہ عمل ساری عمر جاری رکھیں۔

کند ذہنی اور کمزور حافظہ

عمل نمبر 12: اگر کسی کا ذہن کند ہو یا حافظہ کمزور ہو تو 786 مرتبہ بسم اللہ شریف اور 3 مرتبہ عزیمت پانی پر دم کر کے صبح فجر کے وقت نہار منہ آدھا گلاس روزانہ 40 دن تک پئیں۔عزیمت میں قضائے حاجت کی جگہ "فلاں بن فلاں کی ذہنی کمزوری دور ہو" کے الفاظ بولیں۔دم پانی سے بھری بوتل پر کریں اور پانی روزانہ اس بوتل میں سے پئیں۔اگر پانی کم ہو جائے تو بوتل میں مزید پانی مکس کر لیں۔ہر سات دن بعد نئے پانی

پر دوبارہ دم کر کے نئی بوتل تیار کر لیں۔

عمل نمبر 13: بسم اللہ کو 104 مرتبہ کسی برتن پر لکھ کر اور 10787 مرتبہ بسم اللہ شریف اور 121 مرتبہ عزیمت پڑھ کر، بسم اللہ لکھے ہوئے برتن پر دم کریں اور برتن کو پانی سے دھو کر اور اس پانی کو بوتل میں ڈال کر تازہ پانی مکس کر کے بوتل بھر لیں۔ اس بوتل سے دن میں 3 مرتبہ 21 دن تک پانی پیئیں۔ اگر پانی کم ہو جائے تو مزید پانی ڈال لیں۔ انشاءاللہ عزوجل کند ذہنی دور اور فہم وعقل بڑھ جائے گی۔

نکسیر پھوٹ جائے

عمل نمبر 14: اگر کسی کی نکسیر پھوٹ جائے اور خون بہنے لگے تو شہادت کی انگلی سے پیشانی پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھنا شروع کریں اور ناک کے آخر پر ختم کریں۔ خون بند ہو جائے گا۔ یہ عمل دو سے تین مرتبہ کریں اور ہر مرتبہ 19 دفعہ بسم اللہ شریف پڑھ کر دم بھی کریں۔

شفاء

عمل نمبر 15: اگر بسم اللہ شریف کو اس صورت میں ''ب س م ن ہ ا ل ر ح ی م'' 121 مرتبہ شیشے کے برتن پر لکھ کر اور آب زم زم سے دھو کر پی لیں تو مرض سے شفاء ہو گی۔ لکھتے ہوئے بسم اللہ شریف کا وِرد رکھیں اور لکھنے کے بعد 121 مرتبہ بسم اللہ شریف اور 7 مرتبہ عزیمت پڑھ کر دم کریں۔ 7 سے 11 دن تک یہ عمل کریں۔ انشاءاللہ عزوجل شفاء ہوگی۔

''عملیات برائے دولت''

ایک سال میں امیر ہو

عمل نمبر 16: طلوع آفتاب کے 10 منٹ بعد سورج کی طرف منہ کر کے روزانہ 300 مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور 300 مرتبہ درود وسلام اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ پڑھیں تو ایک سال کے اندر امیر وکبیر ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ اس کو ایسی جگہ سے رزق دے جہاں سے اس کو گمان بھی نہ ہو۔ اس عمل کو چاند کی پہلی 14 تاریخوں میں سے اتوار، پیر یا جمعرات کے دن طلوع آفتاب کے وقت شروع کریں۔ رجال الغیب اس دن مشرق و جنوب، جنوب اور مشرق وشمال کی طرف نہ ہو۔ روزانہ سورج کے طلوع میں کمی و بیشی ہوتی رہے گی لیکن آپ اپنے وقت پر یعنی سورج کے طلوع ہونے کے 10 منٹ بعد ہی عمل پڑھنا شروع کیا کریں۔ آپ کے رزق میں اضافہ اور خیر و برکت کے آثار پہلے یا دوسرے ماہ ہی ظاہر ہونا شروع ہو جائیں گے۔ عمل پڑھتے وقت دل میں یہ نیت رکھیں کہ یا اللہ عزوجل جس طرح تو سورج کو بلندی عطا فرما رہا ہے، مجھے بھی عطا فرما۔ سورج کی طرف منہ کرنے سے مراد مشرق کی طرف رخ کرنا ہے۔

تنگی دور ہو

عمل نمبر 17: اگر کوئی شخص غریب اور تنگ معاش ہو یا کسی کا کاروبار نہ چلتا ہو تو بسم اللہ کو اس صورت میں ''ب س م ن ل ہ ال رح ی م'' 121 مرتبہ ہرن کی جھلی پر مشک، زعفران اور گلاب کی تیار کردہ سیاہی سے لکھ کر اور 121 مرتبہ بسم اللہ شریف اور 3 مرتبہ عزیمت پڑھ کر دم کریں۔ یہ ایک دم ہوا۔ اس طرح تین دم کرنے کے بعد اس کاغذ کو اپنے پاس یا کاروبار والی جگہ پر رکھیں تو اللہ تعالیٰ اس پر رزق کشادہ کرے اور اس کے

رزق میں برکت ہو۔ عمل سعد وقت میں کریں اور دوران عمل قسط میعہ سائلہ اور لبان کی دھونی دیں۔ دھونی کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں چیزیں پیس کر سفوف تیار کرلیں اور کوئلے گرم کرکے اپنے پاس رکھ لیں۔ عمل پڑھنے سے پہلے ان دہکتے ہوئے کوئلوں پر سفوف ڈالیں۔ جس سے کمرے میں دھواں بھر جائے گا۔ اس کے بعد عمل پڑھنا شروع کریں اگر دھواں ختم ہو جائے تو مزید سفوف ڈال لیں۔ ہرن کی جھلی سے مراد ہرن کی کھال نہیں بلکہ یہ ایک مخصوص کاغذ کا نام ہے جس کو ہرن کی جھلی کہا جاتا ہے۔

دوکان اور کاروبار میں خیر برکت

عمل نمبر 18: کاغذ پر 35 مرتبہ بسم اللہ شریف لکھ کر اور اتنی ہی مرتبہ پڑھ کر دم کریں یہ ایک دم ہوا اس طرح 35 دم کریں اور یہ کاغذ دوکان پر لٹکائیں تو خریدار بہت آئیں اور نفع زیادہ ہو۔ ہر مرتبہ 35 دفعہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنے کے بعد 3 مرتبہ عزیمت اور اول و آخر 3 یا 7 مرتبہ درود وسلام پڑھنا ضروری ہے۔ بلکہ اس باب میں دیئے گئے تمام اعمال میں اول و آخر درود وسلام پڑھنا ضروری ہے۔ تمام اعمال جن میں کاغذ کو لٹکانے یا پہننے کی ہدایت ہو تو اس تعویذ والے کاغذ کو پلاسٹک کوٹنگ ضرور کروائیں تاکہ یہ کاغذ آب وہوا اور پانی کے اثرات سے محفوظ رہ سکے۔ عمل سعد وقت میں کریں اور عزیمت میں حاجت کی جگہ فلاں بن فلاں کے کاروبار میں ترقی ہو یا فلاں بن فلاں کی دکان خوب چلے وغیرہ لکھیں۔

رزق میں کشادگی

عمل نمبر 19: جب آفتاب اول برج حمل میں ہو تو 360 مرتبہ کاغذ پر بسم اللہ شریف لکھ کر اور 360 مرتبہ بسم اللہ اور 12 مرتبہ عزیمت پڑھ کر کاغذ پر دم کریں۔ اس کاغذ کو تعویذ بنا کر اپنے پاس رکھیں تو اللہ تعالیٰ رزق میں کشادگی پیدا کرے گا۔ اگر قرض دار ہے

تو اس کا قرض ادا ہوگا۔ سورج جب برج حمل کے پہلے درجے میں ہو تو اس کو اول برجے حمل کہتے ہیں۔ سورج ہر برج میں تقریباً 30 دن قیام کرتا ہے اور ہر درجہ تقریباً 24 گھنٹہ کا ہوتا ہے۔ سورج ہر سال مارچ کے آخری عشرہ میں بُرج حمل میں داخل ہوتا ہے۔ آپ کسی اچھی تقویم سے تحویل آفتاب یعنی آفتاب کا برج حمل میں داخل ہونے کا وقت معلوم کر سکتے ہیں۔ آپ کے پاس 24 گھنٹے ہوں گے۔ ان 24 گھنٹوں میں سعد ساعت کا انتخاب کر کے آپ مذکورہ عمل کر سکتے ہیں۔ اگر مشتری کی ساعت ہو تو زیادہ بہتر ہے۔ ساعتوں کیلئے باب نمبر 5 کے آخر میں دیکھیں۔

"عملیات برائے ہر حاجت اور دولت"

ہر حاجت غیب سے پوری ہو

عمل نمبر 20: جو شخص روزانہ 786 مرتبہ بسم اللہ شریف اور 12 مرتبہ عزیمت کو تمام عمر ورد میں رکھے گا اس کی ہر حاجت غیب سے پوری ہوگی۔ اس کے دشمن ذلیل و خوار ہوں گے۔ صرف یہی ایک وظیفہ اس کی تمام ضروریات و حاجات کو پورا کرنے اور پریشانیوں کو ختم کرنے کیلئے کافی ہوگا۔ بعد نماز عشاء یا فجر کوئی ایک وقت مقرر کر کے روزانہ 786 مرتبہ بسم اللہ شریف پڑھ لیا کریں۔

ہر مقصد میں کامیابی

عمل نمبر 21: جس دن اس عمل کا تعویذ لکھنا ہو اس دن قضائے حاجت کی نیت سے روزہ رکھیں۔ صبح کی پہلی ساعت میں یعنی سورج نکلنے کے بعد موافق دن اور سعد وقت میں بسم اللہ کو علیحدہ علیحدہ حروف کی صورت میں اس طرح "ب س م ال ل ہ ال رح م ن ال ر

ح ی م" دو الگ کاغذوں پر لکھیں۔ دوسرے کاغذ پر بسم اللہ کو الگ حروف میں لکھنے کے بعد آگے یہ الفاظ لکھیں۔ مِنَ الْعَبْدِ الذَّلِيْلِ الْفَقِيْرِ (نام بمعہ والدہ) اِلَى الْمَوْلٰى الْجَلِيْلِ الْكَبِيْرِ رَبِّ اِنِّى مَسَّنِىَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْن. اَللّٰهُمَّ بِحُرْمَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ اَكْشِفْ ضُرِّىْ وَاَغْنِ فَقْرِىْ وَاَجَابَ كَسْرِىْ وَاَذِلْ هَمِّىْ وَ غَمِّىْ (نام وحاجت) اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ۔ ان دونوں کاغذوں کو سامنے رکھ کر 786 مرتبہ بسم اللہ شریف پڑھ کر کاغذوں پر دم کریں۔ پہلا کاغذ تعویز کی صورت میں اپنے بازو پر باندھ لیں اور دوسرے کاغذ کو تعویز بنانے کے بعد نلکی میں ڈال کر آگے سے موم کے ذریعے منہ بند کر دیں۔ اس نلکی کے ساتھ اتنا وزن باندھیں کہ یہ پانی میں ڈوب جائے۔ نلکی چلتے ہوئے پانی میں ڈال دیں اور کچھ نیاز دلائیں۔ انشاء اللہ عزوجل 21 دن کے اندر حاجت روائی ہو جائے گی۔ اگر 21 دن میں کامیابی نہ ہو تو دوبارہ ایک مرتبہ پھر عمل کریں۔ لیکن اب کی مرتبہ روزانہ 786 مرتبہ بسم اللہ اور 19 مرتبہ عزیمت کا ورد بھی کریں۔ انشاء اللہ عزوجل ضرور بہ ضرور کامیاب ہونگے۔ حاجت کی جگہ اپنے مطلب کا نام مثلاً دولت، نوکری، ترقی وغیرہ بولیں۔ عمل سعد وقت میں لکھیں۔

ہر دعا قبول ہو

عمل نمبر 22: جمعہ کے دن ساتویں ساعت میں 123 مرتبہ بسم اللہ شریف پڑھ کر دنیا و آخرت کیلئے جو دعا کریں وہ قبول ہو۔ جمعہ والے دن ساتویں ساعت شمس کی ہے جو کہ علامتی طور پر سعد ہے اور اس کی علامتی تاثیر جاہ وجلال کا حصول ہے۔ ساعت شروع اور ختم ہونے کا ایگزیکٹ ٹائم تو آپ اس دن کے طلوع سے غروب تک کے کل وقت

کو 12 سے تقسیم کرکے جو جواب آئے اس کو 7 سے ضرب دے کر حاصل کر سکتے ہیں۔
لیکن اندازاً پورا سال آپ دوپہر 12:20 سے 1 بجے کے درمیان مذکورہ عمل پڑھ سکتے ہیں۔

ہر حاجت پوری ہو

عمل نمبر 23: روزانہ ایک وقت مقرر کرکے 786 مرتبہ بسم اللہ شریف پڑھنے سے 7 سے 21 دن کے اندر ہر حاجت پوری ہو۔ وہ حاجت کسی بھلائی کو حاصل کرنے کی ہو چاہے کسی بُرائی کو دفعہ کرنے کی۔ یہ عمل وہ شخص بھی کرسکتا ہے جس نے بسم اللہ کی زکوٰۃ ادا نہیں کی لیکن ایسا شخص 40 سے 60 دن تک مذکورہ عمل کرے۔ انشاء اللہ عزوجل کامیابی ہوگی۔ عام شخص کیلئے اس عمل میں کھانے کا کوئی پرہیز نہیں، لیکن باطنی پرہیز، شرائط اور احتیاطوں پر عمل کرنا ضروری ہے۔ اس باب میں دیے گئے تمام اعمال کیلئے وقت ضرور مقرر کریں اور روزانہ اسی وقت پر عمل کو پڑھا کریں۔

عمل نمبر 24: یہ عمل 19 دن کا ہے عروج ماہ یعنی چاند کے پہلے 14 دنوں میں سے کسی دن کو رجال الغیب کا خیال کرتے ہوئے (رجال الغیب اس دن بائیں طرف یا پست پر ہو) عمل شروع کریں۔ پڑھنے کا وقت اور مقام تبدیل نہ ہو۔ اپنے مقصد کو دل میں رکھتے ہوئے روزانہ مندرجہ ذیل تعداد میں بسم اللہ شریف کا ورد کریں۔

پہلے دن 788 مرتبہ، دوسرے دن 846 مرتبہ، تیسرے دن 826 مرتبہ، چوتھے دن 787 مرتبہ، پانچویں دن اور چھٹے دن 816 مرتبہ، ساتویں دن 791 مرتبہ، آٹھویں دن 787 مرتبہ، نویں دن 816 مرتبہ، دسویں دن 986 مرتبہ، گیارویں دن 794 مرتبہ، بارہویں دن 826 مرتبہ، تیرہویں دن 836 مرتبہ، چودہویں دن 787 مرتبہ، پندرہویں دن 816 مرتبہ، سولہویں دن 986 مرتبہ، سترہویں دن

794 مرتبہ، اٹھارویں دن 796 مرتبہ اور انیسویں دن 826 مرتبہ بسم اللہ شریف کو پڑھیں۔

دوران عمل کچا لہسن اور پیاز نہیں کھانا، عمل پڑھتے وقت اگر بتی روشن کریں۔ تعداد میں کمی وبیشی نہ ہو۔ عمل کیلئے الگ لباس مخصوص رکھیں۔

عمل نمبر 25: جس دن رجال الغیب جنوب سے شمال مشرق کی طرف ہو تو مغرب کی طرف منہ کر کے پہلے 100 مرتبہ درود وسلام اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ پڑھیں پھر 786 مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، اس کے بعد 100 مرتبہ یَاشَیْخَ عَبْدَالْقَادِرْ جِیْلَانِیْ شَیْأً لِّلّٰہِ پھر سجدے میں جا کر 100 مرتبہ رَبِّیْ اِنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ اور آخر پر بیٹھ کر 100 مرتبہ درود وسلام پڑھیں۔ یہ ایک دن کا عمل ہوا۔ اس طرح 3 دن تک پڑھیں۔ انشاء اللہ عزوجل مقصد میں کامیابی ہوگی۔ اگر عام شخص پڑھے تو 11 سے 21 دن تک پڑھنا ہوگا۔ انشاء اللہ عزوجل ضرور کامیاب ہو نگے۔ عام شخص دوران عمل پرہیز نمبر 1 یا 2 اختیار کرے۔ عمل سعد وقت میں شروع کریں۔

عمل نمبر 26: بسم اللہ شریف کی زکوٰۃ ادا کرنے کے بعد جو شخص نماز فجر کی سنت کے بعد بسم اللہ شریف کو 90 مرتبہ ورد میں رکھے اس کی ہر حاجت پوری ہو۔

عمل نمبر 27: بعد نماز فجر 1500 مرتبہ بسم اللہ شریف اور 12 مرتبہ عزیمت پڑھ کر دعا مانگیں۔ انشاء اللہ عزوجل 7 دن میں مقصد پورا ہوگا۔ عام آدمی جو عامل نہ ہو وہ اس عمل کو 21 دن تک کرے تو مقصد میں کامیاب ہوگا۔ عمل سعد وقت میں شروع کریں۔

عمل نمبر 28: بعد نماز عشاء سعد وقت میں دو رکعت نماز نفل برائے قضائے حاجت ادا کریں۔ اس کے بعد 1000 مرتبہ بسم اللہ شریف اور 12 مرتبہ عزیمت پڑھ کر اپنے

مقصد کیلئے خشوع وخضوع کے ساتھ دعا مانگیں۔ اسی طرح پھر دوبارہ دو رکعت نفل، بعد میں 1000 مرتبہ بسم اللہ شریف، 12 مرتبہ عزیمت اور اللہ تعالیٰ سے اپنے مقصد کیلئے دعا مانگیں۔ اس طرح بارہ ہزار مرتبہ بسم اللہ پڑھیں۔ انشاء اللہ عزوجل آپ کی دعا قبول ہو گی جو حضرات عامل نہیں ہیں وہ اس عمل کو تین مرتبہ پڑھیں۔ یعنی ہر سات سات دن بعد ایک مرتبہ پڑھ لیں۔

حاکم سے مطلب پورا کروانا

عمل نمبر 29: اگر کسی حاکم یا افسر وغیرہ سے اپنا مقصد نکالنا ہو یا کوئی ضرورت ہو تو قضائے حاجت کی نیت سے جمعرات کو روزہ رکھیں اور کھجور سے افطار کریں (کھجور یا پانی سے روزہ افطار کرنا سنت ہے) روزہ افطار کرنے کے بعد، بعد نماز مغرب 1011 مرتبہ بسم اللہ کو تنہائی میں توجہ و یکسوئی کے ساتھ پڑھیں۔ پڑھتے وقت دل میں اپنے مقصد کا خیال رکھیں۔ بعد نماز عشاء بھی سونے تک بسم اللہ شریف کو پڑھتے رہیں۔ دوسرے دن نماز فجر کے بعد ایک مرتبہ بسم اللہ شریف کو خوشخط لکھ کر اور 786 مرتبہ بسم اللہ شریف پڑھ کر دم کر کے اپنی ٹوپی یا سامنے والی جیب میں رکھ لیں اور افسر سے ملاقات کریں۔ انشاء اللہ عزوجل مطلب پورا ہوگا۔ دم کرنے کے دوران عنبر یا لوبان کی دھونی کرتے رہیں۔ دھونی کا مطلب یہ ہے کہ کوئلے گرم کر کے اس پر تھوڑے تھوڑے وقفے سے لوبان کا سفوف ڈالتے رہیں۔

"عملیات برائے خیر و برکت"

پھلوں کی کثرت ہو

عمل نمبر 30: اگر بسم اللہ کو 1076 مرتبہ بہتے پانی پر پڑھ کر اس پانی سے باغ کو سینچا

جائے تو درختوں پر پھل کثرت سے آتے ہیں۔عمل سعد وقت میں کریں۔

درخت پر پھل آئے

عمل نمبر 31: اگر سعد وقت میں بسم اللہ شریف کو 13 مرتبہ کاغذ پر لکھ کر اور 13 مرتبہ بسم اللہ شریف، ایک مرتبہ عزیمت اور اول وآخر درود وسلام پڑھ کر کاغذ پر دم کریں۔یہ ایک دم ہوا۔اس طرح کے 13 دم کریں۔کل 169 مرتبہ بسم اللہ شریف اور 13 مرتبہ عزیمت پڑھی جائے گی۔جس درخت پر پھل نہ آتا ہو۔اس درخت پر یہ کاغذ لٹکائیں۔انشاء اللہ عزوجل درخت ثمر دار ہوگا۔عزیمت میں حاجت کی جگہ یہ الفاظ بولیں۔مثلاً آم کا درخت ہے تو یوں بولیں۔'' آم کا درخت پھل دار ہو۔''

عمل نمبر 32: اگر 100 مرتبہ بسم اللہ شریف کو کسی پتھر پر لکھ کر اور اس پتھر پر 100 مرتبہ بسم اللہ شریف اور 3 مرتبہ عزیمت پڑھ کر دم کردیں۔اس طرح کے 19 دم کر کے پتھر کو اس پانی میں ڈال دیں جس سے درخت سینچے جاتے ہیں تو انشاء اللہ عزوجل درختوں پر خوب پھل آئے۔عمل سعد وقت میں کریں۔

گھر اور کھیتی کی حفاظت اور خیر وبرکت

عمل نمبر 33: اگر گھر تعمیر کرتے وقت بسم اللہ کو 100 مرتبہ کاغذ پر لکھ کر اور اس کاغذ پر 100 مرتبہ بسم اللہ شریف اور 3 مرتبہ عزیمت پڑھ کر دم کریں۔اس طرح 3 یا 19 دم کرنے کے بعد اس کاغذ کو وہاں دفن کریں۔جہاں سے گھر کی بنیاد اٹھائی جاتی ہو تو انشاء اللہ عزوجل گھر کل آفات سے محفوظ رہے گا اور اس میں خیر وبرکت ہوگی۔اگر یہی عمل کر کے کھیتی میں دفن کریں تو کھیتی کی پیداوار خوب ہو اور یہ آفات سے محفوظ رہے گی۔عزیمت

میں حاجت کی جگہ "گھر کل آفات وبلیات سے محفوظ رہے۔" کے الفاظ ادا کریں۔

اچھی زندگی بسر ہو

عمل نمبر 34: جو شخص بسم اللہ شریف کو 786 مرتبہ ہرن کی جھلی پر لکھ کر اور 1 یا 3 دم کر کے سر پر باندھے تو اچھی زندگی بسر ہو۔ اس عمل کی برکت سے اس کی جان و مال کی حفاظت ہو۔ اول و آخر درود وسلام، 786 مرتبہ بسم اللہ شریف اور 12 مرتبہ عزیمت پڑھ کر جھلی پر دم کریں۔ یہ ایک دم ہوا۔ اس طرح کے 3 دم کرنے کے بعد سر پر باندھیں۔ ہرن کی جھلی پر لکھنا اور دم کرنا مندرجہ ذیل وقت میں ہو۔ چاند کی پہلی چودہ تاریخوں میں جب قمر برج حوت میں ہو۔ برج حوت میں داخلہ کا وقت کسی تقویم سے معلوم کریں۔ قمر نحوست سے بری ہو۔ اس کے لئے باب نمبر 5 میں دیکھیں کہ قمر نحوست سے کب پاک ہوتا ہے۔ ساعت سعد ہو۔

"عملیات برائے حفاظت"

ہر برائی سے حفاظت

عمل نمبر 35: جو شخص پہلی محرم کو سعد ساعت میں بسم اللہ شریف کو 130 مرتبہ لکھ کر اور 130 مرتبہ بسم اللہ شریف اور 3 مرتبہ عزیمت پڑھ کر اس طرح کے 3 دم کر کے اس بسم اللہ لکھے ہوئے کاغذ کو اپنے پاس رکھے تو اس کو کوئی برائی نہ پہنچے اور اگر اس کاغذ کو گھر، دوکان یا کاروبار والی جگہ پر لٹکائیں تو خیر و برکت ہو اور یہ جگہیں چوری سے محفوظ رہیں۔ ہر سال پہلی محرم کو 130 مرتبہ بسم اللہ پڑھ کر کاغذ پر دم کرلیا کریں۔ لکھتے اور دم کرتے وقت اگربتی کی دھونی رہے۔

جنگ اور سفر میں حفاظت

عمل نمبر 36: اگر کوئی شخص یارحیم کو 190 مرتبہ لکھ کر اور اتنی ہی مرتبہ پڑھ کر 3 دم کرے۔ ہر دم میں 3 مرتبہ عزیمت بھی پڑھے۔ جس شخص کے پاس یہ کاغذ ہوگا۔ وہ سفر سے بحفاظت واپس آئے گا۔ اگر جنگ پر جائے تو اس کو کوئی نقصان نہ پہنچے۔

حشرات اور جنات سے گھر کی حفاظت

عمل نمبر 37: اگر فولاد کی چھری جس کا دستہ بھی فولادی ہو پر شہادت کی انگلی سے بسم اللہ شریف نحس وقت میں لکھ کر اور 331 مرتبہ پڑھ کر دم کرنے کے بعد اس چھری سے ایک مرغ ذبح کریں۔ اس مرغ کا سر کاٹ کر مرغ کو چھوڑ دیں جب مرغ بے سر کا چلے یا تڑپے تو اس وقت یہ سر جس مکان کے دروازے میں دفن کریں۔ اس گھر سے تمام حشرات و جنات بھاگ جائیں گے۔ سر کو دفن کرنے کی جگہ وقت سے پہلے ہی کھود لیں۔ اس تمام عمل کے دوران بسم اللہ کا ورد رکھیں۔ سر دفن کرتے وقت ایک مرتبہ عزیمت پڑھ کر دفن والی جگہ پر پھونک ماردیں۔ عزیمت میں حاجت کی جگہ ''گھر تمام حشرات و جنات سے محفوظ ہو جائے'' کے الفاظ بولیں۔

شیطان سے حفاظت

عمل نمبر 38: ہفتہ اور منگل کے علاوہ کسی دن سعد ساعت میں 35 مرتبہ بسم اللہ کو کاغذ پر لکھ کر اور 35 مرتبہ بسم اللہ شریف اور 3 مرتبہ عزیمت پڑھ کر کاغذ پر دم کریں۔ اس طرح کے 19 دم کرنے کے بعد یہ کاغذ گھر میں لٹکائیں تو اس گھر میں شیطان کا گزر نہ

ہو۔ اگر گھر کے کسی حصہ میں شیطانی چیزوں یا جنات کا سایہ ہو تو اس حصہ میں لٹکائیں۔ انشاءاللہ عزوجل جنات اس جگہ سے فرار ہو جائیں گے۔ لیکن اس صورت میں نماز فجر کے بعد مخصوص کمرے یا گھر کے چاروں کونوں میں 35,35 مرتبہ بسم اللہ شریف پڑھ کر 3 سے 7 دن تک دم بھی کریں تو انشاءاللہ عزوجل جنات گھر میں داخل نہیں ہو سکیں گے۔

شیطان اور ہر بلا سے حفاظت

عمل نمبر 39: جو شخص سوتے وقت 21 مرتبہ بسم اللہ شریف کو پڑھے تو اس رات شیطان سے محفوظ رہے اور چوری، ڈکیتی، ناگہانی موت اور ہر بلا سے محفوظ رہے۔

عمل نمبر 40: اگر کوئی شخص سوتے وقت 50 مرتبہ بسم اللہ شریف کو پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کو ہر موذی کے شر سے محفوظ رکھے۔

ظالم سے حفاظت

عمل نمبر 41: اگر کسی شخص کو کسی حاکم، بادشاہ، افسر یا ظالم شخص سے نقصان پہنچنے کا خطرہ ہو تو 50 مرتبہ بسم اللہ شریف اور 3 مرتبہ عزیمت پڑھ کر ظالم کے چہرے پر پھونک ماردیں۔ انشاءاللہ عزوجل اس کے شر سے محفوظ رہیں گے۔ ظالم کے دل میں اس شخص کیلئے خوف یا نرمی پیدا ہوگی۔ پھونک مارنے کیلئے چہرے کے قریب ہونا ضروری نہیں۔ بلکہ دور سے اتنی ہلکی آواز سے پھونک ماریں کہ کسی کو معلوم نہ ہو سکے۔ 50 مرتبہ بسم اللہ پڑھنے کے دوران کوئی بات نہ کریں۔ بہتر یہ ہے کہ کمرے میں داخل ہونے سے پہلے ہی 50 مرتبہ بسم اللہ پڑھ کر، اس کے بعد کمرے میں داخل ہو کر افسر کی طرف منہ کر کے پھونک ماردیں۔ اگر کسی سے بہت زیادہ خطرہ ہو تو مذکورہ عمل کو گھر میں صبح وشام دو مرتبہ

ظالم کے چہرے کا تصور کر کے پڑھیں اور عمل پڑھنے کے بعد تصور ہی میں اس کے چہرے پر پھونک ماردیں۔ یہ عمل 7 سے 11 دن تک کریں۔

عمل نمبر42: جو شخص اللہ عزوجل کے دونا موں "اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم" کو50 مرتبہ لکھ کر اوران پر 150 مرتبہ بسم اللہ شریف اور 12 مرتبہ عزیمت پڑھ کر دم کر کے اپنے پاس رکھے اور بادشاہ یا کسی ظالم کے پاس جائے تو اس کے شر سے محفوظ رہے۔ عمل سعد وقت میں کریں۔

عملیات برائے محبت

عمل نمبر43: محبت کیلئے 786 مرتبہ بسم اللہ شریف اور 75 مرتبہ عزیمت پڑھ کر کسی شربت، میٹھی چیز یا پانی پر دم کر کے یہ پانی یا چیز مطلوب کو کھلائیں۔ اس طرح روزانہ 21 دن تک عمل کرنے سے مطلوب کا دل آپ کیلئے مسخر ہوجائے گا۔ عزیمت میں حاجت کی جگہ "فلاں بن فلاں کے دل میں میری شدید محبت پیدا ہو" کے الفاظ بولیں۔ یہ عمل روزانہ کرنا ہوگا۔ اگر مطلوب دور ہے تو اس کا تصور کر کے مذکورہ عمل کو پڑھیں اور عمل ختم ہونے کے بعد تصور میں اس پر دم کریں۔ انشاء اللہ عزوجل فائدہ ہوگا۔

نوٹ: محبت کے عملیات صرف اپنے محرم یعنی بیوی، بچوں والدین، بہن یا بھائیوں وغیرہ کیلئے کریں۔ اگر کسی نا محرم یا ذاتی و ناجائز خواہشات کیلئے عمل کریں گے تو فائدے کی بجائے نقصان بھی ہوسکتا ہے۔ کیونکہ یہ روحانی عملیات ہیں۔ اس لئے گناہ والے کاموں میں موکلات آپ کی معاونت نہیں کریں گے۔ اگر آپ کسی جگہ شادی کے خواہشمند ہیں تو محبت کے عمل کی بجائے گزشتہ صفحات پر لکھے ہوئے "عملیات برائے ہر حاجت" میں سے کوئی عمل کریں تاکہ آپ کی حاجت روائی ہوسکے۔

عمل نمبر 44: اگر سعد وقت میں جمعہ کے روز ساعت زہرہ میں پیتل کی سوئی سے "یا رحیم" یا "الرحیم" کو سات بادامو ں پر لکھ کر اور 258 مرتبہ یا رحیم اور 19 مرتبہ عزیمت پڑھ کر ان بادامو ں پر دم کریں اور یہ بادام مطلوب کو کھلائیں تو آپ سے بہت محبت کرے۔ عمل کو 11 سے 21 دن تک کریں۔ جو شخص باب نمبر 3 میں درج شدہ زکوٰۃ اکبر کے طریقوں کے مطابق بسم اللہ کی زکوٰۃ ادا کرے گا، وہ ان اسموں یا اللہ، یا رحمٰن اور یا رحیم کا بھی عامل ہو جائے گا۔ وہ شخص ان ناموں سے متعلقہ عملیات بھی کر سکتا ہے۔

عمل نمبر 45: جو شخص بسم اللہ شریف کو حروف بسط کے اعداد کے موافق پڑھ کر کسی مشروب یا پانی پر دم کر کے مطلوب کو پلائے تو وہ اس سے محبت کرنے لگے۔ حروف بسط ابجد عرابی عددی کو کہتے ہیں بسم اللہ کے حروف بسط کے اعداد 10787 بنتے ہیں۔ اس عمل کو سعد وقت میں اس طرح پڑھیں کہ ہر 1000 مرتبہ بسم اللہ پڑھنے کے بعد 19 مرتبہ عزیمت پڑھیں اور مشروب پر دم کریں۔ اس طرح مذکورہ تعداد میں یعنی 10787 مرتبہ بسم اللہ شریف کو پڑھ کر عمل کو پورا کریں۔ یہ پانی یا مشروب مطلوب کو گیارہ دن تک پلائیں اور خود روزانہ مطلوب کا تصور کرتے ہوئے 100 مرتبہ بسم اللہ اور 19 مرتبہ عزیمت پڑھتے رہیں۔ انشاء اللہ عزوجل مطلوب کا دل مسخر ہوگا۔

نوٹ: محبت کے کسی بھی عمل میں کامیابی کے بعد آپ مطلوب کے ساتھ ذلت آمیز رویہ اختیار نہ کریں اور نہ ہی اس کو دھتکاریں۔ دل میں ہرگز یہ خیال نہ لائیں کہ میں نے حب کا عمل کر کے مطلوب کے دل کو مسخر کر لیا ہے۔ اب چاہے اس کے ساتھ کیسا ہی رویہ اختیار کروں یہ میرا غلام ہی رہے گا۔ بلکہ ایسا کرنے سے آپ کے عمل کے اثرات ختم ہو

سکتے ہیں اور مطلوب کے دل میں آپ کیلئے پھر سے نفرت کے احساسات پیدا ہو سکتے ہیں۔ لہٰذا عمل کے بعد حتی الامکان حسن اخلاق سے پیش آئیں۔

تسخیر عام

عمل نمبر46: جو شخص بسم اللہ کو سعد وقت میں کاغذ پر 121 مرتبہ لکھے اور 121 مرتبہ بسم اللہ شریف اور 12 مرتبہ عزیمت پڑھ کر اس کاغذ پر دم کرے۔ اس طرح 19 مرتبہ دم کرنے کے بعد اس کاغذ کو تعویز کی صورت میں اپنے پاس رکھے تو لوگوں کے دل اس کیلئے مسخر ہوں۔ جس کی اس پر نگاہ پڑے گی وہ اس سے محبت کرے گا۔ اس کے لکھنے کی صورت یہ ہے۔ "ب س م ن ل ہ ا ل ر ح ی م" دوران عمل عود وعنبر کی دھونی ہوتی رہے۔ اگر کوئی اس کی استطاعت نہیں رکھتا تو عود وعنبر کا عطر مکس کر کے دوران عمل کرے اور اپنے کپڑوں پر لگائے تا کہ اس کی خوشبو پھیل جائے۔ عزیمت میں حاجت کی جگہ "تمام لوگوں کے دل میرے لئے مسخر ہوں" کے الفاظ ادا کریں۔ ایک وقت مقرر کر کے روزانہ 121 مرتبہ بسم اللہ شریف اور 3 مرتبہ عزیمت کو تسخیر کی نیت سے ورد میں رکھیں۔

"عملیات برائے ہیبت و دبدبہ"

عمل نمبر47: سعد وقت میں اتوار کے دن کی آٹھویں ساعت میں (جو کہ شمس کی ہے) جو شخص بسم اللہ شریف کو 100 مرتبہ لکھ کر اور بسم اللہ لکھے ہوئے کاغذ پر 100 مرتبہ بسم اللہ اور 19 مرتبہ عزیمت پڑھ کر دم کرے۔ اس طرح کے 19 دم کرنے کے بعد اس کاغذ کو تعویز کی صورت میں اپنے پاس رکھیں تو لوگوں کے دلوں میں اس کا رعب پیدا ہو۔ عمل سے پہلے نیت برائے رعب و دبدبہ کی کریں۔ بعد عمل روزانہ 100 مرتبہ بسم اللہ

اور 3 مرتبہ عزیمت پڑھ کر اپنے اوپر دم کر لیا کریں۔

عمل نمبر 48: ہیبت و دبدبہ والے تمام اعمال مندرجہ ذیل وقتوں میں کریں۔

(1) اتوار کے دن آٹھویں ساعت میں

(2) ہفتہ کے دن ساتویں ساعت میں

(3) جمعہ کے دن ساتویں ساعت میں

یہ تینوں ساعتیں شمس کی ہیں اور جاہ و جلال کے حصول کیلئے استعمال کی جاتی ہیں۔ ان وقتوں میں قمر نحوست سے پاک ہو (یہاں پر نحوست کا لفظ علامتی طور پر استعمال کیا گیا ہے، ورنہ ستارے سعد و نحس نہیں ہوتے)۔ قمر نحوست سے کب پاک ہوتا ہے اس کیلئے نقوش والے باب میں وقت والا ٹاپک دیکھیں۔ چاند کی پہلی چودہ تاریخوں میں سے کوئی تاریخ ہو۔ اگر مذکورہ وقتوں میں عمل نمبر 46 کو بہ نیت ہیبت و دبدبہ کریں تو یہی اثر ظاہر ہو۔

عملیات برائے "کشف و اسرار"

باطنی اسرار ظاہر ہوں

عمل نمبر 49: اگر کوئی شخص بسم اللہ شریف کو بعد نماز فجر 2500 مرتبہ 40 دن تک پڑھے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر عجائب و اسرار ظاہر ہوں اور اس کو آئندہ ہونے والی باتیں بذریعہ خواب پہلے ہی سے معلوم ہو جایا کریں۔ عمل مکمل شرائط، احتیاطوں اور پرہیز کے ساتھ ادا کریں۔ دوران عمل پرہیز نمبر 3 یا 4 اختیار کریں۔ ان ساری باتوں کیلئے باب نمبر 3 کو پڑھیں۔

باطنی آنکھ کھل جائے

عمل نمبر 50: ہر نماز کے بعد 2500 مرتبہ بسم اللہ شریف پڑھنے والے کو ہر چیز کے

وقوع کا مشاہدہ خود بخود ہوتا ہے۔ اس شخص کی باطنی آنکھ کھل جائے گی۔ کشف و اسرار کی صلاحتیں حاصل ہوں گیں۔ صرف یہی ایک عمل اس شخص کی ہر ضرورت کو پورا کرنے کیلئے کافی ہوگا۔ اس عمل کو عام شخص بھی کر سکتا ہے۔ 2500 مرتبہ بسم اللہ پڑھنے تک کسی سے بات نہ کریں۔ اس کے علاوہ کوئی پرہیز اور شرط نہیں ہے۔ عمل جب چاہے شروع کریں۔ وقت اور دن کی قید نہیں ہے۔ بس ناغہ نہ ہو۔ ایک ماہ کے اندر ہی اس عمل کے اثرات ظاہر ہونا شروع ہو جائیں گے جو وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ بڑھتے جائیں گے۔

عمل نمبر 51: بعد نماز فجر 40 دن تک 1000 مرتبہ بسم اللہ شریف پڑھنے والے کو کشف و اسرار اور دنیا میں جو کچھ ہونے والا ہوتا ہے سب دکھائی دیتا ہے۔ یہ عمل صرف عامل پڑھے اور مکمل شرائط و قواعد کے ساتھ پرہیز نمبر 4 اختیار کرے۔

ملائکہ و موکلات نظر آئیں

عمل نمبر 52: بسم اللہ شریف کو مکمل شرائط و پرہیز اور روزہ کے ساتھ اگر ہر نماز کے بعد 1000 مرتبہ 14 سے 40 دن تک پڑھیں تو پڑھنے والے کو ملائکہ و موکلات نظر آئیں۔ یہ عمل صرف وہ شخص کرے جو بسم اللہ شریف کی زکوٰۃ ادا کر چکا ہو۔ عام شخص اس مقصد کیلئے بسم اللہ کو 40 سے 80 دن تک پڑھے۔ اگر دوران عمل موکلات نظر آئیں تو ان سے بات ہرگز نہ کریں بلکہ اپنے عمل کو پڑھتے رہیں۔ اگر کوئی موکل خود بات کرے تو بھی جواب نہ دیں۔ چاہے موکلات بات کرنے کیلئے کتنا ہی اصرار کیوں نہ کریں۔ بعض اوقات موکلات عامل کو عمل پڑھنے سے روکنے کیلئے گھر والوں کی شکل میں سامنے آجاتے ہیں اور کوئی بُری خبر سناتے ہیں۔ مثلاً تمہارا بچہ چھت سے گر گیا ہے یا کوئی رشتہ دار فوت ہو گیا ہے وغیرہ وغیرہ۔ لیکن آپ اپنا عمل جاری رکھیں اور اس دن کا عمل پورا کرنے کے بعد ہی کمرے سے باہر آئیں۔ عمل کے آخری دن عمل ختم کرنے کے بعد موکلات سے ہم کلام

ہوں۔ پرہیز نمبر 4 اختیار کریں۔

بارش کیلئے

عمل نمبر 53: اگر بارش کی نیت سے 61 مرتبہ بسم اللہ شریف پڑھ کر دعا مانگی جائے تو اللہ تعالیٰ دعا قبول کرے اور بارش ہو۔ اس عمل کو کرنے کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ جمعہ میں امام صاحب کیساتھ ہر نمازی 61 مرتبہ بسم اللہ شریف پڑھے اور اس کے بعد خشوع وخضوع کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں۔ انشاء اللہ عزوجل دعا قبول ہوگی۔

عورت حاملہ ہو

عمل نمبر 54: اگر سعد وقت میں 13 مرتبہ بسم اللہ شریف لکھ کر اور 1300 مرتبہ بسم اللہ اور 19 مرتبہ عزیمت پڑھ کر بسم اللہ لکھے ہوئے کاغذ پر دم کر کے جو عورت اس کاغذ کو اپنے پاس تعویز کی صورت میں رکھے وہ انشاء اللہ عزوجل حاملہ ہو۔

عمل نمبر 55: کسی عورت کے بچے نہ جیتے ہوں تو بسم اللہ شریف کو 110 مرتبہ سعد ساعت میں لکھ کر اور 110 مرتبہ بسم اللہ اور 19 مرتبہ عزیمت پڑھ کر کاغذ پر دم کرکے اور اس کاغذ کو موم جامہ کرنے کے بعد جب عورت حیض سے پاک ہو جائے تو اس کی کمر سے باندھیں۔ حیض شروع ہونے کے بعد چودھویں اور پندرھویں دن عورت اپنے خاوند سے صحبت کرے تو انشاء اللہ عزوجل ضرور حاملہ ہو اور بچہ زندہ رہے۔

بچے زندہ رہیں

عمل نمبر 56: جس عورت کے بچے زندہ نہ رہتے ہوں۔ اس عورت کو حمل ظاہر ہونے کے بعد 61 مرتبہ بسم اللہ شریف لکھ کر اور کاغذ پر 61 مرتبہ بسم اللہ اور 12 مرتبہ عزیمت پڑھ کر دم کریں۔ اس طرح کے 61 دم کرنے کے بعد یہ کاغذ عورت کو دیں کہ وہ اس کو تعویز کی صورت میں پیٹ پر باندھ لے۔ بچے کی پیدائش کے بعد یہ تعویز بچے کی

گردن میں ڈال دیں۔ انشاء اللہ عزوجل بچہ زندہ رہے گا۔

بچہ کی پیدائش میں سہولت

عمل نمبر 57: اگر عورت دردزہ میں مبتلا ہو تو پانی پر 121 مرتبہ بسم اللہ شریف پڑھ کر دم کریں اس طرح تین دم کر کے عورت کو پلائیں تو انشاء اللہ عزوجل بچہ جلدی پیدا ہو۔

قید سے نجات

عمل نمبر 58: اگر کوئی بے گناہ شخص قید ہو تو 40 دن تک روزانہ 786 مرتبہ بسم اللہ پڑھ کر دعا مانگے تو انشاء اللہ عزوجل قید سے رہائی ہو۔ اس عمل کو پڑھنے کا دوسرا طریقہ یہ ہے کہ اس شخص کے گھر والے 40 افراد اکٹھے ہو کر ہر فرد 786 مرتبہ بسم اللہ پڑھے اور ختم دلائیں اور دعا مانگیں۔ اگر 20 افراد ہوں تو ہر شخص دو دفعہ 786 مرتبہ بسم اللہ کو پڑھے۔ اگر 10 افراد ہوں تو ہر شخص چار مرتبہ بسم اللہ کو 786 مرتبہ پڑھے تاکہ 40 کا عدد پورا ہو۔ یہ عمل ہفتہ میں ایک مرتبہ ضرور کریں۔ انشاء اللہ عزوجل جلد ہی رہائی نصیب ہو گی۔ اس عمل کو پڑھنے کیلئے عامل ہونا شرط نہیں۔ صرف پڑھنے والے کا تلفظ درست ہونا چاہیے۔

شکست دینا

عمل نمبر 59: ہفتہ کے دن بعد نماز عشاء وتر پڑھنے سے پہلے 12 رکعت نماز قضاء حاجت کی نیت سے اس طرح پڑھیں کہ ہر رکعت میں الحمد کے بعد 10 مرتبہ آیت الکرسی، 10 مرتبہ سورہ اخلاص، 10 مرتبہ سورہ فلق اور 10 مرتبہ سورہ ناس پڑھیں۔ نماز کے ختم

ہونے کے بعد بسم اللہ کو ریشمی کپڑے پر خوشخط لکھ کر اور 10787 مرتبہ بسم اللہ شریف اور 19 یا 75 مرتبہ عزیمت پڑھ کر اس کپڑے پر دم کریں۔ اس کے بعد نماز وتر ادا کریں۔ بسم اللہ لکھے ہوئے کپڑے کو اپنے دائیں بازو پر باندھ لیں۔ جس شخص یا کسی گروپ کو شکست دینا ہو تو ان کے سامنے جا کر 19 مرتبہ بسم اللہ اور 3 مرتبہ عزیمت پڑھ کر یہ کہے۔ اے عمل کے موکلو، ان سب کو شکست ہو تو شکست ہو جائے گی۔ یہ عمل کسی بھی جائز مقصد لڑائی، جنگ یا کاروباری مقاصد میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔ بازو پر کپڑا بندھی ہوئی حالت میں واش روم نہ جائیں۔ حاجت کی جگہ اس شخص کا نام بمعہ والدہ کے یہ الفاظ بولیں کہ " فلاں بن فلاں کو شکست ہو" زیادہ آدمیوں کیلئے "میرے دشمنوں کو شکست ہو"۔ عمل عروج ماہ میں سعد ساعت میں شروع کریں۔

آنکھوں میں مقناطیسی قوت پیدا ہو

عمل نمبر 60: جو عامل بوقت طلوع آفتاب، سورج کی طرف نظر کر کے 3 مرتبہ عزیمت اور 100 مرتبہ بسم اللہ کو 40 دن تک پڑھے تو پڑھنے والے کی آنکھوں میں ایسی مقناطیسی قوت پیدا ہو کہ عامل جس کی طرف نظر کر کے چند بار بسم اللہ شریف پڑھے تو وہ شخص کھینچا چلا آئے اور عامل کی طرف مائل ہو۔ یہ عمل ایسی جگہ پڑھیں جہاں با آسانی آفتاب طلوع ہوتا نظر آ سکے۔ جب آفتاب آدھا بادل سے نکل آئے تو عمل پڑھنا شروع کر دیں۔ تاخیر بالکل نہ کریں کیونکہ چند منٹ کی تاخیر سے سورج کی روشنی تیز ہو جائے گی جو کہ آنکھوں کیلئے باعث نقصان ہو سکتی ہے۔ عمل پڑھنے کے دوران کوشش کریں کہ پلکیں نہ جھپکیں۔ شروع میں مشکل ہوگی لیکن چند دن کی مشق کے بعد آپ عادی ہو جائیں گے۔ اگر کسی دن آپ وقت پر عمل شروع نہ کر سکیں تو عینک لگا کر عمل پڑھیں تا کہ آنکھوں کو

نقصان نہ ہو۔ عمل سعد دن اور وقت میں شروع کریں۔ عزیمت میں حاجت کی جگہ ''میری آنکھوں میں مقناطیسی قوت پیدا ہو'' کے الفاظ بولیں۔ اس عمل میں عزیمت پہلے اور 100 مرتبہ بسم اللہ بعد میں پڑھنا شروع کریں۔

طلسم یا جادو ختم کرنا

عمل نمبر 61: 487 مرتبہ بسم اللہ اور 3 مرتبہ عزیمت پڑھ کر جس جادو یا طلسم پر دم کریں تو وہ ختم ہو جائے۔ یہ عمل مندرجہ ذیل صورتوں میں استعمال کریں۔

(1) اگر کسی کے گھر سے کوئی تعویز یا جانوروں سے متعلق کوئی چیز مثلاً جانور یا پرندے کا سر، جسم کا کوئی حصہ، بوسیدہ ہڈی یا پتلا وغیرہ نکلے تو اس چیز پر 487 مرتبہ بسم اللہ شریف پڑھ کر دم کرنے کے بعد کسی کپڑے سے پکڑ کر پھینک دیں یا جلا دیں۔ انشاء اللہ عزوجل اس تعویز یا طلسم کا اثر زائل ہوگا اور آپ بھی اس کے اثرات سے محفوظ رہیں گے۔

(2) اگر کسی شخص پر جادو کر دیا گیا ہو تو بھی مذکورہ عمل پڑھ کر اس پر کچھ دن دم کریں۔ اس کے ساتھ بسم اللہ کا تعویز بھی پہننے کیلئے دیں۔

بھاگے کو واپس لانا

عمل نمبر 62: گھر کا کوئی فرد بھاگ جائے تو ''یا رحمٰن'' کو سات مرتبہ کاغذ پر لکھنے کے بعد 786 مرتبہ بسم اللہ شریف، 12 مرتبہ عزیمت، 298 مرتبہ یا رحمٰن اور 12 مرتبہ ذیل کی دعا پڑھ کر کاغذ پر دم کریں۔ اس کاغذ کو کسی وزنی چیز کے نیچے دبا دیں انشاء اللہ عزوجل بھاگا ہوا فرد واپس آ جائے گا۔ کاغذ پر 7 مرتبہ یا رحمٰن لکھنے کے بعد نیچے بسم اللہ والی عزیمت بھی لکھیں۔ حاجت کی جگہ ''فلاں بن فلاں'' جلد گھر واپس آ جائے۔'' کے الفاظ

لکھیں۔ دعا مندرجہ ذیل ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَبِحَقِّ اِسْمِکَ الرَّحْمٰنِ اَنْ تَمْنَعَ هٰذَا الْعَبْدَ مِنَ الْاِبَاقِ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ.

اعتراض: آپ نے عملیات کیلئے جو عزیمت درج کی ہے۔ اس عزیمت میں موکلات کو پکارا گیا ہے اور ان سے مدد طلب کی گئی ہے۔ کیا اللہ عزوجل کے علاوہ کسی اور کو پکارنا ناجائز و حرام اور شرک نہیں ہے؟

جواب: اگر کوئی شخص اللہ عزوجل کے علاوہ کسی اور کو معاذ اللہ خدا یا عبادت کے لائق سمجھتا ہے تو یہ شرک ہے اور ایسے شخص کو ہم مشرک کہیں گے۔ لیکن اگر کوئی شخص کسی کو خدا نہیں سمجھتا بلکہ اللہ عزوجل کی مخلوق سمجھ کر پکارتا ہے تو یہ شرک نہیں۔ کیونکہ شرک کے لغوی معنی شریک کرنے کے ہیں۔

اللہ عزوجل سمیع البصیر یعنی سننے اور دیکھنے والا ہے۔ انسان بھی سنتا اور دیکھتا ہے۔ اللہ عزوجل کی سننے اور دیکھنے والی صفات ذاتی ہیں۔ اللہ عزوجل کو کسی نے عطا نہیں کیں۔ جبکہ انسان اور دیگر مخلوقات کی سننے اور دیکھنے والی صفات عطائی ہیں۔ جو اللہ عزوجل نے ان کو عطا کی ہیں۔ اب اگر بکر یہ بولے کہ میں دیکھ اور سن رہا ہوں، مجھے دکھائی اور سنائی دیتا ہے یا میں دیکھ اور سن سکتا ہوں یا زید مجھے دیکھ اور سن رہا ہے۔ تو ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ بکر نے ایسے فقرات بول کر معاذ اللہ خدائی کا دعویٰ کر دیا یا بکر نے زید کو خدا سمجھ لیا ہے۔ کیونکہ دیکھنا اور سننا تو خدا کی صفات ہیں۔ اس لئے بکر اس کو اپنی یا کسی کی طرف منسوب نہیں کر سکتا ہے۔ اسی طرح اگر مالک اپنے ملازم سے یہ کہتا ہے کہ مجھے ایک گلاس پانی پلا دو یا میرے لئے کھانا بنا دو، بازار سے میرے لئے سودا لا دو، مجھے گاڑی میں فلاں جگہ چھوڑ آؤ یا سامان اٹھانے میں میری مدد کرو تو ایسے فقرات بولنے والا مشرک نہیں ہو

جاتا یا اسلام میں ایسے فقرات بولنا ناجائز وحرام نہیں ہے۔ اس کے علاوہ اگر ہم تھوڑا سا غور وفکر کریں تو روزمرہ کے مختلف کاموں میں ہم اپنے ماں، باپ، بہن، بھائی، دوستوں، بیوی، بچوں، محلہ داروں اور دیگر متعلقہ لوگوں کو مختلف کاموں کیلئے پکارتے ہیں۔ کسی بھی شخص کا ذہن ایسے فقرات کے باعث شرک کی طرف نہیں جاتا ہے، کیونکہ ہر کوئی جانتا ہے کہ اس طرح پکارنا اور مدد کرنا جائز ہے اور یہ معمول کی بات ہے۔ کیونکہ پکارنے والا شخص دوسرے لوگوں کو اللہ عزوجل کی مخلوق سمجھ کر پکار رہا ہے نہ کہ معاذ اللہ خدا سمجھ کر۔ لیکن جب کوئی شخص کسی نبی، ولی، جنات یا موکلات وغیرہ کو پکارتا ہے تو بعض لوگوں کا ذہن فوراً خدائی کی طرف چلا جاتا ہے اور ایسے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ پکارنے والا شاید ان لوگوں کو خدا سمجھ کر پکار رہا ہے یا یہ تو اللہ عزوجل کی صفات ہیں۔ جبکہ ایسی باتوں کی حقیقت الزام اور بہتان کے سوا کچھ نہیں۔ یہ نقلی دلائل ہو رہے، نقلی دلائل مندرجہ ذیل ہیں۔

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے۔

آیت نمبر 50: اور سلیمان علیہ السلام کیلئے تیز ہوا مسخر کر دی کہ اس کے حکم سے چلتی .....اور شیطانوں میں سے وہ جو اس کے حکم سے غوطہ لگاتے اور اس کے سوا کام کرتے۔

(سورۃ الانبیاء، آیت نمبر 81,82)

ان آیات کی تفسیر میں مفتی احمد یار خاں نعیمی رحمۃ اللہ علیہ نور العرفان میں فرماتے ہیں۔ جس کا مفہوم ہے۔ ''اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے، ایک یہ کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی سلطنت عام تھی۔ آپ جنات اور ہوا پر حاکم تھے۔ دوسرے یہ کہ یہ کہنا شرک نہیں کہ فلاں کے حکم سے یہ کام ہوتا ہے۔ دیکھو رب نے فرمایا: حضرت سلیمان علیہ السلام کے حکم سے ہوا چلتی تھی۔ لہٰذا یہ کہا جاسکتا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حکم سے چاند پھٹا، سورج واپس پلٹا، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حکم سے بارشیں ہوئیں وغیرہ۔ یہ حکم عطائے خداوندی ہے۔ ہوا حضرت سلیمان علیہ السلام کے حکم سے آپ کے تخت کو صبح وشام اڑاتی اور آپ ایک ایک

ماہ کی مسافت پر سیر فرما آتے تھے۔ جنات آپ علیہ السلام کے حکم سے موتی نکالتے، عمارتیں بناتے اور دیگر عجیب وغریب مصنوعات تیار کرتے تھے اور آپ کے حکم سے سرکشی نہ کر سکتے تھے اور اپنا کیا ہوا کام بگاڑتے نہ تھے جیسا کہ ان کا دستور تھا۔ (چونکہ یہ شیطانی جنات تھے اس لئے یہ اپنا کام بگاڑ بھی دیتے ہیں لیکن حضرت سلیمان علیہ السلام کے اس قدر تابع تھے کہ آپ کے ساتھ ایسی مکاری نہیں کر سکتے تھے۔)

اس آیت سے حضرت سلیمان علیہ السلام کا جنات و موکلات اور ہوا کو پکارنا اور ان سے مدد حاصل کرنا یا کام کروانا ثابت ہوتا ہے۔ لیکن اللہ عزوجل نے ان باتوں کو نا جائز و حرام یا شرک نہیں فرمایا۔

اعتراض: حضرت سلیمان علیہ السلام کو تو جنات و موکلات نظر آتے تھے اور نظر آنے والی چیز کو پکارنا اور ان سے مدد لینا جائز ہے جبکہ عملیات میں ہم کو جنات و موکلات نظر نہیں آتے۔ لہٰذا غیر مرئی چیزوں کو پکارنا اور مدد لینا ناجائز و حرام ہے۔

جواب: اس اعتراض کا جواب بھی اوپر بیان کردہ آیت سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، جس کا مفہوم ہے "کہ ہوا حضرت سلیمان علیہ السلام کے حکم سے چلتی تھی"۔ ہوا کی کوئی شکل وصورت نہیں ہوتی ہے جو تصویروں اور ظاہری آنکھوں سے ہمیں ہوا چلتی ہوئی نظر آتی ہے وہ ہوا میں موجود گرد و غبار ہوتا ہے، جس کے باعث ہوا ہمیں نظر آتی محسوس ہوتی ہے۔ لیکن درحقیقت ہوا کو کوئی دیکھ نہیں سکتا۔ کیونکہ اس کی کوئی شکل وصورت نہیں ہوتی ہے۔ یہ ایک غیر مرئی چیز ہے۔ ہوا حضرت سلیمان علیہ السلام کے حکم سے چلتی تھی اور کسی چیز کو حکم دینے کیلئے اس کو پکارنا لازمی آتا ہے۔ لہٰذا اس آیت سے نظر نہ آنے والی مخلوق (ہوا) کو پکارنا ثابت ہوتا ہے۔ لیکن مزید وضاحت کیلئے دلائل مندرجہ ذیل ہیں۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب "اَلْاَمْنُ وَالْعُلٰی" میں اس حوالے سے چند احادیث نقل فرماتے ہیں جو کہ مندرجہ ذیل ہیں۔

حدیث نمبر 82: حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ''اِذا ضَلَّ احد کم شیئاً و أراد عونا و هو بأرض لیس بها أنیسٌ فلیقل یا عباد اللّٰه اعینونی یا عباد اللّٰه اعینونی یا عباد اللّٰه اعینونی فان للّٰه عباداً لا یراهم۔

ترجمہ: جب تم میں سے کسی کو کوئی چیز گم ہو جائے اور مدد مانگنی چاہے اور ایسی جگہ ہو جہاں کوئی ہمدم نہیں تو اسے چاہیے کہ یوں پکارے: اے اللہ کے بندو میری مدد کرو! اے اللہ کے بندو میری مدد کرو! اے اللہ کے بندو میری مدد کرو! اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ہیں جن کو یہ نہیں دیکھتا وہ اس کی مدد کریں گے۔

(الطبرانی عن عتبہ بن غزوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ، مسلم کتابوی لاہور، ص 300)

حدیث نمبر 83: حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ''جب جنگل میں جانور چھوٹ جائے: فلیناد یا عباد اللّٰه احبسوا۔

ترجمہ: تو یوں ندا کرے کہ اللہ کے بندو روک دو، عباد اللہ (یعنی جانور کو) روک دیں گے۔''

(ابن السنی عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ، مسلم کتابوی لاہور، ص 300)

حدیث نمبر 84: حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ''یوں ندا کرے۔ أعینونی عباد اللّٰه۔ میری مدد کرو اللہ کے بندو۔

(ابن ابی شیبۃ والبزار عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

اعلیٰ حضرت نے یہ تین احادیث چار مختلف کتابوں طبرانی، ابن السنی، ابی شیبۃ اور بزار اور تین مختلف صحابہ کرام سے روایت کیں ہیں۔ چونکہ ان احادیث کو عربی میں بھی لکھ دیا گیا ہے لہٰذا کمپیوٹر پر یہ احادیث ٹائپ کر کے با آسانی پورا حوالہ معلوم کیا جاسکتا ہے۔

☆☆☆☆

باب نمبر 5

""کچھ اِس باب کے متعلق""

یہ باب بسم اللہ کے نقوش اور ان کے موکلات، نقوش کی فلاسفی اور ان کو استعمال کرنے اور نقوش بھرنے کے مخصوص طریقوں اور تعویزات لکھنے کے لئے وقت کے استخراج کے حوالے سے علم نجوم پر مشتمل ہے۔

نقش کب اور کہاں استعمال کیا جائے

اللہ تعالیٰ نے حروف میں تاثیر پیدا فرمائی ہے۔ قرآن کی سورتیں، مختلف دعائیں، وظائف اور مخصوص عملیات وغیرہ ان حروف کی مختلف شکلیں اور مجموعہ ہیں۔ جس طرح ان سورتوں اور وظائف وغیرہ کے پڑھنے سے روحانیت پیدا ہوتی ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اعداد کے اندر بھی تاثیر پیدا فرمائی ہے۔ جب ان اعداد کو مخصوص حسابی اور روحانی سائنسی طریقہ سے نقوش کے اندر درج کرتے ہیں اور اس نقش کے موکلات کا استخراج کر کے ان کی عزیمت تیار کرنے کے بعد ان موکلات کو قسم دی جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے اُس نام یا آیت، جس کا نقش پُر کیا گیا ہو، کی پڑھائی کرنے کے بعد جب اس نقش پر دم کیا جاتا ہے تو اس نقش کے اندر اللہ عزوجل کے حکم سے ایک خاص روحانی تاثیر ظاہر ہوتی ہے اور جس مقصد کیلئے یہ نقش پُر کیا جاتا ہے اس مقصد میں ہماری حاجت روائی ہو جاتی ہے۔

یہاں پر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب دم کے ذریعے مقصد پورا ہو سکتا ہے تو پھر نقش کیوں استعمال کریں؟ یہ کیسے معلوم ہوگا کہ نقش کب اور کہاں استعمال کیا جائے؟ ان سوالات کے جوابات کیلئے مندرجہ ذیل باتیں نوٹ فرمالیں۔

روحانیت کو جذب کرنا: اگر کسی شخص کو سر درد کی بیماری ہے۔ آپ نے دم کیا اور سر درد ختم ہو گیا لیکن ایک یا دو دن کے بعد پھر سر درد ہوا، آپ کے دوبارہ دم کرنے سے ختم ہو گیا، لیکن کچھ دنوں کے بعد پھر سے شروع ہو گیا۔ اب اس کے علاج کے دو طریقے ہیں۔ ایک یہ کہ آپ روزانہ مریض کو کچھ عرصہ لگاتار دم کرتے رہیں یہاں تک کہ مرض مکمل طور پر ختم ہو جائے۔ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ آپ سر درد کا تعویز بنا کر مریض کو دے دیں۔ جب

تک مریض تعویز پہنے رکھے گا سر درد نہیں ہوگا۔ تعویز بھی اپنا اثر جاری رکھے گا اور جب مریض کچھ ماہ کے بعد تعویز اُتارے گا تو اس کا مرض مکمل طور پر ختم ہو چکا ہوگا۔ یعنی تعویز اپنے اندر روحانیت جذب کر لیتا ہے اور مریض کو بار بار آنے اور دم کروانے کی ضرورت نہیں پڑتی ہے۔

طویل المدت کاموں کیلئے: ایسے کام جس میں طویل عرصہ درکار ہو اس میں تعویز زیادہ فائدے مند رہتے ہیں۔ مثلاً ایک شخص اپنے کاروبار میں ترقی چاہتا ہے اور خواہش رکھتا ہے کہ اس کا کاروبار روز بروز بڑھے اور اس کی آمدنی میں اضافہ ہو تو ایسی صورت میں تعویز زیادہ بہتر طور پر کام کرتے ہیں۔ اگر آپ اس شخص کو حصول دولت کا تعویز تیار کر کے دیتے ہیں تو جب تک یہ تعویز اس کے پاس رہے گا تو اس کے کاروبار بڑھیں گے۔ جس کے باعث کاروبار میں ترقی ہوگی اور اس کے رزق میں اضافہ ہوتا رہے گا۔

عمل کو چھپانے کیلئے: نقوش کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ اس سے دوسروں کو معلوم نہیں ہوتا کہ کس عمل سے کام لیا گیا ہے۔ جب کوئی ضرورت مند عامل کے پاس کسی حاجت کیلئے آتا ہے اور عامل جب اس مقصد کیلئے تعویز دیتا ہے تو اس تعویز کے ذریعے عامل کا عمل چھپ جاتا ہے۔ اگر ضرورت منداس تعویز کو کھول کر دیکھ بھی لے تو اسے اعداد لکھے ہوئے نقش کے علاوہ کچھ معلوم نہیں ہوگا۔

عمل کی طاقت بڑھانے کیلئے: جب آپ کسی حاجت کیلئے عمل پڑھ رہے ہوں تو پڑھائی کے ساتھ اگر آپ اس عمل کا نقش بھی لکھ کر اپنے پاس رکھ لیں تو اس عمل کی طاقت بڑھ جائے گی۔ ضرورت مند جلد اپنے مقصد کو حاصل کر لے گا۔

ان نقاط کے علاوہ بھی بہت سی ایسی باتیں ہیں جن میں نقوش کا استعمال کرنا بہتر ہوتا ہے۔ ہر شخص اوپر دی گئی تفصیلات کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے تجربات کی بنا پر باقی باتیں خود معلوم کرے گا کہ نقوش کا استعمال کب اور کہاں کرنا چاہیے۔

نقوش بلحاظ عناصر اور استعمال کرنے کا طریقہ

عناصر کے لحاظ سے نقوش چار اقسام کے ہوتے ہیں۔ آتشی، بادی، آبی اور خاکی۔ ان چاروں مزاج کے نقوش کو استعمال کرنے کے طریقے مندرجہ ذیل ہیں۔

آتشی نقوش: ایسے نقوش جو آتشی چال سے پُر کئے گئے ہوں۔ ان کو لکھنے اور دم کرنے کے بعد ایسی جگہ رکھتے ہیں جہاں اس نقش کو حرارت پہنچے۔ جس کا طریقہ کار یہ ہے۔

(1) اگر گرمیوں کے دن ہوں تو تعویز کو موم جامہ کرکے ایسی جگہ لٹکائیں یا رکھیں جہاں سورج کی سیدھی روشنی اس نقش پر پڑے، جس کے باعث تعویز میں تپش پیدا ہو۔

(2) تعویز کو مٹی کی دو ٹھیکریوں کے درمیان رکھ کر ان ٹھیکریوں کو لوہے کی باریک تار سے اچھی طرح باندھ کر تندور کے اندر دفن کر دیں۔ کام پورا ہونے کے بعد فوراً نکال لیں۔

(3) تعویز کو چولہے کے نیچے یا ہیٹر کے سامنے اس فاصلہ پر رکھیں کہ جس سے تعویز جلے نہیں اور اس کو گرمائش بھی پہنچتی رہے۔

(4) بعض تعویزات کی بتی بنا کر ان کو چراغ کے اندر جلایا جاتا ہے۔ لیکن اس میں یہ خیال رہے کہ ان تعویزات پر کسی قسم کی آیت، اللہ کا نام یا بسم اللہ شریف حروف کی صورت میں نہ لکھی جائے۔ کیونکہ ان چیزوں کو جلایا نہیں جاتا۔ جلانے والا تعویز صرف اعداد کی صورت میں لکھا جاتا ہے۔ عزیمت، آیت یا اللہ عزوجل کا نام پاس بیٹھ کر پڑھا جاتا ہے۔

(5) آتشی تعویز بادی اور خاکی طریقہ کے مطابق بھی استعمال کئے جا سکتے ہیں۔ جن کا

بیان آگے کیا جارہا ہے۔ آتشی تعویز کو آبی طریقے کے مطابق استعمال نہ کریں۔ کیونکہ آگ اور پانی ایک دوسرے کے ناموافق عنصر ہیں۔ اگر ممکن ہو سکے تو آتشی تعویز کو اس کے عنصر کے مطابق ہی استعمال کیا جائے۔ جیسا کہ اوپر چار طریقوں سے بیان کیا گیا ہے۔ آتشی تعویز مشرق کی طرف منہ کر کے لکھے جاتے ہیں۔

بادی نقوش: (1) بادی تعویز کو لکھنے اور دم کرنے کے بعد درخت پر ایسی جگہ لٹکاتے ہیں جہاں تعویز کو زیادہ ہوا لگے اور تعویز ہوا سے ہلتا رہے۔ درخت پھل دار یا تر و تازہ ہونا چاہیے۔ کسی دشمن کو نقصان پہنچانے یا زیر کرنے کیلئے تعویز خشک اور کانٹے دار درخت پر لٹکاتے ہیں۔

(2) تعویز کو موم جامہ کر کے اور چمڑے یا کپڑے میں سینے کے بعد کالی ڈوری کے ذریعے گردن میں لٹکاتے ہیں۔ اس بات کا خیال رکھیں کہ موم جامہ اس طریقے سے کریں کہ پانی اندر نہ جاسکے اور چمڑا ایسا ہو۔ جوتے کا اُترا ہوا چمڑا تعویز کے لئے استعمال نہ کریں۔

(3) اگر گرمیوں کے دن ہوں تو تعویز کو کمرے میں ایسی جگہ لٹکائیں جہاں پنکھے کی ہوا سے ہلتا رہے۔

(4) بادی تعویز کو آتشی اور آبی طریقے کے مطابق بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔ آتشی طریقہ اوپر گزر چکا ہے اور آبی طریقہ آگے بیان کیا جارہا ہے۔ بادی تعویز کو خاکی طریقے سے استعمال نہ کریں کیونکہ باد اور خاک دونوں مخالف عنصر ہیں۔ بادی تعویز مغرب کی طرف منہ کر کے لکھے جاتے ہیں۔

آبی نقوش: (1) آبی نقوش کو استعمال کرنے کا طریقہ کار یہ ہے کہ آپ پلاسٹک کی نلکی لے کر اور اس کے اندر تعویز رکھ کر اس نلکی کے دونوں کناروں میں موم بھر کر بند کر دیں۔

اس نلکی کے ساتھ اتنے وزن کا پتھر باندھیں کہ یہ نلکی پانی میں ڈوب جائے۔ اس پتھر باندھی تعویز والی نلکی کو کسی صاف پانی والی نہر، دریا، جھیل یا سمندر کے اندر ایسی جگہ پھینکیں، جہاں لوگ نہاتے نہ ہوں، تاکہ یہ پانی کے اندر محفوظ رہ سکے ورنہ یہ کسی کے ہاتھ لگ گئی تو یہ ضائع ہو جائے گی۔ نلکی سے مراد کپڑے سینے والی نلکی ہے۔ دھاگہ اتار کر باقی نلکی استعمال میں لائیں۔

(2) تعویز کو ایسی جگہ دفن کریں جہاں اس کو نمی پہنچتی رہے مثلاً باغات، کھیت یا کوئی پارک وغیرہ، کیونکہ ایسی جگہوں کو اکثر پانی کے ذریعے سیراب کیا جاتا رہتا ہے۔

(3) اگر اوپر دی گئی جگہوں میں سے کوئی جگہ آپ کو میسر نہ آسکے تو گھر میں کسی برتن کے اندر پانی ڈال کر اس پانی میں تعویز کو بذریعہ نلکی یا موم جامہ کر کے ڈال دیں۔

(4) اگر تعویز پینے کیلئے ہے تو اس کو پانی والی بوتل میں ڈال کر اس بوتل کے پانی کو تھوڑا تھوڑا کر کے دن میں 3 سے 4 مرتبہ 7 یا 11 دن تک پیا جاتا ہے۔ اگر بوتل میں پانی کم ہو جائے تو اس میں مزید سادہ پانی مکس کر کے زیادہ کر لیا جاتا ہے۔ پینے والے تعویذ کچی سیاہی سے لکھے جاتے ہیں مثلاً زعفران، زردہ رنگ یا کسی ایسی سیاہی سے جو پانی میں حل ہو جائے۔ جب یہ تعویز پانی میں ڈالا جاتا ہے تو اس کی سیاہی پانی میں حل ہو کر سادہ کاغذ باقی رہ جاتا ہے۔ ایسے تعویزات پکی سیاہی یعنی بال پوائنٹ یا پوائنٹر سے نہیں لکھنے چاہئیں۔ کیونکہ یہ سیاہی مضر صحت ہوتی ہے۔

(5) تعویز کو پلیٹ پر لکھ کر اور اس پلیٹ کو پانی سے دھو کر پیا جاتا ہے۔ اس کیلئے پہلے ہی مخصوص تعداد میں پلیٹیں لکھ کر مریض کو دے دی جاتی ہیں۔ عام طور پر اس کام کیلئے شیشہ، چینی یا پلاسٹک کی پلیٹ استعمال کی جاتی ہے۔

(6) آبی تعویزات کو بادی اور خاکی طریقہ سے بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔ آبی تعویز کو

آتشی طریقہ سے استعمال نہ کریں۔ کیونکہ آگ اور پانی مخالف عنصر ہیں۔ آبی تعویز شمال کی طرف منہ کر کے لکھے جاتے ہیں۔

خاکی نقوش: (1) خاکی نقوش کو کسی میدان، کھیت، باغ، قبرستان یا گزرگاہ میں موم جامہ کر کے دفن کرتے ہیں تاکہ تعویز زیادہ عرصہ تک محفوظ رہ سکے۔ تعویز کو زمین کے اندر تھوڑا گہرائی میں دفن کریں اور جگہ ایسی ہو جہاں کھودے جانے کا چانس کم ہو۔

(2) خاکی نقش کو کسی وزنی چیز کے نیچے اس طرح دبایا جاتا ہے کہ اس چیز کا زیادہ سے زیادہ وزن اس نقش پر پڑے۔ اس مقصد کیلئے ان نقوش کو گھر میں کپڑے کی الماری یا بیڈ کے پائے کے نیچے رکھا جا سکتا ہے۔

(3) خاکی تعویز کو گردن میں ڈوری کے ذریعے نہ لٹکائیں بلکہ انہیں بازو پر باندھیں۔

(4) خاکی تعویز کو آتشی اور آبی طریقے سے بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اس کو بادی طریقے سے استعمال نہ کریں کیونکہ خاک اور باد مخالف عنصر ہیں۔ خاکی نقوش لکھتے وقت منہ جنوب کی طرف ہونا چاہیے۔

نوٹ: تمام قسم کے تعویزات لکھتے وقت رجال الغیب کا دھیان ضرور رکھیں، جو پشت پر یا بائیں طرف ہونا چاہیے۔

اعداد نکالنے کا طریقہ

کسی بھی نام، آیت، سورت وغیرہ کے اعداد نکالنے کیلئے مندرجہ ذیل جدول کو استعمال کرتے ہیں۔

حرف	عدد	حرف	عدد
ا	1 = ۱	س	60 = ۶۰
ب،پ	2 = ۲	ع	70 = ۷۰
ج،چ	3 = ۳	ف	80 = ۸۰
د،ڈ	4 = ۴	ص	90 = ۹۰
ہ	5 = ۵	ق	100 = ۱۰۰
و	6 = ۶	ر،ڑ	200 = ۲۰۰
ز،ژ	7 = ۷	ش	300 = ۳۰۰
ح	8 = ۸	ت،ٹ	400 = ۴۰۰
ط	9 = ۹	ث	500 = ۵۰۰
ی	10 = ۱۰	خ	600 = ۶۰۰
ک،گ	20 = ۲۰	ذ	700 = ۷۰۰
ل	30 = ۳۰	ض	800 = ۸۰۰
م	40 = ۴۰	ظ	900 = ۹۰۰
ن	50 = ۵۰	غ	1000 = ۱۰۰۰

مثال نمبر5: آپ بسم اللہ شریف کے اعداد نکالنا چاہتے ہیں تو اس کے حروف کو الگ الگ لکھیں۔

بسم = ب - س - م

102 = 40 + 60 + 2

اللہ = ا - ل - ل - ہ

66 = 5 + 30 + 30 + 2

الرحمٰن = ا - ل - ر - ح - م - ن

329 = 50 + 40 + 8 + 200 + 30 + 1

الرحیم = ا ۔ ل ۔ ر ۔ ح ۔ ی ۔ م

289 = 40 + 10 + 8 + 200 + 30 + 1

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم = 102 + 66 + 329 + 289

= 786

مثال نمبر 6: د ۔ م ۔ ح ۔ م = محمد

= 40 + 8 + 40 + 4

محمد = 92

وضعی نقوش

وضعی نقش ایسے نقش کو کہتے ہیں جو کسی آیت، سورت یا جملہ وغیرہ کے اعداد نکال کر بھرا جاتا ہے۔ چونکہ بسم اللہ کا نقش مربع ہے اور مربع نقش کے 16 خانے ہوتے ہیں۔ لہٰذا بسم اللہ کے 16 وضعی نقوش بمعہ ہر خانہ کی تاثیر کے مندرجہ ذیل ہیں۔

(1) آتشی نقش

۷۸۶			
۱۹۶	۱۹۹	۲۰۲	۱۸۹
۲۰۱	۱۹۰	۱۹۵	۲۰۰
۱۹۱	۲۰۴	۱۹۷	۱۹۴
۱۹۸	۱۹۳	۱۹۲	۲۰۳

فوائد: رزق میں اضافہ اور خوشحالی، حصول صحت عزت حاصل کرنے کیلئے، کسی بڑے کام کے آغاز کیلئے، مراد حاصل کرنے کیلئے

(2) نقش بادی

۷۸۶			
۱۹۹	۱۹۶	۱۸۹	۲۰۲
۱۹۰	۲۰۱	۲۰۰	۱۹۵
۲۰۴	۱۹۱	۱۹۴	۱۹۷
۱۹۳	۱۹۸	۲۰۳	۱۹۲

فوائد: حصول صحت، شفائے امراض، کسی کے ذریعے اپنا مطلب نکالنا، دماغ کے امراض، عقل و فہم زیادہ کرنے کیلئے، حصول محبت

(3) نقش آبی

۷۸۶

۲۰۲	۱۸۹	۱۹۶	۱۹۹
۱۹۵	۲۰۰	۲۰۱	۱۹۰
۱۹۷	۱۹۴	۱۹۱	۲۰۴
۱۹۲	۲۰۳	۱۹۸	۱۹۳

فوائد: دولت کے حصول کیلئے، حصول مراد (ملازمت، ترقی، منصب وغیرہ)، دشمنوں کے دفع کے لئے، بخار کے لئے

(4) نقش خاکی

۷۸۶

۱۸۹	۲۰۲	۱۹۹	۱۹۶
۲۰۰	۱۹۵	۱۹۰	۲۰۱
۱۹۴	۱۹۷	۲۰۴	۱۹۱
۲۰۳	۱۹۲	۱۹۳	۱۹۸

فوائد: سر درد کے لئے، دشمن کو برباد کرنا دشمن سے اپنے آپ کو محفوظ کرنا، دفع حاسدان حافظ بڑھانے اور دفع نسیان (یعنی بھول جانا)

(5) نقش خاکی

۷۸۶

۱۹۲	۱۹۷	۱۹۵	۲۰۲
۲۰۳	۱۹۴	۲۰۰	۱۸۹
۱۹۸	۱۹۱	۲۰۱	۱۹۶
۱۹۳	۲۰۴	۱۹۰	۱۹۹

فوائد: زبان بندی کے لئے، ڈوبنے سے محفوظ رہنا، طاقت ور دشمن کو زیر کرنا، کھیت وباغ کی حفاظت کے لئے

(6) نقش آبی

۷۸۶

۱۹۳	۱۹۸	۲۰۳	۱۹۲
۱۹۹	۱۹۶	۱۸۹	۲۰۲
۱۹۰	۲۰۱	۲۰۰	۱۹۵
۲۰۴	۱۹۱	۱۹۴	۱۹۷

فوائد: خونی بیماریاں (گرمی دانے، خارش وغیر) بدکار عورتوں کو راہ راست پر لانا، کیڑے کوڑوں سے حفاظت، نظر اور جادو سے حفاظت، بیماری دور کرنا

(7) نقش بادی

۷۸۶

۱۹۲	۲۰۳	۱۹۸	۱۹۳
۲۰۲	۱۸۹	۱۹۶	۱۹۹
۱۹۵	۲۰۰	۲۰۱	۱۹۰
۱۹۷	۱۹۴	۱۹۱	۲۰۴

فوائد: دواشخاص میں محبت پیدا کرنا، دولت میں اضافہ، فتح وکامرانی اور نصرت ہر کام میں

(8) نقش آتشی

۷۸۶

۲۰۲	۱۹۵	۱۹۷	۱۹۲
۱۸۹	۲۰۰	۱۹۴	۲۰۳
۱۹۶	۲۰۱	۱۹۱	۱۹۸
۱۹۹	۱۹۰	۲۰۴	۱۹۳

فوائد: باطنی فتوحات، طلب گنج، دواشخاص میں تفرقہ اورنفاق پیدا کرنا، دشمن کی تباہی وبربادی

(9) نقش بادی

۷۸۶

۱۹۴	۲۰۴	۱۹۰	۱۹۹
۱۹۸	۱۹۱	۲۰۱	۱۹۶
۲۰۳	۱۹۴	۲۰۰	۱۸۹
۱۹۲	۱۹۷	۱۹۵	۲۰۲

فوائد: دفع حاسدان، دشمنوں میں تفرقہ اور پھوٹ ڈلوانا، دفع جنگ، جنگ اور مقدمہ کا فیصلہ اپنے حق میں کروانا

(10) نقش آتشی

۷۸۶

۲۰۴	۱۹۱	۱۹۴	۱۹۷
۱۹۰	۲۰۱	۲۰۰	۱۹۵
۱۹۹	۱۹۶	۱۸۹	۲۰۲
۱۹۳	۱۹۸	۲۰۳	۱۹۲

فوائد: علم وعقل میں اضافہ ہو، دفع وسواس اور وہم، دفع رنج وغم

(11) نقش خاکی

۷۸۶

۱۹۷	۱۹۴	۱۹۱	۲۰۴
۱۹۵	۲۰۰	۲۰۱	۱۹۰
۲۰۲	۱۸۹	۱۹۶	۱۹۹
۱۹۲	۲۰۳	۱۹۸	۱۹۳

فوائد: تسخیر روحانیات و موکلات، میاں بیوی میں محبت پیدا کرنا، دوستوں کو اپنی طرف مائل کرنا، بہن بھائیوں کی محبت کے لئے

(12) نقش آبی

۷۸۶

۱۹۹	۱۹۰	۲۰۴	۱۹۳
۱۹۶	۲۰۱	۱۹۱	۱۹۸
۱۸۹	۲۰۰	۱۹۴	۲۰۳
۲۰۲	۱۹۵	۱۹۷	۱۹۲

فوائد: دشمن کو مغلوب کرنا، دشمن سے صلح کرنا رزق میں اضافہ، کیڑے مکوڑوں، سانپ بچھو وغیرہ کا دفع کرنا

(13) نقش آبی

۷۸۶

۱۹۸	۱۹۳	۱۹۲	۲۰۳
۱۹۱	۲۰۴	۱۹۷	۱۹۴
۲۰۱	۱۹۰	۱۹۵	۲۰۰
۱۹۶	۱۹۹	۲۰۲	۱۸۹

فوائد: عقل و فہم میں اضافے کے لئے، آنکھ کے زخم کے لیے، کیڑے مکوڑوں کا دفع کرنا۔

(14) نقش خاکی

۷۸۶

۱۹۳	۱۹۸	۲۰۳	۱۹۲
۲۰۴	۱۹۱	۱۹۴	۱۹۷
۱۹۰	۲۰۱	۲۰۰	۱۹۵
۱۹۹	۱۹۶	۱۸۹	۲۰۲

فوائد: کھیت و باغات اور پھل میں خیر و برکت اور اضافہ کے لئے، مال میں اضافہ (کاروباری مال وغیرہ)، پالتو جانوروں اور مویشیوں میں اضافہ

(15) نقش آتشی

۷۸۶

۱۹۲	۲۰۳	۱۹۸	۱۹۳
۱۹۷	۱۹۴	۱۹۱	۲۰۴
۱۹۵	۲۰۰	۲۰۱	۱۹۰
۲۰۲	۱۸۹	۱۹۶	۱۹۹

فوائد: محبت سے متعلقہ تمام اعمال کے لئے یعنی کسی کو تابع کرنا، کسی سے دوستی کرنا یا کسی کو حاضر کرنے وغیرہ کے لئے۔

(16) نقش بادی

۷۸۶

۱۹۳	۱۹۲	۲۰۳	۱۹۸
۱۹۴	۱۹۷	۲۰۴	۱۹۱
۲۰۰	۱۹۵	۱۹۰	۲۰۱
۱۸۹	۲۰۲	۱۹۹	۱۹۶

فوائد: عزت و شہرت میں اضافہ، افسروں، سلاطین اور بادشاہوں کے پاس جاتے وقت سلامتی، زبان بندی کے لئے۔

چونکہ بسم اللہ شریف تمام قفلوں کی کنجی ہے۔ اس لئے اس کا تعویز ہر جائز مقصد کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ لہٰذا الگ الگ مقاصد کے موافق آیات لے کر نقش پُر کرنے کی ضرورت نہیں۔ صرف مطلب کے موافق نقش کی چال تبدیل کرنی پڑے گی۔ بسم اللہ کی مربع نقش کے مطابق 16 چالیس بنتی ہیں۔ جن کو اوپر تحریر کیا جا چکا ہے۔ مطلب کے مطابق تعویز سلکٹ کر کے استعمال میں لائیں۔ تعویز کو استعمال کرنے کا طریقہ آگے بیان کیا جا رہا ہے۔

عزیمت: عزیمت ایک ایسا پیراگراف ہوتا ہے، جس میں نقش کے متعلقہ موکلات کو کام کرنے کا حکم دیا جاتا ہے۔ عزیمت مخصوص تعداد میں پڑھ کر نقش پر دم کی جاتی ہے۔ نیچے تحریر کردہ عزیمت بسم اللہ شریف کے تمام 16 نقوش کے لئے ہے۔ کوئی سا بھی نقش لکھیں تو عزیمت یہی پڑھیں گے۔ عزیمت مندرجہ ذیل ہے۔

عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ يَا اَرْوَاحَ الطَّاهِرِ مُسَخِّرُ الْمُطِيْعُ بِهٰذِاللَّوْحِ الشَّرِيْفِ يَا قِمُحْيِيْلُ، يَا قِسِجِيْلُ، يَا شُنْبَيْلُ، يَا دُمُهُيْلُ، يَاجِفُقِجِيْلُ، يَا جِغُضَفُطُيْلُ، يَا زِغُضِيَطِيْلُ، يَا يُوَ قِجِغُشُصَطُيْلُ، يَا يُوَ قِجِغُقِكَا طِيْشُ لِقَضَاءِ حَاجَتِیْ (حاجت کا نام لیں) بَحَقِّ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَلْعَجِلَ اَلسَّاعَةَ اَلْوَاحَا۔ حاجت کی جگہ نام بمعہ والدہ لیں۔ مثلاً اگر بکر کی والدہ کا نام عروسہ ہے اور وہ نوکری کے لئے عمل کر رہا ہے تو حاجت والی جگہ پر اس طرح بولے: "بکر بن عروسہ کی نوکری کا جلد بندوبست ہو۔ نقوش کو استعمال میں لانے کا طریقہ مندرجہ ذیل ہے۔

تاثیرات نقوش

پیچھے دیئے گئے تمام نقوش کو استعمال میں لانے کا عملی طریقہ تحریر کیا جا رہا ہے۔ مثلاً ایک شخص اپنے ہر کام میں نصرت و کامیابی کا تعویز بنوانا چاہتا ہے کہ وہ جو جائز کام ہاتھ میں لے یا شروع کرے تو کامیابی اس کے قدم چومے۔ اس کے لئے ہم نقش نمبر 7 کا انتخاب کرتے ہیں۔ کیونکہ اس کی خاصیت نصرت و کامیابی ہر کام ہے۔

وضعی نقش نمبر 7: جب چاند علاماتی طور پر نحوست سے پاک ہو (ستارے سعد و نحس نہیں ہوتے ہیں) تو موافق دن اور ساعت کا استخراج کر کے عروج ماہ رجال الغیب کا خیال رکھتے ہوئے 2 تعویز زعفران کی سیاہی سے لکھیں۔ ان نقوش کو سامنے رکھ کر 786 مرتبہ

۷۸۶

۱۹۲	۲۰۳	۱۹۸	۱۹۳
۲۰۲	۱۸۹	۱۹۶	۱۹۹
۱۹۵	۲۰۰	۲۰۱	۱۹۰
۱۹۷	۱۹۴	۱۹۱	۲۰۴

بسم اللہ اور 19 مرتبہ عزیمت پڑھ کر دونوں نقوش ساتھ ساتھ رکھ کر اس طرح دم کریں کہ سانس نہ ٹوٹے۔ جو تعویز پہلے لکھا اس پر پھونک مار کر بغیر سانس توڑے دوسرے تعویز

تک دم کریں۔اس طرح ایک یا تین دم کر کے تعویز کو درود وسلام اور بسم اللہ پڑھ کر تہہ کر لیں۔عزیمت میں حاجت کی جگہ" حاجت مند کا نام بمعہ والدہ کو ہر کام میں نصرت و کامیابی نصیب ہو" کے الفاظ بولیں۔یہی الفاظ دونوں نقوش کے نیچے بھی لکھیں۔

چونکہ یہ نقش بادی ہے اس لئے پہلے تعویز کو موم جامہ کرنے کے بعد حاجت مند کالی ڈوری کے ذریعے گردن میں لٹکائے اور دوسرے تعویز کو کسی اونچی جگہ درخت وغیرہ پر لٹکائیں جہاں یہ ہوا سے ہلتا رہے۔حاجت مند روزانہ 786 مرتبہ یا 100 مرتبہ ایک وقت مقرر کر کے بسم اللہ شریف کا ورد شروع کر دے۔انشاء اللہ عزوجل تعویز کا اثر دن بدن بڑھتا جائے گا۔حاجت مند کے ہر کام میں خیر و برکت اور کامیابی کے اثرات ظاہر ہونا شروع ہو جائیں گے۔اگر عامل اپنے لئے تعویز لکھے تو بسم اللہ کے ورد کے ساتھ 3 مرتبہ عزیمت بھی پڑھے۔اگر کسی کو لکھ کر دے تو صرف بسم اللہ کے ورد کی تلقین کرے۔ روزانہ بسم اللہ شریف کے ورد کے بعد حاجت مند اللہ عزوجل سے دعا کرے یا اللہ عزوجل مجھے ہر کام میں نصرت و کامیابی عطا فرما۔

(1) تعویز پر دم کرتے ہوئے اول و آخر درود وسلام ضرور پڑھیں۔

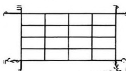
(2) چاند نحوست سے کب پاک ہوتا ہے اس کے لئے اس باب کے آخر میں وقت والا ٹاپک دیکھیں۔یہاں پر نحوست کا لفظ اصلاحی اور علامتی طور پر علم نجوم کو واضح کرنے کیلئے استعمال کیا گیا ورنہ ستارے، چاند اور سورج وغیرہ سعد و نحس نہیں ہوتے ہیں۔

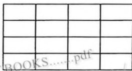
(3) رجال الغیب، ساعت اور دن کے لئے باب نمبر 3,5 کے آخر پر دیکھیں۔

(4) زعفران کی سیاہی کے لئے تھوڑا سا عرق گلاب لے کر اس میں زعفران ڈال دیں۔کچھ دیر کے بعد زعفران کا رنگ عرق گلاب میں حل ہو جائے گا۔اس سرخ سیاہی کے ذریعے سرکنڈے کے قلم سے (جس سے بچے تختی لکھتے ہیں) یا انار کے قلم سے تعویز

لکھیں۔ اگران قلموں سے لکھنا مشکل محسوس ہو یا بہت باریک لکھائی لکھنی ہو تو لوہے کی نِب والے عام پن میں یہ سیاہی بھر کر اس سے تعویز لکھ لیں۔ تعویز کے نیچے حاجت مند کا نام بمعہ والدہ اور مقصد ضرور لکھیں۔

(5) تعویز لکھتے ہوئے اس کے اطراف ہمیشہ اس طرح بنائیں، اطراف کے بغیر کوئی تعویز نہ لکھیں۔





طبعی نقوش

ایسا نقش جو نقش کی چال کو واضح کرے، طبعی نقش کہلاتا ہے۔ وضعی نقش طبعی نقش کی چال کو مدنظر رکھ کر پُر کیا جاتا ہے۔ جس کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ وضعی نقش کس خانہ سے شروع کریں اور دوسرا عدد کونسے خانے میں لکھیں۔ مربع کے 16 طبعی نقوش مندرجہ ذیل ہیں۔

(2)

۱۱	۸	۱	۱۴
۲	۱۳	۱۲	۷
۱۶	۳	۶	۹
۵	۱۰	۱۵	۴

(1)

۸	۱۱	۱۴	۱
۱۳	۲	۷	۱۲
۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۵

(3)

۱۴	۱	۸	۱۱
۷	۱۲	۱۳	۲
۹	۶	۳	۱۶
۴	۱۵	۱۰	۵

(4)

۱	۱۴	۱۱	۸
۱۲	۷	۲	۱۳
۶	۹	۱۶	۳
۱۵	۴	۵	۱۰

(5)

۴	۹	۷	۱۴
۱۵	۶	۱۲	۱
۱۰	۳	۱۳	۸
۵	۱۶	۲	۱۱

(6)

۵	۱	۱۵	۴
۱۱	۸	۱	۱۴
۲	۱۳	۱۲	۷
۱۶	۳	۶	۹

(7)

۴	۱۵	۱۰	۵
۱۴	۱	۸	۱۱
۷	۱۲	۱۳	۲
۹	۶	۳	۱۶

(8)

۱۴	۷	۹	۴
۱	۱۲	۶	۱۵
۸	۱۳	۳	۱۰
۱۱	۲	۱۶	۵

(9)

۵	۱۶	۲	۱۱
۱۰	۳	۱۳	۸
۱۵	۶	۱۲	۱
۴	۹	۷	۱۴

(10)

۱۶	۳	۶	۹
۲	۱۳	۱۲	۷
۱۱	۸	۱	۱۴
۵	۱۰	۱۵	۴

(11)

۹	۶	۳	۱۶
۷	۱۲	۱۳	۲
۱۴	۱	۸	۱۱
۴	۱۵	۱۰	۵

(12)

۱۱	۲	۱۶	۵
۸	۱۳	۳	۱۰
۱	۱۲	۶	۱۵
۱۴	۷	۹	۴

(13)

۱۰	۵	۴	۱۵
۳	۱۶	۹	۶
۱۳	۲	۷	۱۲
۸	۱۱	۱۴	۱

(14)

۵	۱۰	۱۵	۴
۱۶	۳	۶	۹
۲	۱۳	۱۲	۷
۱۱	۸	۱	۱۴

(15)

۴	۱۵	۱۰	۵
۹	۶	۳	۱۶
۷	۱۲	۱۳	۲
۱۴	۱	۸	۱۱

(16)

۵	۴	۱۵	۱۰
۶	۹	۱۶	۳
۱۲	۷	۲	۱۳
۱	۱۴	۱۱	۸

مثال نمبر7: طبعی نقش نمبر3

۱۴	۱	۸	۱۱
۷	۱۲	۱۳	۲
۹	۶	۳	۱۶
۴	۱۵	۱۰	۵

وضعی نقش نمبر3

۲۰۲	۱۸۹	۱۹۶	۱۹۹
۱۹۵	۲۰۰	۲۰۱	۱۹۰
۱۹۷	۱۹۴	۱۹۱	۲۰۴
۱۹۲	۲۰۳	۱۹۸	۱۹۳

اوپر دیئے گئے دونوں نقوش، مربع کے طبعی اور وضعی نقش نمبر 3 ہیں۔ طبعی نقش میں جہاں 1 لکھا ہوا ہے۔ وضعی نقش میں اس خانہ میں بسم اللہ کے نقش کا پہلا عدد ۱۸۹ لکھا ہوا ہے۔ طبعی نقش میں جہاں 2 لکھا ہے۔ وضعی نقش میں اس جگہ ۱۸۹ کا اگلا عدد ۱۹۰ لکھا۔ اسی ترتیب کے مطابق آخری 16 نمبر خانے میں وضعی نقش کا آخری عدد ۲۰۴ (204) لکھ کر نقش مکمل کیا۔ بسم اللہ کے دیئے ہوئے تمام نقوش، طبعی نقوش کی چال کے مطابق لکھے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ بھی ہر قسم کے وضعی نقوش، طبعی نقوش کی ترتیب کو مدنظر رکھ کر پُر کئے جاسکتے ہیں۔

مربع نقش کو پُر کرنے کا طریقہ

(1) Step: جس آیت یا اللہ عزوجل کے نام کا نقش پُر کرنا ہو۔ سب سے پہلے اس کے اعداد پیچھے دیئے گئے طریقے کے مطابق استخراج کریں۔

(2) Step: جو اعداد حاصل ہوں ان میں سے 30 عدد تفریق کریں۔

(3) Step: تفریق کرنے کے بعد جو عدد باقی بچے اس عدد کو 4 پر تقسیم کریں۔

(4) Step: جو عدد تقسیم کرنے کے بعد جواب میں حاصل ہو اس عدد کو کسی بھی طبعی نقش کے خانہ نمبر 1 میں رکھ کر چال کے مطابق ایک ایک کے اضافے سے نقش مکمل کریں۔

(5) Step: یہ سٹیپ اس صورت میں استعمال کریں گے جب Step(3) میں عدد 4 پورا پورا تقسیم نہ ہو۔ ایسی صورت میں اگر تقسیم کرنے سے 1 باقی رہے تو خانہ نمبر 13 میں ایک عدد کا اضافہ کریں۔ اگر باقی 2 رہے تو خانہ نمبر 9 میں ایک عدد کا اضافہ کریں اور اگر 3 باقی رہے تو خانہ نمبر 5 میں ایک عدد کا اضافہ کر کے لکھیں۔ اضافہ کرنے سے مراد یہ ہے کہ آپ نے خانہ نمبر 5 میں اگر 107 لکھنا تھا تو اب اس کی جگہ 107 کی

بجائے 108 لکھیں۔

مثال نمبر 8: آپ اللہ عزوجل کے نام ''یا اللہ'' کا نقش مربع پُر کرنا چاہتے ہیں۔

Step1: ا ۔ ل ۔ ل ۔ ہ

5 + 30 + 30 + 1 = 66

'' یا '' کے اعداد نہیں لئے جاتے۔

Step2: 66 - 30 = 36

Step3: 36 ÷ 4 = 9

Step4:

طبعی نقش نمبر 8 کے مطابق نقش پُر کیا۔

۲۲	۱۵	۱۷	۱۲
۹	۲۰	۱۴	۲۳
۱۶	۲۱	۱۱	۱۸
۱۹	۱۰	۲۴	۱۳

۱۴	۷	۹	۴
۱	۱۲	۶	۱۵
۸	۱۳	۳	۱۰
۱۱	۲	۱۶	۵

کسر والا نقش

مثال نمبر 9: ہم یارزاق کا نقش پُر کرنا چاہتے ہیں۔

Step1: ر ۔ ز ۔ ا ۔ ق

100 + 1 + 7 + 200 = 308

Step2: 308- 30 = 278

Step3: 278 ÷ 4 = 69 , باقی = 2

Step4: طبعی نقش نمبر 8 کے مطابق نقش پُر کیا۔

69 کو پہلے خانے میں رکھ کر نقش پُر کیا۔ دائرہ کا نشان کسر والے خانے کو ظاہر کر رہا ہے۔ اس خانے میں 77 لکھا جانا تھا لیکن چونکہ کسر ہے اس لئے ایک عدد کا اضافہ کر کے 78 کا عدد لکھا۔ بسم اللہ کے نقوش سے فائدہ اٹھانے کے

۷۸۶

۸۳	۷۵	(۷۸)	۷۲
۶۹	۸۱	۷۴	۸۴
۷۶	۸۲	۷۱	۷۹
۸۰	۷۰	۸۵	۷۳

لئے ایک اور طریقہ پیش کیا جا رہا ہے۔ یہ طریقہ عام ہے۔ اس طریقہ میں طالب اور مطلوب کے نام بمعہ والدین اور مطلب کے موافق یا مطابق اللہ عزوجل کا کوئی نام یا کسی آیت وغیرہ کے اعداد لئے جاتے ہیں۔ چونکہ بسم اللہ شریف تمام قفلوں کی کنجی اور جملہ مطالب وحاجات کو حل کرنے کے لئے کافی ہے۔ لہٰذا اس طریقہ میں بھی ہم بسم اللہ کے ہی اعداد لیں گے۔ لیکن اگر کوئی شخص بسم اللہ کے علاوہ کسی اور آیت کے اعداد سے نقش پُر کرتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ مثلاً زید بن زینب نوکری چاہتا ہے۔

Step1:

زید زینب = 69 + 21 = 90

مطلوب یا حاجت = نوکری = 286

آیت = بسم اللہ الرحمٰن الرحیم = +786

میزان = ٹوٹل = 1162

Step2: 1162 - 30 = 1132

Step3: 1132 ÷ 4 = 283

283 کو طبعی نقش نمبر 1 کے مطابق پُر کریں گے کیونکہ نقش نمبر 1 حصول مراد اور رزق کے

لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

Step4:

اس نقش کی میزان ہر طرف سے 1162 کے برابر آ رہی ہے۔ اس طرح کے دو نقش لکھ کر 1162 مرتبہ بسم اللہ شریف پڑھ کر نقوش پر دم کریں۔ ایک نقش موم جامہ کر کے ضرورت مند گردن میں لٹکائے اور دوسرا نقش ایسی جگہ رکھیں

۷۸۶			
۲۹۰	۲۹۳	۲۹۶	۲۸۳
۲۹۵	۲۸۴	۲۸۹	۲۹۴
۲۸۵	۲۹۸	۲۹۱	۲۸۸
۲۹۲	۲۸۷	۲۸۶	۲۹۷

جہاں اس نقش کو حرارت پہنچتی رہے کیونکہ نقش آتشی ہے۔ باقی طریقہ تاثیرات نقوش والا استعمال ہوگا۔ ضرورت مند روزانہ 1162 مرتبہ بسم اللہ شریف کا ورد جاری رکھے۔ انشاء اللہ عزوجل بہت جلد مطلب پورا ہوگا۔

مربع نقوش پُر کرنے کے خاص طریقے

طریقہ نمبر 1:

نام طالب ومطلوب اور آیت نقش میں ظاہر ہوں

یہ ایک خاص طریقہ ہے جس میں طالب ومطلوب کے نام نقش کے اندر ظاہر ہو جاتے ہیں اور نقش کی میزان ہر طرف سے آیت یا بسم اللہ کے اعداد کے برابر آتی ہے۔ اس نقش میں طالب، مطلوب اور بسم اللہ تینوں کے اعداد الگ الگ قائم رہتے ہیں۔ یہ نقش بھی بسم اللہ شریف کے علاوہ کسی بھی آیت یا اللہ عزوجل کے کسی نام کے اعداد لے کر بھرا جا سکتا ہے۔ لیکن چونکہ بسم اللہ شریف تمام قفلوں کی کنجی ہے جو جملہ مقاصد ومطالب کو حل کرنے کے لئے کافی ہے۔ لہٰذا یہاں پر بھی ہم بسم اللہ شریف سے نقش پُر کریں

گے۔ طریقہ مندرجہ ذیل ہے۔

Step1: جس آیت کو نقش میں استعمال کرنا ہو اس کے اعداد لیں۔

Step2: طالب و مطلوب بمعہ والدین کے اعداد لے کر ان میں 7 کو جمع کریں۔

Step3: Step2 کو Step1 میں سے تفریق کریں یعنی (طالب + مطلوب +7) کے اعداد کو آیت کے اعداد میں سے تفریق کریں۔

Step4: تفریق کرنے کے بعد جو اعداد باقی بچیں ان کو 2 پر تقسیم کر دیں۔

Step5: تقسیم کرنے سے جواب میں جو عدد حاصل ہو اس کا نقش پُر کریں۔ اگر تقسیم کرنے سے ایک باقی بچے تو خانہ نمبر 5 میں ایک عدد کا اضافہ کریں۔

Step6: تقسیم سے حاصل ہونے والے عدد کو خانہ نمبر 1 میں رکھ کر ایک ایک کے اضافہ سے خانہ نمبر 8 تک نقش بھر دیں۔

Step7: طالب بمعہ والدہ کے اعداد کو خانہ نمبر 9 میں لکھ کر ایک ایک کے اضافہ سے خانہ نمبر 12 تک مکمل کریں۔

Step8: مطلوب بمعہ والدہ کے اعداد کو خانہ نمبر 16 میں لکھیں۔

Step9: مطلوب بمعہ والدہ کے اعداد سے 3 عدد کم کر کے خانہ نمبر 14,13 اور 15 کو ایک ایک کے اضافہ سے پُر کر کے نقش مکمل کریں۔

مثال نمبر 10: زید بن زینب نوکری چاہتا ہے۔

Step1: آیت = بسم اللہ الرحمٰن الرحیم = 786

Step2: طالب = زید زینب = 90

مطلوب = نوکری = 286

+ 7

383

Step3: 786 - 383 = 403

Step4: 403 ÷ 2 = 201 , باقی = 1

طبعی نقش نمبر 1 کے مطابق نقش مکمل کیا۔ خانہ نمبر 5 میں کسر کا ایک عدد اضافہ کر کے 205 کی بجائے 206 لکھا۔

٢٠٩	٩٢	٢٨٤	٢٠١
٢٨٣	٢٠٢	٢٠٨	٩٣
٢٠٣	نوکری	زینب	٢٠٧
٩١	٢٠٦	٢٠٤	٢٨٥

٢٠٩	٩٢	٢٨٤	٢٠١
٢٨٣	٢٠٢	٢٠٨	٩٣
٢٠٣	٢٨٦	٩٠	٢٠٧
٩١	٢٠٦	٢٠٤	٢٨٥

اس نقش کی میزان ہر طرف سے 786 آتی ہے۔ دائرے والے اعداد طالب ومطلوب کو ظاہر کر رہے ہیں۔ طالب ومطلوب کے اعداد حروف میں لکھیں یا اعداد میں دونوں طرح صحیح ہے۔ اگر مطلوب کوئی شخص ہو تو اس کا نام بمعہ والدہ لکھیں۔ نقش کے استعمال کا طریقہ اور لکھنے کے لئے مناسب وقت کے لئے تاثیرات نقوش والا ٹاپک دیکھیں۔

طریقہ نمبر 2:

نام طالب ومطلوب اور مطلب نقش میں ظاہر ہوں

اس نقش میں نام طالب ومطلوب اور مطلب، تینوں کے اعداد الگ الگ قائم رہتے ہیں اور نقش کی میزان ہر طرف سے آیت یا بسم اللہ کے اعداد کے برابر آتی ہے۔

اس کا طریقہ مندرجہ ذیل ہے۔

Step1: طالب بمعہ والدہ کے اعداد نکال کر نقش کے خانہ نمبر 1 میں لکھیں اور ایک ایک کے اضافہ سے خانہ نمبر 4 تک پُر کریں۔

Step2: مطلوب بمعہ والدہ کے اعداد نکال کر نقش کے خانہ نمبر 5 میں لکھیں اور ایک

ایک کے اضافہ سے خانہ نمبر 8 تک مکمل کریں۔

Step3: مطلب کے اعداد نکال کر خانہ نمبر 9 میں لکھیں اور ایک ایک کے اضافہ سے خانہ نمبر 12 تک نقش بھریں۔

Step4: نقش کے خانہ نمبر 2 ، 7 اور 12 کے اعداد کو جمع کریں۔

Step5: جمع کرنے سے جو عدد جواب میں حاصل ہو، اس کو بسم اللہ، آیت یا سورت کے اعداد میں سے تفریق کر دیں۔

Step6: تفریق کرنے سے جو عدد جواب میں حاصل ہو، اس کو نقش کے خانہ نمبر 13 میں لکھ کر ایک ایک کے اضافہ سے خانہ نمبر 16 تک پُر کر کے نقش مکمل کریں۔

مثال نمبر 11: زید، داؤد سے نوکری چاہتا ہے۔

Step1: 21 = زید = طالب

21 ، 22 ، 23 اور 24 کو خانہ نمبر 1 ، 2 ، 3 اور 4 میں فل کیا۔

Step2: 15 = داؤد = مطلوب

15 ، 16 ، 17 اور 18 کو خانہ نمبر 5 ، 6 ، 7 اور 8 میں لکھا۔

Step3: 286 = نوکری = مطلب

286 ، 287 ، 288 اور 289 کو خانہ نمبر 9 ، 10 ، 11 اور 12 میں لکھا۔

Step4: 22 + 17 + 289 = 328

Step5: آیت = بسم اللہ = 786 - 328 = 458

458 کو خانہ نمبر13 ، 14 ، 15اور16 میں ایک ایک کے اضافہ سے لکھ کر نقش کو مکمل کیا۔ نقش طبعی چال نمبر2 سے پُر کیا گیا ہے۔ اس نقش کے اعداد تمام اطراف سے بسم اللہ شریف کے برابر آرہے ہیں۔

۴۵۹	زید	۱۸	۲۸۸
۱۷	۲۸۹	۴۵۸	۲۲
نوکری	۱۶	۲۳	۴۶
۲۴	۴۶۰	۲۸۷	داؤد

۴۵۹	(۲۱)	۱۸	۲۸۸
۱۷	۲۸۹	۴۵۸	۲۲
(۲۸۶)	۱۶	۲۳	۴۶
۲۴	۴۶۰	۲۸۷	(۱۵)

اس نقش کی ایک خوبی یہ ہے کہ اس میں کسر واقع نہیں ہوتی۔ طریقہ نمبر1 اور طریقہ نمبر2 میں دیئے گئے نقوش کسی بھی طبعی نقش کی چال کے مطابق بھرے جا سکتے ہیں۔ جو فوائد بسم اللہ کے 16 نقوش کے دیئے گئے ہیں وہی فوائد طبعی نقوش کے ہیں۔ مطلب کے موافق نقش کی چال کو تجویز کریں۔ نقش میں نام صرف اختصار کے طور پر درج کیئے گئے ہیں، آپ نام بمعہ والدہ کے اعداد لیں۔ اگر افسر کی والدہ کا نام معلوم نہیں تو افسر کا نام بمعہ عہدہ کے اعداد لیں۔ نقش کے استعمال کا طریقہ تاثیراتِ نقوش والے ٹاپک میں دیکھیں۔

اگر عمل حُب کا ہو تو مطلب کی جگہ محبت ، دوستی یا حُب کے اعداد لیں۔ آپ مطلب کی جگہ اللہ عزوجل کا موافق نام بھی شامل کر سکتے ہیں۔ مثلاً اگر رزق کا عمل ہو تو یا رزاق، اگر حُب کا عمل ہو تو یا ودود، اگر شفاء کا عمل ہو تو یا شافی کے اعداد شامل کر سکتے ہیں۔

طریقہ نمبر3: یہ طریقہ اس باب کے شروع پر دیئے گئے بسم اللہ کے عزیمت والے سولہ نقوش کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ آپ سولہ نقوش میں سے اپنے مطلب کے موافق کوئی سا نقش تجویز کریں۔ اس نقش کی خالی طرف دوسری سائیڈ پر ایک اور نقش کے

اضلاع یعنی لائنیں کھینچیں۔ یہ اضلاع سامنے والے عددی نقش کی لائنوں کی بالکل پشت پر ہوں۔ کم یا زیادہ یا اوپر نیچے نہ ہوں۔ اس دوسرے نقش میں بسم اللہ کو حرفی صورت میں پُر کریں۔

مثال نمبر 10: وضعی نقش نمبر 10 کو استعمال کیا۔

پُشت والا حرفی نقش

بسم	اللہ	الرحمن	الرحیم
الرحمن	الرحیم	بسم	اللہ
الرحیم	الرحمن	اللہ	بسم
اللہ	بسم	الرحیم	الرحمن

سامنے والا عددی نقش

۱۹۷	۱۹۴	۱۹۱	۲۰۴
۱۹۵	۲۰۰	۲۰۱	۱۹۰
۲۰۲	۱۸۹	۱۹۶	۱۹۹
۱۹۲	۲۰۳	۱۹۸	۱۹۳

اس طریقہ میں عددی نقش کی قوت و تاثیر زیادہ ہو جاتی ہے۔ طریقہ استعمال کے لئے تاثیرات نقوش والا ٹاپک دیکھیں۔ اسی طریقہ پر حصول عزت و مراد، تسخیر، حاجت، خیر و برکت، کامیابی، کاموں کا کھولنا، قید سے نجات، جائز حاجات وغیرہ کے حصول کے لئے تعویزات تیار کئے جا سکتے ہیں۔ لیکن یہ خیال رہے کہ دونوں تعویزات ایک دوسرے کی پشت پر ہوں۔ کوئی لائن کم یا زیادہ نہ ہو۔

بلا کسر نقش بھرنے کے طریقے

مربع نقوش کو بلا کسر پُر کرنے کا ایک طریقہ پیچھے طریقہ نمبر 2 میں گزر چکا ہے۔ مزید چار طریقے مندرجہ ذیل ہیں۔

طریقہ نمبر 4: کل اعداد میں سے 33 کو تفریق کریں باقی اعداد کو خانہ نمبر 1 سے 4 تک پُر کریں۔ باقی 5 سے 16 تک کے خانوں میں کوئی تبدیلی نہیں کی

جائے گی۔ وہ طبعی ہوں گے۔ مثلاً ہم اللہ عزوجل کے نام یاشافی کا نقش مربع بلاکسر پُر کرنا چاہتے ہیں۔ اس نام کے اعداد 391 ہیں۔ ''یا'' کے اعداد نہیں لئے جائیں گے۔

۸	۱۱	۱۴	۳۵۸
۱۳	۳۵۹	۷	۱۲
۳۶۰	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۳۶۱	۱۵

یاشافی = 391 - 33
= 358
نقش کو طبعی نقش نمبر 1 کے مطابق پُر کیا۔

طریقہ نمبر 5: کل اعداد میں سے 29 عدد کو تفریق کریں۔ باقی اعداد کو خانہ نمبر 5 سے 8 تک پُر کریں۔ باقی 1 سے 4 اور 9 سے 16 تک کے خانوں میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی۔

۳۶۵	۱۱	۱۴	۱
۱۳	۲	۳۶۴	۱۲
۳	۱۶	۹	۳۶۳
۱۰	۳۶۲	۴	۱۵

یاشافی = 391 - 29
= 362
نقش کو طبعی نقش نمبر 1 کے مطابق پُر کیا۔

طریقہ نمبر 6: کل اعداد میں سے 25 عدد کو تفریق کریں۔ باقی اعداد کو خانہ نمبر 9 سے 12 تک پُر کریں۔ باقی 1 سے 8 اور 13 سے 16 تک کے خانوں میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی۔

۸	۳۶۹	۱۴	۱
۱۳	۲	۷	۳۶۸
۳	۱۶	۳۶۶	۶
۳۶۷	۵	۴	۱۵

یاشافی = 391 - 25
= 366
نقش کو طبعی نقش نمبر 1 کے مطابق پُر کیا۔

طریقہ نمبر 7: کل اعداد میں سے 21 عدد کو تفریق کریں۔ اور باقی اعداد کو خانہ نمبر 13 سے 16 تک پُر کریں۔ باقی 1 سے 12 تک کے خانوں میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی۔

21 - 391 = یا شافی

= 370

نقش کو طبعی نقش نمبر 1 کے مطابق پُر کیا۔

٨	١١	٣٧١	١
٣٧٠	٢	٧	١٢
٣	٣٧٣	٩	٦
١٠	٥	٤	٣٧٢

تعویزات لکھنے کے لئے وقت کا استخراج کرنا

کسی بھی عمل کی زکوٰۃ کی ادائیگی کو شروع کرنے یا کسی خاص مقصد و مطلب کیلئے تعویز لکھنے کے لئے وقت کا استخراج ضروری ہے۔ اس کی مثال کو یوں سمجھیں کہ اگر گرمیوں کے موسم میں تربوز کے بیج یا آم کی گٹھلی کو زمین میں دبا ئیں تو تربوز کے بیج نشو و نما پا کر تربوز کا پھل تیار ہو جائے گا اور آم کی گٹھلی سے کونپلیں پھوٹ کر زمین سے باہر نکل آئیں گیں۔ لیکن یہی کام ہم دسمبر اور جنوری کے ماہ میں کریں تو کچھ بھی ظاہر نہیں ہوگا۔ گٹھلی اور بیج بھی ضائع ہو جائیں گے۔ اگر آم کا درخت موجود ہو تو گرمیوں کے موسم میں اس پر پھل پیدا ہوگا۔ جبکہ سردیوں کے موسم میں کیسا ہی مضبوط اور بڑا درخت ہو، آپ کتنی ہی اچھی کھاد اور کیمیکل ڈالیں، آم کے درخت پر پھل نہیں آئے گا۔ یہ سب کچھ وقت کا اثر ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے زمین کی فضا میں مختلف روحانی کیفیات پیدا ہوتی رہتی ہیں۔ جن کو۔ یارگان کی گردش علامتی طور پر ظاہر کرتی ہے۔ جب یہ کیفیات پیدا ہوتی ہیں، اگر اس وقت اس کے موافق مادہ مہیا کر دیا جائے تو یہ مادہ اس روحانی قوت کو اپنے اندر جذب کر لیتا ہے یا یوں کہہ لیں یہ روحانی قوت اس مادے میں جذب ہو جاتی ہے۔ یہ روحانی قوت اور مادہ انسان کی کمسٹری سے مل کر اس انسان کی استطاعت کے مطابق ایک خاص اثر پیدا کرتا ہے جو اس انسان کے لئے فائدہ مند ہوتا ہے جس کے پاس یہ مادہ

(تعویز) موجود ہو۔ موافق وقت کے استخراج کے لئے علم النجوم سے متعلق بنیادی باتیں معلوم ہونا ضروری ہیں۔ جو مندرجہ ذیل ہیں۔

بروج

علم نجوم 12 برجوں اور 10 ستاروں پر مشتمل ہے۔ برجوں کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

1- حمل (Aries)
2- ثور (Taurus)
3- جوزا (Gemini)
4- سرطان (Cancer)
5- اسد (Leo)
6- سنبلہ (Virgo)
7- میزان (Libra)
8- عقرب (Scorpio)
9- قوس (Sagittarius)
10- جدی (Capricon)
11- دلو (Aquaris)
12- حوت (Pisces)

ستارے یا کواکب

1- قمر (Moon)
2- عطارد (Mercury)
3- زہرہ (Venus)
4- شمس (Sun)
5- مریخ (Mars)
6- مشتری (Jupitar)
7- زحل (Saturn)
8- یورینس (Urenus)
9- نیپچون (Neptune)
10- پلوٹو (Ploto)

یہ کواکب باری باری تمام برجوں میں قیام کرتے ہیں۔ ہر برج 30 درجے کا ہوتا ہے۔ قمر ہر برج میں تقریباً 56 گھنٹے قیام کرتا ہے۔ ہر برج سوا دو منازل کا ہوتا ہے اور ہر منزل 13 درجے کی ہوتی ہے۔ چاند کی 28 منازل ہوتی ہیں جن کا بیان آگے آئے گا۔

ساعتیں

دن اور رات میں 24 ساعتیں ہوتی ہیں۔12 ساعتیں دن کی اور 12 رات کی ہیں۔ چونکہ رات اسلامی کیلنڈر کے حساب سے پہلے آتی ہے۔لہٰذا رات کی ساعتیں پہلے اور دن کی ساعتیں اس کے بعد دی جارہی ہیں۔جمعرات کا دن گزار کر جو رات آئے گی وہ جمعہ کی رات ہے یہاں پر دولت،سفر،محبت،ہر حاجت،نکاح،جاہ وجلال،تسخیر، حکمرانوں سے مدد،ہر کام اور حصول عزت یہ سب سعد ساعتیں ہیں۔ان میں کوئی بھی سعد عمل یا کسی عمل کی زکوٰۃ شروع کی جاسکتی ہے۔عداوت،بیمار کرنا،جدائی،نقصان وغیرہ نحس وقت کو ظاہر کرنے والی ساعتیں ہیں۔جو کہ نحس عملیات کے لئے فائدہ مند ہیں۔ منحوس سے مراد ہے کہ اس ساعت میں کوئی عمل نہ کریں۔وہ عمل چاہے اچھا ہو یا بُرا۔سعد ونحس سے مراد اچھا اور بُرا وقت ہے جس کو یہ ساعتیں ظاہر کررہی ہیں نہ کہ اس سے مراد ستاروں کا سعد ونحس ہونا۔

رات کی ساعتیں

نمبر شمار	رات	ساعت	کیفیت
1		قمر	نکاح
2		زحل	نحس
3		مشتری	نحس
4		مریخ	سعد
5		شمس	محبت
6		زہرہ	ہر حاجت
7		عطارد	جاہ وجلال
8		قمر	محبت
9		زحل	ہر حاجت
10		مشتری	عداوت
11		مریخ	منحوس
12		شمس	محبت

نمبر شمار	رات	ساعت	کیفیت
1		مریخ	محبت
2		شمس	صلح
3		زہرہ	عداوت
4		عطارد	جاہ وجلال
5		قمر	محبت
6		زحل	منحوس
7		مشتری	منحوس
8		مریخ	ہلاکت
9		شمس	محبت
10		زہرہ	سعد
11		عطارد	صلح
12		قمر	قبول

نمبر شمار	رات	ساعت	کیفیت
1		عطارد	محبت
2		قمر	منحوس
3		زحل	سفر
4		مشتری	منحوس
5		مریخ	عداوت
6		شمس	ہر کام
7		زہرہ	منحوس
8		عطارد	جاہ وجلال
9		قمر	محبت
10		زحل	ہر حاجت
11		مشتری	نحس
12		مریخ	نقصان

نمبر شمار	رات	ساعت	کیفیت
1		مشتری	محبت
2		مریخ	سفر
3		شمس	نکاح
4		زہرہ	بیمار کرنا
5		عطارد	ہر حاجت
6		قمر	نحس
7		زحل	نحس
8		مشتری	صلح
9		مریخ	جدائی
10		شمس	محبت
11		زہرہ	عداوت
12		عطارد	محبت

نمبر شمار	رات	ساعت	کیفیت
1		زہرہ	عداوت
2		عطارد	منحوس
3		قمر	نکاح
4		زحل	خیر وبرکت
5		مشتری	منحوس
6		مریخ	بیمار کرنا
7		شمس	محبت
8		زہرہ	عداوت
9		عطارد	محبت
10		قمر	منحوس
11		زحل	سفر
12		مشتری	عداوت

نمبر شمار	رات	ساعت	کیفیت
1		زحل	[illegible]
2		مشتری	منحوس
3		مریخ	نحس
4		شمس	سعد
5		زہرہ	عداوت
6		عطارد	سفر
7		قمر	محبت
8		زحل	علاج
9		مشتری	عداوت
10		مریخ	حکمراں سے ملنا
11		شمس	سعد
12		زہرہ	عداوت

نمبر شمار	رات	ساعت	کیفیت
1	جمعرات	شمس	محبت
2		زہرہ	بیمار کرنا
3		عطارد	محبت
4		قمر	محبت
5		زحل	سعد
6		مشتری	سفر
7		مریخ	عداوت
8		شمس	محبت
9		زہرہ	حکمروں سے مدد
10		عطارد	ہر حاجت
11		قمر	محبت
12		زحل	منحوس

نمبر شمار	دن	ساعت	کیفیت
1	جمعہ	زہرہ	نکاح
2		عطارد	طلسم
3		قمر	منحوس
4		زحل	سعد
5		مشتری	محبت
6		مریخ	حاجت روائی
7		شمس	جادو جلال
8		زہرہ	محبت
9		عطارد	کوئی کام نہ کریں
10		قمر	جدائی
11		زحل	منحوس
12		مشتری	محبت

نمبر شمار	دن	ساعت	کیفیت
1	ہفتہ	زحل	محبت
2		مشتری	صلح
3		مریخ	عداوت
4		شمس	جادو جلال
5		زہرہ	محبت
6		عطارد	سعد
7		قمر	کوئی کام نہ کریں
8		زحل	انتقام
9		مشتری	محبت
10		مریخ	عداوت
11		شمس	صلح
12		زہرہ	سعد

نمبر شمار	دن	ساعت	کیفیت
1	اتوار	شمس	[illegible]
2		زہرہ	منحوس
3		عطارد	سفر
4		قمر	منحوس
5		زحل	عداوت
6		مشتری	سعد
7		مریخ	منحوس
8		شمس	جادو جلال
9		زہرہ	محبت
10		عطارد	سعد
11		قمر	طلسم
12		زحل	نقصان

نمبر شمار	دن	ساعت	کیفیت
1	پیر	قمر	محبت
2		زحل	سفر
3		مشتری	نکاح
4		مریخ	بیمار کرنا
5		شمس	ہر جائز حاجت
6		زہرہ	طلسم
7		عطارد	نحس
8		قمر	صلح
9		زحل	جدائی
10		مشتری	محبت
11		مریخ	عداوت
12		شمس	محبت

نمبر شمار	دن	ساعت	کیفیت
1	منگل	مریخ	عداوت
2		شمس	منحوس
3		زہرہ	نکاح
4		عطارد	حصول برکت
5		قمر	منحوس
6		زحل	بیمار کرنا
7		مشتری	محبت
8		مریخ	عداوت
9		شمس	محبت
10		زہرہ	منحوس
11		عطارد	سفر
12		قمر	عداوت

نمبر شمار	دن	ساعت	کیفیت
1	بدھ	عطارد	ہر حاجت
2		قمر	منحوس
3		زحل	نحس
4		مشتری	سعد
5		مریخ	عداوت
6		شمس	سفر
7		زہرہ	محبت
8		عطارد	علاج
9		قمر	عداوت
10		زحل	حکمرانوں سے مدد
11		مشتری	سعد
12		مریخ	عداوت

نمبر شمار	دن	ساعت	کیفیت
1	جمعرات	مشتری	تسخیر
2		مریخ	بیمار کرنا
3		شمس	محبت
4		زہرہ	محبت
5		عطارد	سعد
6		قمر	سفر
7		زحل	عداوت
8		مشتری	دولت
9		مریخ	حکمرانوں سے مدد
10		شمس	ہر حاجت
11		زہرہ	محبت
12		عطارد	منحوس

ساعت کا وقت معلوم کرنے کا طریقہ

اگر آپ کسی دن کی ساعت کا وقت معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ یہ ساعت کس وقت پر شروع اور ختم ہو رہی ہے۔ تو اس کے لئے مثال پیش خدمت ہے۔

مثال نمبر 11: ہم 20 اگست 2015 بروز جمعرات کو زحل کی ساعت کا وقت معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ یہ ساعت کب شروع اور کب ختم ہوگی۔ فرض کیا اس دن لاہور میں سورج کے طلوع کا وقت 5:30 اور غروب کا وقت شام 6:42 ہے۔ اس سارے وقت کو جمع کیا تو کُل 13 گھنٹے اور 12 منٹ حاصل ہوئے۔ آسانی کے لئے گھنٹوں کے بھی منٹ بنا لیں۔ اس کے لئے ہم 60 سے ضرب دیں گے کیونکہ ایک گھنٹہ برابر 60 منٹ کا ہوتا ہے۔

13 x 60 = 780 منٹ

780 + 12 = 792 منٹ

چونکہ ایک دن کی 12 ساعتیں ہوتی ہیں۔ لہٰذا 792 کو 12 سے تقسیم کیا۔

792 ÷ 12 = 66 منٹ

یہ ایک ساعت کا وقت حاصل ہوا۔ پس جمعرات والے دن ہر ساعت 66 منٹ کی ہو گی۔

طریقہ نمبر 1: ہم نے ہر ساعت کا وقت نکال لیا ہے۔ اب جس ساعت کا ہم وقت معلوم کرنا چاہتے ہیں اس میں سے ایک عدد کم کر کے 66 سے ضرب دیں گے۔ چونکہ ہم جمعرات کی ساتویں ساعت (جو کہ زحل کی ہے) کا وقت معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ لہٰذا 7 میں سے ایک عدد کم کر کے 66 کو 6 سے ضرب دی۔

منٹ 66 x 6 = 396

396 منٹوں کو گھنٹوں میں تبدیل کیا۔

36 منٹ + 6 گھنٹے = 60 ÷ 396

طلوع کے وقت میں 6 گھنٹے اور 36 منٹ کو جمع کریں۔

منٹ		گھنٹے		
		①		
30	:	5	=	وقت طلوع
36	:	+ 6	=	حاصل کردہ وقت
06	:	12		

پس دوپہر 12 بج کر 6 منٹ پر زحل کی ساعت شروع ہوگی جو کہ 1 بج کر 12 منٹ تک رہے گی، کیونکہ ہر ساعت 66 منٹ کی ہے۔

طریقہ نمبر 2: ہم نے ہر ساعت کا وقت نکالا جو کہ 66 منٹ بنتا ہے۔ مطلوبہ ساعت نکالنے کے لئے 66 کو سورج کے طلوع کے وقت میں جمع کرتے جائیں۔

ختم	شروع	وقت	ستارہ	ساعت
6:35	5:30 Am	5:30+66 = 6:36	مشتری	پہلی ساعت
7:41	6:36	6:36+66 =7:42	مریخ	دوسری ساعت
8:47	7:42	7:42+66 =8:48	شمس	تیسری ساعت
9:53	8:48	8:48+66 =9:54	زہرہ	چوتھی ساعت
10:59	9:54	9:54+66 =11:00	عطارد	پانچویں ساعت
12:05	11:00	11:00+66=12:06	قمر	چھٹی ساعت

1:11 Pm	12:06	12:06+66 =1:12	زحل	ساتویں ساعت

پس دونوں طریقوں سے ایک ہی وقت حاصل ہو رہا ہے لہٰذا آپ کے لئے جو طریقہ آسان ہو، اس کو اختیار کریں۔

دنوں کی برکات وعدم برکات

جمعہ: محبت وتسخیر کے عملیات کریں۔

ہفتہ: دشمن کو برباد کرنا، پریشان کرنا، عداوت اور زبان بندی کیلئے ہفتہ کا دن زیادہ بہتر ہے۔

اتوار: حکام، بادشاہ، وزراء صاحب ثروت لوگوں کی تسخیر، ترقی، جاہ وجلال کا حصول وغیرہ

پیر: وسعت رزق، شفائے امراض، تسخیر ومحبت کے عملیات کریں۔

منگل: عداوت، نفاق اور جدائی کے عملیات کریں۔

بدھ: ترقی، زبان بندی، تسخیر احکام، زیادتی عقل وفہم کے عملیات کریں۔

جمعرات: رزق، دولت میں اضافہ، کاروبار میں ترقی وغیرہ کے عملیات کریں۔

قمر کا نحوست سے پاک ہونا

سعد ونحس وقت کے استخراج کے لئے قمر سب سے اہم کردار ادا کرتا ہے۔ چونکہ قمر سعد ونحس وقت کو ظاہر کرنے والی سب سے بڑی علامت ہے اس لئے اس کے ساتھ لفظ نحوست استعمال کیا گیا۔ یہاں پر لفظ نحوست علامتی اور اصلاحی طور پر وقت کے معنوں میں استعمال کیا گیا ہے۔ یہاں پر قمر کے ساتھ لفظ نحوست لگانے کی دوسری وجہ یہ

ہے کہ بزرگوں کے متعلق اس بدگمانی اور اعتراض (کہ بزرگ ستاروں کو سعد و نحس سمجھتے تھے) کا رد اور وضاحت کی جا سکے کہ ان بزرگوں کا ستاروں کے ساتھ سعد و نحس کے الفاظ کو استعمال کرنے سے مراد ستاروں کا بذات خود سعد و نحس ہونا نہیں بلکہ ان ستاروں کی منسوبات ہیں کہ جب قمر تحت الشعاع ہو یا گرہن میں ہو یا حالت ہبوط میں قمر در عقرب وغیرہ ہو تو ان اوقات میں بُرے اعمال زیادہ کئے جاتے ہیں یا یہ وقت بُرے اعمال کرنے کے لئے زیادہ بہتر ہوتا ہے۔ اس لئے بزرگوں نے علم نجوم کے ذریعے اچھے اور بُرے وقت کو ظاہر کرنے کے لئے ستاروں کے ساتھ سعد و نحس کے الفاظ کا استعمال علامتی طور پر کیا ہے۔ ورنہ ستارے بذات خود سعد و نحس نہیں ہوتے ہیں۔ مزید وضاحت کے لئے باب نمبر 2 حصہ دوئم میں ستاروں کا سعد و نحس ہونے والا ٹاپک دیکھیں۔ قمر نحوست سے کب پاک ہوتا ہے یا قمر کس حالت میں بُرے وقت کو ظاہر کرتا ہے اس کے لئے مندرجہ ذیل باتوں کو نوٹ فرمالیں۔

قمر تحت الشعاع نہ ہو: قمر کے تحت الشعاع ہونے کی سائنسی تفصیل تو وضاحت طلب ہے۔ لیکن آپ آسان لفظوں میں یوں سمجھ لیں کہ جب قمر اپنی گردش پوری کرتے ہوئے جب آخری تاریخوں میں داخل ہوتا ہے تو سورج کے بالکل سامنے اور قریب آجاتا ہے۔ اس وقت سورج کی روشنی چاند پر اتنی تیز پڑتی ہے کہ چاند اس روشنی میں غائب یا گم ہو جاتا ہے اور ہمیں نظر نہیں آتا ہے۔ اس کو قمر کا تحت الشعاع ہونا یا غروب ہونا کہتے ہیں۔ یہ اسلامی مہینے کی 29 اور 30 تاریخ ہوتی ہیں۔ ان تاریخوں میں چاند ہمیں نظر نہیں آتا ہے، لیکن اپنی گردش جاری رکھتا ہے اور جب سورج کی اس روشنی کے گرداب سے باہر نکلتا ہے تو نیا اسلامی مہینہ شروع ہو جاتا ہے۔ پہلی تاریخ کو بھی چاند صرف کچھ وقت کے لئے نظر آتا ہے جبکہ دوسری تاریخ کو زیادہ واضح طور پر دیکھا جا سکتا ہے۔ جب

قمر تحت الشعاع ہو تو یہ نحس وقت ہوتا ہے۔اس وقت میں عداوت، نفاق، دشمنی، جدائی وغیرہ کے اعمال کئے جاتے ہیں۔اس لئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا: جس کا مفہوم ہے: ''کہ اے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اس (چاند) کے شر سے پناہ لو، یہ اندھیری ڈالنے والا ہے، جب ڈوبے۔''

قمر طریقہ محترقہ نہ ہو: طریقہ محترقہ سے مراد قمر کا 19 درجہ میزان سے بُرج عقرب کے 3 درجہ تک موجود ہوتا ہے۔ان 14 درجوں میں جب قمر حرکت کرتا ہے تو یہ بھی نحس وقت کی علامت ہے۔اس وقت میں جدائی وعداوت کے عمل کریں تو اپنا اثر ظاہر کرتے ہیں۔اگر سعد عمل کریں تو اثر کم ہوتا ہے یا کامیابی نہیں ہوتی ہے۔قمر برج میزان میں کب داخل ہوتا ہے اس کے لئے تقویم سے مدد لیں۔19 درجہ میزان کے لئے وقت نکالنے کا طریقہ نوٹ فرمالیں۔

قمر ہر برج میں تقریباً 56 گھنٹے یعنی 60 x 56 = 3360 منٹ تک رہتا ہے۔چونکہ ایک بُرج 30 درجے کا ہوتا ہے۔لہٰذا 3360 کو 30 سے تقسیم کیا تو 112 منٹ ایک درجہ کا وقت نکل آیا۔یہ 112 منٹ قمر کا کسی بُرج میں ایک درجہ قیام کرنے کا وقت ہے۔فرض کیا قمر برج میزان میں 22-08-2015 کو صبح 10 بجے داخل ہوا اور ہم نے 19 درجہ میزان کا وقت معلوم کرنا ہے۔

19 x 112 = 2128 منٹ

2128 = 35 گھنٹے + 28 منٹ

قمر برج میزان میں 22-08-2015 کو 10 بجے داخل ہونے کے 35 گھنٹے اور 28 منٹ کے بعد بُرج میزان کے 19 درجے پر آئے گا۔جو کہ 23-8-15

کی تاریخ میں رات 9 بج کر 28 منٹ کا وقت بنتا ہے۔ اس طرح آپ قمر کا کسی بھی برج کے کسی درجے میں داخلے کا وقت معلوم کر سکتے ہیں۔

قمر گرہن کی حالت میں نہ ہو: چاند گرہن بھی نحس وقت کی علامت ہے۔ اس وقت میں سعد عمل نہیں کرنے چاہئیں۔ چاند گرہن کی تاریخ اور شروع ہونے سے لے کر ختم ہونے تک کا وقت تقویم کے اندر درج شدہ ہوتا ہے۔ آپ پورے سال کے تمام چاند گرہن تقویم سے معلوم کر سکتے ہیں۔

قمر در عقرب نہ ہو: ہبوط، وبال، طرح اور حفیض چار حالتیں ایسی ہیں، جن میں قمر جب ہوتا ہے تو نحس وقت کو ظاہر کرتا ہے۔ ان میں سب سے کمزور حالت ہبوط کی ہے جو سخت بُرے وقت کو ظاہر کرتی ہے۔ جب قمر برج عقرب کے تیسرے درجے میں پہنچتا ہے تو ہبوط کی حالت واقع ہوتی ہے۔ دوسرے نمبر پر حالت وبال ہے۔ یہ چاروں حالتیں اعمال بد کے لئے زیادہ موزوں ہیں۔ چار حالتیں جن میں قمر سعد وقت کو ظاہر کرتا ہے وہ شرف، اوج، فرح اور طرفع ہیں۔ یہ حالتیں سعد عملیات مثلاً ترقی، رزق، حاجت، محبت، خیر و برکت، وغیرہ کے لئے بہتر ہوتی ہیں۔ ان میں سب سے زیادہ طاقتور حالت شرف کی ہے اور دوسرے نمبر پر اوج کی ہے۔ قمر کو برج ثور کے تیسرے درجے پر شرف کی حالت حاصل ہوتی ہے۔

منازل قمر

نمبر شمار	منزل کا نام	متعلقہ حرف	سعد و نحس	متعلقہ اعمال
1	شرطین	ا	نحس	عداوت وجدائی کے عمل کریں

2	بطین	ب	سعد	شفائے امراض اور محبت کے اعمال کریں
3	ثریا	ج	سعد	شفائے امراض اور محبت کے اعمال کریں
4	دبران	د	نحس	عداوت وجدائی کے عمل کریں
5	ہقعہ	ہ	سعد ونحس	کوئی عمل نہ کریں
6	ہنقعہ	و	سعد	محبت اور ترقی ودولت کے عمل کریں
7	ذراعہ	ز	سعد	محبت کے عمل کریں
8	نثرہ	ح	نحس	عداوت وہلاکتِ دشمن کے عمل
9	طرفہ	ط	نحس	نحس اعمال کریں
10	جبہتہ	ی	سعد	تمام سعد عملیات کریں
11	زبرہ	ک	سعد	ہر قسم کے سعد عملیات کیلئے سعد وقت
12	صرفہ	ل	نحس	عداوت وجدائی کے عملیات
13	عوا	م	نحس	عداوت وجدائی کے عملیات
14	سماک	ن	نحس	عداوت وجدائی کے عملیات
15	غفرا	س	سعد	دولت وتسخیر اور محبت کے عملیات کریں
16	زبانہ	ع	سعد	تسخیر ومحبت کے عملیات
17	اکلیل	ف	سعد ونحس	عداوت کے عمل کریں
18	قلب	ص	سعد	ترقی وتسخیر کے عمل کریں
19	شولہ	ق	سعد	ترقی وتسخیر کے عمل کریں

20	نعائم	ر	سعد	محبت وتسخیر کے عمل کریں
21	بلدہ	ش	نحس	کوئی نیا کام نہ کریں، عداوت کے عملیات
22	ذابح	ت	نحس	عداوت وجدائی کے عملیات کریں
23	سعد بلعہ	ث	نحس	عداوت وجدائی کے عملیات کریں
24	سعد السعود	خ	سعد	محبت وتسخیر کے عملیات
25	سعد الاخبیہ	ذ	نحس	عداوت کے عملیات، طلسمات
26	فرع مقدم	ض	سعد	تسخیر وطلسمات کے عملیات
27	فرع مؤخر	ظ	نحس	اگر سعد عمل کریں تو اُلٹ ہو
28	رشا	غ	سعد	محبت وتسخیر کے عملیات کریں

طالع وقت

طالع دراصل بُرج کو کہتے ہیں، مثلاً اگر کسی شخص کی تاریخ پیدائش 14 اکتوبر ہے تو اس کا بُرج میزان ہوگا۔ اس کو علم النجوم کی اصلاح میں یوں کہیں گے کہ اس کا شمسی طالع میزان ہے۔ لیکن عملیات میں جو طالع استعمال کیا جاتا ہے وہ شمسی طالع سے مختلف ہوتا ہے۔

پوری زمین ایک بُرج کے ماتحت نہیں ہوتی ہے۔ زمین کے مختلف حصے، مختلف بُروج کے تحت آتے ہیں۔ مشرقی اُفق پر ان برجوں کے درجات تبدیل ہوتے رہتے ہیں۔ پس مشرقی اُفق پر جو بُرج کسی موجودہ وقت میں طلوع ہو یا زمین کا کوئی حصہ کسی وقت میں جس بُرج کے ماتحت ہو۔ اس کو طالع وقت کہتے ہیں۔ یہ طالع وقت عملیات میں وقت کے استخراج اور استعمال کے حوالے سے بہت اہمیت رکھتا ہے۔ جس کے استعمال کا ذکر آگے آنے والے ٹاپک ''ماہیت بُروج'' میں کر دیا گیا ہے۔

نظرات

کواکب، بُرجوں کے اندر مختلف فاصلوں پر موجود ہوتے ہیں۔ دو کواکب کے درمیانی فاصلے کو درجہ (Degree) یا زاویہ (Angle) کے ذریعے ماپہ جاتا ہے کہ ایک ستارہ دوسرے ستارے سے کتنے درجے (ڈگری) پر موجود ہے۔ ان زاویوں کو جو کواکب ایک دوسرے کے ساتھ بناتے ہیں، نظرات کہا جاتا ہے۔ یہ نظرات عملیات میں بہت موثر مانی جاتی ہے۔ مشہور نظرات بمعہ نام مندرجہ ذیل ہیں۔

قرآن (ایک جیسا درجہ)، تسدیس (60°)، تربیع (90°)، تثلیث (120°)، مقابلہ (180°)

قرآن: جب دو کواکب یا ستارے کسی بُرج کے اندر ایک ہی ڈگری پر موجود ہوں تو اس نظر کو ان ستاروں کا قرآن کہا جاتا ہے۔ مثلاً اگر شمس وقمر دونوں برج ثور کے 21 درجے پر موجود ہوں تو ہم اس نظر کو شمس وقمر کا قرآن کہیں گے۔ قمر، عطارد، زہرہ، شمس اور مشتری میں سے کسی دو کواکب کا قرآن سعد ہوتا ہے۔ مریخ، زحل، نیپچون، یورنیس کا آپس میں قرآن نحس ہوتا ہے۔ سعد قرآن، سعد وقت کو ظاہر کرتا ہے اور نحس قرآن بُرے وقت کو۔

تسدیس (60°): جب دو کواکب ایک دوسرے کے ساتھ 60 ڈگری کا زاویہ بنائیں تو اس نظر کو تسدیس کہتے ہیں۔ یہ نظر سعد وقت کو ظاہر کرتی ہے۔ ایسے وقت میں سعد عملیات کرنے چاہئیں۔ تسدیس کی طاقت تثلیث کی نسبت کم ہوتی ہے۔

تربیع (90°): جب دو کواکب ایک دوسرے کے ساتھ 90 ڈگری کا زاویہ بنائیں تو اس نظر کو تربیع کہتے ہیں۔ یہ نظر نحس وقت کو ظاہر کرتی ہے جو کہ بُرے عملیات کے

لئے موزوں وقت ہوتا ہے۔اس کی طاقت ''مقابلہ'' کی نسبت کم ہوتی ہے۔

تثلیث (120°): جب دو کواکب ایک دوسرے کے ساتھ 120 ڈگری کا زاویہ بنائیں تو اس نظر کو تثلیث کہتے ہیں جو کہ سعد اکبر ہے اور سعد عملیات کے لئے سب سے زیادہ موزوں وقت ہے۔اس وقت میں ہر قسم کے سعد عملیات مثلاً دولت، دشمنی ختم کرنا، دشمن کو دوست بنانا، تسخیر وغیرہ کے عملیات کئے جا سکتے ہیں۔

مقابلہ (180°): جب دو کواکب ایک دوسرے کے ساتھ 180 ڈگری کا زاویہ بنائیں تو اس نظر کو مقابلہ کہتے ہیں۔دونوں کواکب ایک دوسرے کے مد مقابل ہوتے ہیں۔یہ نظر نحس اکبر ہے اور نحس عملیات کے لئے نظرات کے حوالے سے سب سے زیادہ موزوں وقت ہوتا ہے۔

ماہیت بروج

ماہیت کے لحاظ سے بروج تین قسم کے ہوتے ہیں

1- ثابت
2- ذوجسدین
3- منقلب

ثابت بروج: ثور، اسد، عقرب اور دلو، یہ چار بروج، ثابت بروج ہیں۔ایسے کام جن کو طویل المدت تک قائم رکھنا ہو یا ان کاموں میں استحکام و بقا کی ضرورت ہو۔ مثلاً جائیداد یا کاروبار کا قیام، میاں بیوی میں ہمیشہ محبت قائم رہے۔نوکری کا قیام یا تبادلہ نہ ہو۔حصول جاہ و مرتبہ، رزق میں اضافہ و خیر و برکت وغیرہ کے اعمال کرنے یا تعویزات لکھنے کیلئے ثابت بروج کا انتخاب کیا جاتا ہے۔ایسے کاموں کے لئے طالع وقت ثور، اسد، دلو یا عقرب میں سے کوئی ہونا چاہیے اور مشتری، شمس، زہرہ یا عطارد میں سے کوئی

کوکب ان کے اندر موجود ہو۔قمر نحوست سے پاک ہو اور زحل یا مریخ کے علاوہ کوئی سعد ساعت ہو تو اوپر بیان کردہ اعمال میں سے کسی عمل کے لئے تعویز لکھنا یا عمل تیار کرنا زیادہ بہتر ہوتا ہے۔عمل اپنا اثر ظاہر کرتا ہے اور ناکامی کا چانس کم ہوتا ہے۔

منقلب بروج: چار بروج حمل، سرطان، میزان اور جدی منقلب بروج ہیں۔ عداوت، جدائی، دشمنی پیدا کرنا، تفرقہ بازی، نفاق یا دشمنوں میں فساد ڈلوانے وغیرہ کے اعمال کرنے یا تعویزات لکھنے کے لئے منقلب بروج کا انتخاب کیا جاتا ہے۔ایسے کاموں میں طالع وقت حمل، سرطان، میزان یا جدی میں سے کوئی ہونا چاہیے۔قمر نحوست کی حالت میں ہو اور زحل یا مریخ یا نیپچون یا یورینس کا قمر کے ساتھ مقابلہ یا تربیع ہو اور زحل یا مریخ کی نحس ساعت ہو تو اوپر بیان کردہ اعمال میں سے کسی عمل کے لئے تعویز لکھنا زیادہ بہتر ہوتا ہے۔

ذوجسدین بروج: جوزا، سنبلہ، قوس اور حوت ذوجسدین بروج ہیں۔حُب، محبت، صلح، تسخیر، دوافراد کے درمیان عداوت ونفاق کو ختم کرنا اور دوستی وغیرہ کے اعمال کرنے یا تعویزات لکھنے کے لئے ذوجسدین بروج کا انتخاب کیا جاتا ہے۔قمر نحوست سے پاک ہو اور شمس، زہرہ یا مشتری کی قمر کے ساتھ تسدیس یا تثلیث کی نظر ہو، ساعت زہرہ یا مشتری کی ہو اور دن پیر یا جمعہ کا ہو تو اوپر بیان کردہ اعمال میں سے کسی عمل کے لئے تعویز لکھنا زیادہ بہتر ہوتا ہے اور نقش اپنا پورا اثر ظاہر کرتا ہے۔

وقت کے استخراج کے حوالے سے علم النجوم سے متعلقہ مزید جزئیات بھی ہیں۔ جن کا بیان یہاں پر اس لئے نہیں کیا جا رہا کیونکہ مبتدی (نئے شخص) کے لئے ذہنی الجھاؤ پیدا ہو سکتا ہے۔جتنا علم النجوم بیان کر دیا گیا یہ بھی بہت ہے۔اگر محنت اور تلاش سے ایسا وقت ہاتھ آ جائے جو مذکورہ بیان کردہ علم النجوم کی تمام شرائط کے مطابق ہو تو یہ خوش قسمتی

ہے ورنہ جتنی شرائط کم ہوں گیں، وقت کے حوالے سے اتنا اثر بھی کم ہو جائے گا۔
نوٹ: اس باب میں درج شدہ بسم اللہ کے نقوش سے فائدہ اٹھانے کے لئے بسم اللہ کے نقش کی زکوٰۃ ادا کرنا ضروری ہے۔ زکوٰۃ کی ادائیگی کا طریقہ قیمتاً معلوم کریں۔ ہر شخص کے نام بمعہ والدہ کے حساب سے زکوٰۃ کی ادائیگی کے لئے بسم اللہ شریف کا الگ نقش ہوگا، جو زکوٰۃ کے دوران مخصوص تعداد میں لکھنا ہوگا۔

ختم شد

Dated: 10-6-2016

Day: Friday

Time: 15:58 min

مصنف حضرات توجہ فرمائیں

1- کیا آپ اپنی کتاب رجسٹرڈ کروانا چاہتے ہیں
2- کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کی کتاب کسی رجسٹرڈ ادارے سے شائع ہو۔
3- کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کی کتاب کی کوئی نقل نہ کر سکے۔
4- اگر کوئی ادارہ آپ کو آپ کی تحریر شدہ کتاب کی مناسب قیمت ادا نہیں کر رہا تو آپ اپنے ادارے فیضان بسم اللہ سے رجوع کریں۔ انشاءاللہ عزوجل آپ کو مایوسی نہیں ہوگی۔

اپنے نام کا نگ (جوہر، پتھر) استخراج کروائیں

اپنے نام کے موافق جوہر، پتھر یا نگینہ معلوم کرنے کے لئے رابطہ کریں۔ جس میں آپ کو مندرجہ ذیل معلومات فراہم کی جائیں گی۔

1- آپ کے موافق جواہر کونسے ہیں۔
2- ان جواہر کو انگوٹھی میں لگوانے کی مخصوص تاریخیں اور دن کونسے ہیں۔
3- ان مخصوص تاریخوں میں مخصوص ٹائم جب آپ انگوٹھی میں نگ لگوائیں گے۔
(یہ اوقات مخصوص تاریخ والے دن میں ایک یا دو گھنٹے ہوتے ہیں)

☆ اس کے علاوہ ان مخصوص اوقات میں انگوٹھیاں بھی تیار کی جاتی ہیں۔ ٹائم کی مکمل گارنٹی ہوگی۔

اپنے نام کا باموکل طلسم معلوم کریں

انگوٹھی پر تحریر کرنے کے لئے ہر شخص کے نام کا باموکل طلسم بھی استخراج کیا جاتا ہے۔ جس کے بہت سے فوائد ہیں جو انگوٹھی پہننے والے کو خود ہی معلوم ہو جائیں گے۔

عامل حضرات کے لیے خاص تحفہ

زیادہ تر عامل حضرات لکڑی کے قلم سے تعویزات لکھتے ہیں جس کے باعث ایک تو لکھائی موٹی آتی ہے اور دوسرا سیاہی بھی پھیل جاتی ہے اور بعض اوقات سیاہی کے پھیلاؤ کے باعث دائرے والے حروف مثلاً و ، ص ، م وغیرہ کا دائرہ بھی ختم ہو جاتا ہے جو کہ عمل کے لئے سخت نقصان دہ ہوتا ہے۔ کچھ حضرات لوہے کے نِب والے قلم سے اور کچھ عام بازاری سیاہی سے لکھتے ہیں۔ یہ بات بھی شرائط کے خلاف ہے۔ ان سارے مسائل اور پریشانیوں کو ختم کرنے کے لئے ادارے نے زعفرانی پوائنٹر اور مارکر تیار کئے ہیں۔ پوائنٹر کی باریک لکھائی کے باعث آپ تھوڑی جگہ پر زیادہ بڑا تعویز اور جفر و عربی وغیرہ کی عبارت لکھ سکتے ہیں۔ آپ زعفرانی پوائنٹر اور مارکر نہایت مناسب قیمت پر ادارے سے حاصل کر سکتے ہیں۔

عامل حضرات کے لئے کندہ کی سہولت

مخصوص اوقات میں کسی بھی قسم کی دھات مثلاً سونا ، چاندی ، لوہا ، تانبا یا نگ وغیرہ پر کوئی تحریر ، نقش ، آیت ، سورت ، اسم اعظم یا لوح کندہ (تحریر) کرنے کے رابطہ کریں۔ تحریر تیزاب یا سیاہی سے نہیں ، بلکہ مشینی اوزار سے کندہ کی جائے گی۔ جس کے نہ مٹنے کی لائف ٹائم گارنٹی ہوگی۔

رابطہ کریں

انشاء اللہ عزوجل عطائے خداوندی سے اپنے کسی بھی جائز مقصد و حاجت کو حاصل کرنے ، حصول دولت ، اضافہ رزق اور پریشانی وغیرہ کو دور کرنے کے لئے علم جفر اور قرآنی علم سے استخراج شدہ عمل حاصل کریں۔ جس کے باعث آپ انشاء اللہ عزوجل بہت جلد اپنے مقصد میں کامیاب ہونگے۔

مصنف کی نئی آنے والی کتاب

(روحانی نام)

1- لڑکوں اور لڑکیوں کے تقریباً 4 ہزار ناموں پر مشتمل ایک ایسی کتاب جس میں ہر نام کے ساتھ اس کا مطلب، اعداد، مفرد عدد، مزاج اور اسم اعظم بھی درج ہے۔

2- نام رکھنے کے شرعی احکام

3- "محمد" عبداللہ، عبدالرحمٰن وغیرہ نام رکھنے کی فضیلت پر احادیث

4- اللہ عزوجل کے سینکڑوں نام بمعہ ان کے اعداد، حروف تہجی اور اعداد کی ترتیب کے ساتھ

5- اپنا اسم اعظم معلوم کرنے کے مختلف طریقے، جس کو پڑھنے کے لئے کسی محنت، ریاضت، چلہ کشی وغیرہ کی ضرورت نہیں ہوتی لیکن اس استخراج شدہ اسم اعظم کو پڑھنے کے فوائد بے شمار ہوتے ہیں۔

6- اور دیگر روحانی و علمی معلومات پر مشتمل کتاب بنام "روحانی نام" بہت جلد شائع ہو رہی ہے۔

7- ایک ایسی کتاب جو ہر گھر کی ضرورت ہے۔

8- ایڈوانس بکنگ کے لئے ابھی رابطہ فرمائیں۔